امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات کا مجموعہ بنام

شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: 152

آپ کو "غوث" کیوں کہا جاتا ہے؟ — 09
حضور غوث پاک کی 6 کرامات — 68
بیانِ غوث پاک میں اولیائے کرام کی حاضری — 47
10 حکایات مرے غوثِ اعظم کی — 135

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے بیانات کا مجموعہ بنام

شانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ

(صفحات:152)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال

مُحَمَّد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

عنوان

شانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ

موضوع

سیرت

بیانات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دامت برکاتہم العالیہ

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

152

ٹوٹل تعداد

5000

پہلی اشاعت

ربیع الاول 1447ھ، ستمبر 2025ء

تعداد: 5000

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

کراچی: عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ نزد عسکری پارک کراچی	+92 312 2802126	لاہور: داتادربار مارکیٹ نزد سستا ہوٹل گنج بخش روڈ لاہور	+92 42 37300561
ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان	+92 61 4511192	اسلام آباد: فیضان مدینہ، شبیر شریف روڈ، جی 11 مرکز، اسلام آباد	+92 314 5208663
فیصل آباد: امین پور بازار فیصل آباد	+92 41 2632625	راولپنڈی: اقبال روڈ فضل داد پلازہ بیسمنٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی	+92 51 5553765
حیدر آباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد	+92 313 0492960	پشاور: سٹی ٹاور شاپ # ایف 15,16 کابلی روڈ پشاور	+92 341 1458486
کراچی: اردو بازار نزد سوبھراج ہسپتال کراچی	+92 318 3402526	کراچی: رضا مسجد چشتیہ مارکیٹ کورنگی 4 نمبر کراچی	+92 311 2569741
گجرانوالہ: عرفات کالونی شیخو پورہ موڑ جی ٹی روڈ گجرانوالہ	+92 316 7223528	گجرات: گلی فیضان مدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات	+92 312 6372786
آزاد کشمیر: نزد فیضان مدینہ چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر	+92 300 5787824	خان پور: شاہی روڈ نزد دورانی چوک خان پور	+92 312 7436719

UAN: +922111111252692, Ext : 1144 :92-313-1139278, Ext : 9223

www.dawateislami.net www.maktabatulmadinah.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadinah.com

یادداشت

(دورانِ مُطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عِلْم میں ترقّی ہو گی)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درودِ پاک کی فضیلت	3	طَلَبہ سے محبت	18
ماں کی نصیحت ماننے کا صِلہ	5	کُند ذہن طالبِ علم پر شفقت	20
غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا مختصر تعارف	7	امیرِ اہلِ سنّت کی کمال دینی سوچ	21
گیارہ سو بچّے	8	استاد کا مقصود	22
آپ کو "غوث" کیوں کہا جاتا ہے؟	9	فتویٰ نویسی کی بادشاہت	22
خاندانِ غوثِ پاک	9	مشکل مسئلے کا آسان جواب	23
شراب کے مٹکے توڑ دیئے	10	افضل و بہتر اعمال	27
نانائے غوثِ پاک	11	اعلانِ غوثِ اعظم	29
نانا جان کی کرامت	11	عبدُ القادر نے سچ کہا	29
پھوپھی جان کی کرامت	12	سر پر ہی نہیں بلکہ آنکھوں پر	30
اولادِ مُبارَک	12	اپنی طرف سے نہیں فرمایا	31
برادرِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ	13	وِلایت نبوت سے بڑھ کر نہیں	32
عِلمِ لَدُنّی کے 70 دَروازے	15	سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے	32
اللہ کے ولی کو جگہ دے دو	15	اپنے آپ کو ولی کب جانا؟	33
مشکل وقت میں علمِ دین حاصل کیا	16	شیطان کو پہچان لیا	34
ایک آیت کے چالیس مَعانی بیان فرمائے	17	ایک جِنّ کی توبہ	36
امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کا اِظہارِ عقیدت	18	تحیۃ الوُضُو کی فضیلت	37

نماز میں سُستی کیوں؟	37	غزالیٔ زماں کی کتاب کی مَدَنی بہار	60
وسوسہ اور اِس کا جواب	39	غزالیٔ زماں کی چند خوبیاں	61
سوشل میڈیا کی ایک پوسٹ	40	خیرخواہانہ مدنی مشورہ	62
بہت زیادہ عبادت	41	دِین و دنیا کی بربادی کا سبب	63
غوثِ پاک کا خوفِ خدا	42	فالج ٹھیک ہوگیا	64
غوثِ پاک کی عید	43	میمنوں کے ہاں عقیدتِ غوثِ اعظم	65
دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم	44	غریب کو امیر کردیا	66
غوثِ پاک کی نیکی کی دعوت	45	پہلے نمازی پھر نیازی	67
آواز مبارک سب کو برابر سنائی دیتی	46	”غوثِ اعظم“ کے سات حُروف کی نسبت سے 7 کراماتِ غوثِ اعظم	68
بیانِ غوثِ پاک میں اولیائے کرام کی حاضری	47	﴿1﴾ مرغی زندہ ہوگئی	68
حضرتِ خضر علیہ السّلام کی آمد	48	﴿2﴾ گندم میں برکت ہوگئی	71
خواب کا منظر بیداری میں	49	کرامت حق ہے	72
13عُلوم میں بیان	50	﴿3﴾ غوثِ اعظم کی برکت (کرامت)	73
غیر مُسلموں کا قبولِ اسلام	51	﴿4﴾ مِرگی کو بھگادیا	75
ایمان پر موت کی خوشخبری (واقعہ)	52	﴿5﴾ روپوں کی تھیلیوں سے خون نکلنے لگا	75
اللہ پاک کا پیارا	53	کرامت کا انکار گمراہی ہے	76
بَدعقیدگی سے توبہ	57	﴿6﴾ 100علما کے سوالات	77
خواب میں آکر پریشانی کا حل ارشاد فرمادیا	59	﴿7﴾ جِنّات نے آنے میں دیر کردی	78

قدمِ غوثِ اعظم	79	اللہ پاک پر اعتراض؟	93
اللہ پاک کے ولی کی بےاَدبی سے ڈریں	80	اللہ پاک کی نعمت کا دُشمن	94
		نادان شخص	95
ڈرنے کی بڑی بات	82	عیش و آرام سے زندگی گزارنے والے کا قیامت میں حال	96
دنیا و آخرت کے خوف سے بَری	83		
		بروزِ قیامت نعمت والے کی تمنّا	96
نیک لوگوں کے ذِکر کی شان	84	غوثِ اَعظم کی دنیا سے بےرَغبتی	98
15 سال تک روزانہ نماز میں ختمِ قرآن	85	شہد نُما زہر	99
تین اَہم باتیں	85	دنیا سُکون وراحت کا مقام نہیں	100
اولیائے کِرام شریعت کے پابند ہوتے ہیں	86	قَناعت کی ترغیب	101
زبان میں تاثیر پیدا کرنے کا عمل	87	بھلائی کے دروازے کو غنیمت جانو	102
صُبح شام عبادت کرو	88	خدمت کرو، خدمت کی جائے گی	102
4 فرامینِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ	89	دُعائیں مانگیں	104
﴿1﴾ خوفِ خدا	89	حدیثِ پاک میں دُعا کی ترغیب	105
﴿2﴾ اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچو!	90	دعا کے بدلے قیامت میں نیکیاں	105
﴿3﴾ موت کی تیاری	90	قبولیتِ دعا میں دیر ہونے پر	106
﴿4﴾ نفس و شیطان کی مخالفت	91	اللہ پاک سے کیا دُعا کرنی چاہئے	107
حسد کسے کہتے ہیں؟	92	مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فضائلِ دُعا"	108
شیطان کا گھر برباد کرنے والی بیماری	92	آخِرت اصل ہے اور دنیا اس کا نفع	108
نیکیوں کو کھانے والی چیز	93	نیکی کے راستے پر لگ جا	110

رحمتِ الٰہی کا پڑوس	111	حضرتِ خِضر علیہ السّلام سے ملاقات	127
دُنیا و آخرت کی مثال	112	دو درجے بڑھ گئے	129
دنیا والا یا آخرت والا	112	سب کے پیر	130
دنیا آخرت کی کھیتی ہے	114	نعمت کا چرچا	130
جیسی شان ویسی آزمائش	115	اللہ پاک کا تحفہ	131
”صبر“ کے تین حُروف کی نسبت سے مصیبتوں پر صبر کے تین فضائل	116	بغداد کے مسافر کو پیغام	131
گناہوں کا کفّارہ	117	مقام و مرتبۂ غوثِ پاک	132
تکلیف میں ہنس پڑیں	118	بَحر (یعنی سمندر) کو چھوڑ کر نہر کی طرف نہیں جاتے	132
صبر و شُکر کر	119	اُن کا کیسے اَدب نہ کروں	133
مسجد اور دُرُود شریف	119	پہلی زیارت کافی نہ تھی	134
مسلمانوں کی خیر خواہی	120	اشعارِ عقیدت	134
انتہائی رحمدلی	120	واہ کیا بات مِرے غوثِ اعظم کی	135
اللہ پاک کا سب سے زیادہ پیارا	121	قادریوں کو مبارک	136
ہر حال میں شکر	122	نسبت کی برکت	137
سب سے بڑا مہربان	124	خواب میں زیارتِ غوثِ پاک کا غوثیہ نسخہ	140
ہر مشکل کے بعد آسانی ہے	126	غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے 24 ارشادات	140
بھلائی کی بنیاد	127	* * * * * *	*

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی، مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل آپ کی اُمّت پچھلی تمام امّتوں سے افضل ہے اوراس امّت کے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم پچھلی تمام امّتوں کے اولیائے کرام سے افضل ہیں۔ اولیائے کرام کے دَم قدم سے دینِ اسلام کی بہاریں ہیں۔ علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہ (یعنی اللہ پاک ان کی تعداد اوربڑھائے) نے ولیُّ اللہ کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ جسے دنیا "ولیُّ اللہ" کہے۔ سیِّدی ومُرشدی، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فضائل ومَناقِب عوام وخواص جانتے،مانتے اور بچہ بچہ آپ کو گیارھویں والے پیر کے نام سے پکارتا ہے۔

عاشقِ غوثِ اعظم، مُحبِّ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ چند سالوں سے ماہِ فاخر ماہِ ربیعُ الاٰخر شریف میں روزانہ رات کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی (پاکستان)میں علم وحکمت سے مالامال پروگرام بنام "مَدَنی مذاکرہ" بصورتِ سوال جواب کرتے ہیں جو مدنی چینل پرلائیو ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے، آپ نے وقتاً فوقتاً مدنی مذاکروں سے پہلے سیّدی حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان وعظمت اورآپ کے فضائل وکمالات پر بیانات بھی فرمائے۔جنہیں دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃُ العلمیہ کا شعبہ "فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت" کتاب کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

شعبہ "ہفتہ وار رسالہ مطالعہ" کی طرف سے ان بیانات کے جُدا گانہ رسائل بھی منظرِ عام پر آتے رہے ہیں مگر اَب ان میں مزید اضافہ کرکے ان کا مجموعہ بنام "شانِ غوثِ اعظم" (تقریباً152صفحات) کی صورت میں ربیع الاٰخر شریف 1447 میں عُرسِ غوثیہ کی مُناسَبَت سے پیش کیا جارہا ہے۔اِسے خود بھی پڑھئے اور حُصولِ ثواب کے لئے دوسروں کو

بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃُ المدینہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے سالوں پہلے تین رسائل ﴿1﴾ مُنّے کی لاش ﴿2﴾ جِنّات کا بادشاہ ﴿3﴾ سانپ نُما جن، منظرِ عام پر لا چکا ہے۔ ان رسائل کو فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے یہ کیو آر کوڈ اِسکین کریں۔

اللہ کریم حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ مبارک پر ہمیشہ رحمتوں کی برسات فرمائے اور ہمیں آپ کی غلامی میں اِستقامت عطا فرما کر قیامت کے دِن آپ کے ساتھ جنّتُ الفِردوس میں بغیر حساب و کتاب داخلہ نصیب فرمائے اور جس جس عاشقِ رسول نے اس کتاب کی تیاری میں حصّہ لیا اُس کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرمائے۔

اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

والسّلام مع الاِکرام

ابو محمد طاہر عطاری مدنی عُفِیَ عنہ

(شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت)

28 صفر شریف 1447، 22 اگست 2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

شانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ

اللہ پاک کے نزدیک ہونے کا وظیفہ (درودِ پاک کی فضیلت)

اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام پر وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ جس قدر تمہارا کلام تمہاری زبان کے، تمہارے خیالات تمہارے دل کے، تمہاری رُوح تمہارے بدن کے، تمہاری بینائی کا نور تمہاری آنکھ کے قریب ہے، میں اس سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہو جاؤں؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: پھر محمدِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر کثرت سے درود شریف بھیجو۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/33، رقم: 7716۔ مطالع المسرات (اردو)، ص69)

آنکھوں کا تارا نامِ محمد — دل کا اُجالا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی — کر لو وظیفہ نامِ محمد
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ — سب کا ہے آقا نامِ محمد
پائیں مُرادیں دونوں جہاں میں — جس نے پکارا نامِ محمد
دونوں جہاں میں دُنیا و دِیں میں — ہے اِک وسیلہ نامِ محمد
رکھو لَحد میں جس دَم عزیزو — مجھ کو سُنانا نامِ محمد
روزِ قیامت میزان و پُل پر — دے گا سہارا نامِ محمد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا — میں یہ کہوں گا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں — آجا سما جا نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص133-135)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچ کی بَرَکت سے 60 ڈاکو تائِب ہو گئے

9 ذِی الحج شریف کو ایک لڑکا اپنے گھر سے باہر نکلا اور کھیت میں ہَل چلانے والے ایک بیل کے پیچھے ہو لیا۔ اَچانک بیل اُس لڑکے کی جانب مُڑا اور نام لے کر یوں بولا: اے فُلاں! تم کھیل کُود کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ لڑکے نے بیل کو اِس طرح بات کرتے سُنا تو خوفزدہ ہو کر فوراً گھر آیا اور گھر کی چھت پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ سینکڑوں مِیل دُور میدانِ عَرَفات کا مَنظر دکھائی دے رہا ہے جس میں حُجّاجِ کرام گھروں سے دُور اللہ پاک کی رِضا کے حُصول کی خاطِر جمع تھے۔ اس لڑکے نے یہ دیکھا تو اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "میری پیاری اَمّی جان! مجھے اللہ پاک کی رِضا کے لئے راہِ خُدا میں وَقْف کر دیجئے اور مجھے بغداد شریف جا کر عِلْمِ دین حاصل کرنے اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کا فیضان حاصل کرنے کی اِجازت عنایت فرمایئے۔" امی جان نے اِس کا سبب پوچھا تو اُس لڑکے نے بڑے اِحترام کے ساتھ سارا واقعہ کہہ سُنایا۔ امی جان نے اللہ پاک کی مَرضی و رِضا پر لَبَّیْك کہا، راہِ خدا کے اِس نَنّھے مُسافر کے لئے سامان تیار کرنا شروع کر دیا اور چالیس دِینار (یعنی سونے کے سِکے) اپنے لَخْتِ جگر (یعنی Son) کی قمیص کے اندر سی دیئے۔ پھر سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے لَخْتِ جگر سے وَعدہ لیا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور اِس کے بعد اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے اَلوداع کہا: "جاؤ! میں نے تمہیں راہِ خدا میں ہمیشہ کے لئے وقف کر دیا، اَب میں یہ چہرہ قیامت سے پہلے نہ دیکھوں گی۔" (اللہ کی یہ نیک بندی جانتی تھی کہ اَب میں جیتے جی اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ سکوں گی۔) (بہجۃ الاسرار، ص 167)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علی مُحَمَّد

ماں کی نصیحت ماننے کا صِلہ

یہ لڑکا ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ بغداد کی جانب چل پڑا، راستے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ 60 ڈاکو قافلے کا راستہ روک کر لوٹ مار کرنے لگے، اُنہوں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا اور ہر ایک سے اُس کا مال واَسباب چھین لیا مگر اِس لڑکے کو کم عمر جانتے ہوئے کسی نے کچھ بھی نہ کہا، ایک ڈاکو نے قریب سے گزرتے ہوئے ایسے ہی پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے ؟ لڑکے نے بغیر ڈَرے جواب دیا: ہاں! میرے پاس 40 دینار (یعنی چالیس سونے کے سِکّے) ہیں۔ ڈاکو نے سمجھا کہ یہ ہم سے مذاق کر رہا ہے اور آگے چلا گیا، اس لڑکے سے کسی اور ڈاکو نے بھی پوچھا تو اُسے بھی یہی جواب دیا کہ اُس کے پاس 40 سونے کے سکِے ہیں۔ جب یہ دونوں ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو اُسے بتایا کہ ہم نے قافلے میں ایک ایسا جُرأت مند لڑکا دیکھا جو اِس حالت میں بھی ہم سے نہیں ڈرتا اور ہم سے مذاق کرتا ہے۔ سَردار نے کہا: کیا مذاق کرتا ہے ؟ اس کو بُلا کر لاؤ، جب وہ لڑکا آیا تو سردار کے پوچھنے پر بھی وہی کہا جو پہلے کہا تھا کہ میرے پاس چالیس سونے کے سِکّے ہیں، سردار نے تلاشی لی تو واقعی اس کے لباس میں سے چالیس دینار (40 سونے کے سِکّے) مِل گئے۔ لڑکے کے اِس سچ بولنے پر سب حیران ہوئے اور اُس سے سچ بولنے کا سبب پوچھا تو لڑکا کہنے لگا: میری امی نے گھر سے نکلتے ہوئے مجھ سے وَعدہ لیا تھا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور میں اپنی امی سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔ ڈاکوؤں کا سردار یہ سن کر رو پڑا اور کہنے لگا: ہائے افسوس! یہ لڑکا اپنی امی سے کئے ہوئے وعدے کی اس طرح پاسداری کر رہا ہے اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال ہو گئے اپنے رَبّ کے عَہد کی خلاف وَرزی کر رہا ہوں۔ اُس سردار نے روتے ہوئے راہِ خدا کے اِس

ننھے مُسافر کے ہاتھ پر توبہ کرلی اور اُس کے باقی ساتھی بھی یہ کہتے ہوئے توبہ کرنے لگے کہ اے سردار! جب لُوٹ مار کے بُرے کاموں میں تُو ہمارا سردار تھا تو اَب نیکی کی راہ پر بھی تُو ہی ہمارا سردار ہو گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص168)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! راہِ خدا کا یہ نَنھا مسافر کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے اور آپ کے پیارے پیارے پیر و مُرشِد، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، شیخ سیّد ابو محمد عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔

سچ بولنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں کہ سچ کی برکت سے ڈاکوؤں کو سردار سمیت توبہ کی سعادت نصیب ہوگئی۔ ہر مُسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دِینی و دُنیوی تمام معاملات میں سچ بولے، بے شک سچ بولنا نجات دِلانے اور جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔

تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❀ ”سچائی کو اپنے اُوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ (یعنی سچ اور نیکی) دونوں جنّت میں (لے جانے والے) ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ (یعنی جھوٹ اور گناہ) دونوں جہنّم میں (لے جانے والے) ہیں۔“ (صحیح ابن حبان، 7/494، حدیث:5704)

❀ ”جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (مسند امام احمد، 2/589، حدیث:6652 ملتقطاً)

❀ ”کتنی بڑی خِیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو، حالانکہ تم اُس سے جُھوٹ بول رہے ہو۔“ (ابو داوٗد، 4/381، حدیث:4971)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی عزت بچانے کے لیے جُھوٹ بولتا ہے کہ اگر سچ بولے گا تو لوگ ملامت کریں گے، بُرا بھلا کہیں گے، حالانکہ عزت سچ میں ہی پوشیدہ ہے جبکہ جھوٹ میں اگرچہ ظاہری طور پر دُنیا میں بے عزتی سے بچ بھی گئے لیکن اللہ پاک کی بارگاہ میں بروزِ قیامت جو ندامت و شرمندگی ہوگی وہ بیان سے باہر ہے۔ جُھوٹ سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بندہ دُنیوی ذِلّت کے مقابلے میں جہنّم کی اُخرَوی ذلّت اور عذابات کو پیشِ نظر رکھے کہ دُنیوی ذلّت تو چند لمحوں کی ہے اور عنقریب ختم ہو جائے گی لیکن اُخروی ذلّت تو اِس سے کہیں بڑھ کر ہے لہٰذا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کیجئے، ہمیشہ سچ بولیے۔

غیبت سے اور تُہمت و چُغلی سے دُور رکھ
خُوگر تُو سچ کا دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

عُجب و تکبُّر اور بچا حُبِّ جاہ سے
آئے نہ پاس تک رِیا یا ربِّ مصطفٰے

اَمراضِ عِصیاں نے مجھے کر نِیم جاں دیا
مُرشد کا صدقہ دے شِفا یاربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش، ص132)

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا مختصر تعارف

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے وَلیُّ اللہ بلکہ اولیا کے بھی سردار تھے۔ آپ کا مبارک نام "عبدُ القادر" کُنیت "ابو محمد" اور اَلقابات "مُحیُ الدِّین، محبوبِ سُبحانی، غوثُ الثَّقَلَین، غوثُ الاعظم" وغیرہ ہیں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 470ھ میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں رمضانُ المبارک کی پہلی تاریخ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ والدِ محترم کی طرف سے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سیّدُ الاَسخیا، راکبِ دوشِ مصطفٰے، اِمام حَسَن مُجتبٰی رضی اللہُ عنہ کے گیارہویں پوتے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص171 ماخوذاً)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ والدۂ مُحترمہ کی طرف سے اِمامِ عالی مقام، سیدُ الشُّہدا

اِمام حُسین رضی اللہُ عنہ کے بارہویں نواسے ہیں۔ جیسا کہ حضرت علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کی والدہ ٔماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب شریف بیان کیا ہے۔(نزہۃ الخاطر الفاتر، ص12)

ماشاءَ اللہُ الکریم اس معاملے میں بھی گیارہویں، بارہویں کی نسبت ہے۔

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں معمّا یہ ہم پر کھلا غوثِ اعظم

(ذوق نعت، ص181)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میرے مُرشِد، میرے پیر، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، غوثُ الصَّمَدانی، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نورانی، شیخ ابو محمد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو پیر کے دِن صبحِ صادِق کے وَقت دُنیا میں تشریف لائے، اُس وَقت میرے پیر و مرشد، پیروں کے پیر شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہونٹ مبارک ہِل رہے تھے اور ''اللہ، اللہ'' کی آواز آرہی تھی۔(الحقائق فی الحدائق، 1/139)

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت شریف کے معاملے میں بھی بارہویں والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مناسبت ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی پیر شریف کے دن صبحِ صادق کے وقت پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گیارہ سو بچّے

میرے مُرشد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ جس دِن پیدا ہوئے اُس دِن جِیلان شریف میں گیارہ سو بچّے پیدا ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سارے کے سارے وَلیُّ اللہ بنے۔(تفریح الخاطر، ص15)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا　　اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص19)

شرح کلامِ رضا: یعنی اے غوثِ پاک! آپ کے سر مُبارَک کی عظمت کو کون سمجھ سکتا ہے، آپ کے پاؤں کے تلوے جو زمین پر لگتے ہیں، آپ کے تلووں کی یہ شان ہے کہ اولیائے کرام آپ کے مبارک تلووں سے اپنی آنکھیں مَلتے ہیں۔

نَبَوی مِینْھ عَلَوی فَصْل بَتُولی گلشن　　حَسَنی پھول حُسَینی ہے مَہَکنا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص20)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آپ کو "غوث" کیوں کہا جاتا ہے؟

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! لفظِ "غوث" کے معنٰی ہیں "فریاد رَس" یعنی فریاد کو پہنچنے والا چونکہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کی عَطا سے، اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے غریبوں، بے کَسوں اور ضرورت مندوں کے مدد گار ہیں اِسی لئے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو "غوثِ اعظم" کہا جاتا ہے۔ آپ کو "پیرانِ پیر دستگیر" کے لَقَب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔
(غوثِ پاک کے حالات، ص15 ملخصًا)

خاندانِ غوثِ پاک

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پیر و مُرشد سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم کا نام "ابو صالح موسیٰ جنگی دوست" تھا اور آپ کی والدۂ محترمہ کا نامِ مبارک "فاطمہ رحمۃُ اللہِ علیہا" اور کُنْیَت اُمُّ الْخَیْر تھی۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم جیلان شریف کے بڑے بزرگانِ دین میں سے تھے۔ آپ کا لقب "جنگی دوست" اِس لئے ہوا کہ آپ خالصتاً اللہ پاک کی رِضا کے لئے دُنیاوی خواہشات سے دور رہنے کے ساتھ ساتھ شرعی و دینی معاملات میں خوب محنت و

مَشقّت کرنے میں اپنے زمانے میں بے مثال تھے، نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے بچانے میں مشہور تھے اور اِس معاملے میں اپنی جان کی بھی پروانہ کیا کرتے تھے، چنانچہ

شراب کے مَٹکے توڑ دیئے

ایک دن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جامع مسجد جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند مُلازِم شراب کے مَٹکے نہایت احتیاط کے ساتھ سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب اُن کی طرف دیکھا تو جَلال میں آگئے اور اُن کے مٹکوں کو توڑ ڈالا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے رُعب اور بُزرگی کے سامنے کسی ملازم کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی، اُنہوں نے خلیفۂ وقت کے سامنے سارا ماجرا کہہ سنایا تو خلیفہ نے کہا: ”سیّد موسیٰ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو“، حضرت سیّد موسیٰ یعنی غوثِ پاک کے والدِ محترم رحمۃُ اللہِ علیہ دَربار میں تشریف لائے، خلیفہ اُس وقت غصّے میں بھرا ہوا کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے للکار کر کہا: ”آپ کون ہوتے ہیں میرے ملازمین کی محنت ضائع کرنے والے؟“ حضرت سیّد موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”میں مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ مَنْصَبی ادا کیا ہے۔“ خلیفہ نے کہا: ”آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مُقَرَّر کئے گئے ہیں؟“ حضرت سیّد موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ نے رُعب دار لہجے میں جواب ارشاد فرمایا: ”جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔“ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس کہنے پر خلیفہ پر ایک دم رِقّت طاری ہوئی، گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر نرمی کے ساتھ عرض کیا: یا سیّدی (اے میرے آقا)! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑ ڈالنے میں کیا حکمت ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تمہارے حال پر شَفْقَت کرتے ہوئے اور تمہیں دُنیا اور آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر۔“ خلیفہ پر آپ کی اِس حِکمت بھری

گفتگو کا بہت اَثر ہوا اور وہ متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں عرض گُزار ہوا: ”عالی جاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب مُقرَّر رہیں۔“ والدِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُتَوَکِّلانہ انداز میں ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک کی طرف سے جب میں مُقرّر ہوں تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مقرّر ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔“ اُسی دن سے آپ ”جنگی دوست“ کے لَقب سے مشہور ہوگئے۔ (سیرتِ غوث الثقلین، ص53)

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے　　　کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائق بخشش، ص20)

نانائے غوثِ پاک

حضور غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نانا جان حضرت عبدُ اللہ صَومَعِی رحمۃُ اللہِ علیہ جیلان شریف کے اولیائے کرام میں سے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل و کمال اور بہت بڑے عالِم بھی تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مُستَجابُ الدَّعْوات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں)۔ (بہجۃ الاسرار، ص171، 172)

نانا جان کی کرامت

”بہجۃُ الاَسرار شریف“ میں ہے: حضرتِ عبدُ اللہ قَزوِینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض جاننے والے ایک قافلے کے ساتھ سَمَرقَنْد کی طرف جارہے تھے، جب صحرا میں پہنچے تو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا، اُنہوں نے اِس مشکل وقت میں شیخ عبدُ اللہ صَومَعِی رحمۃُ اللہِ علیہ کو پُکارا تو نانائے غوثِ پاک حضرت عبد اللہ صَومَعِی رحمۃُ اللہِ علیہ اَچانک وہاں تشریف لے آئے اور ”سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللہ“ پڑھا تو ڈاکو پہاڑوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ نکلے۔ (بہجۃ الاسرار، ص172 ملخصاً)

پھوپھی جان کی کرامت

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان کی کُنْیَت "اُمِّ محمد" اور نامِ مبارک "عائشہ بِنتِ عبدُ اللہ" تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نیک اور باکرامت خاتون تھیں۔ لوگ اپنی مُشکلات میں دُعائیں کرانے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جیلان میں قَحط پڑ گیا (یعنی اَناج میں کمی ہوگئی)، لوگوں نے نمازِ اِستِسقا (یعنی بارش طلب کرنے کیلئے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی تو پیر و مرشد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان حضرتِ سیّدہ عائشہ بنت عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دُعا مانگی: "اے رَبُّ الْعَالَمِیْن! میں نے جھاڑو دے دیا اور اَب تُو چھڑکاؤ فرمادے۔" کچھ ہی دیر میں آسمان سے اِس قدر بارش ہوئی جیسے مَشک کا منہ (یعنی پانی کا نَل) کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو اِس حال میں واپس آئے کہ تمام کے تمام پانی سے تَر تھے اور جیلان خوشحال ہوگیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص 173)

سیّد و عالی نَسَب دَر اَوْلِیاء اَسْتُ   نورِ چشمِ مُصطفےٰ و مُرتضےٰ اَسْت

ترجمہ: یعنی (غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ) اولیا میں سردار اور عالی نسب ہیں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور مرتضےٰ رضی اللہُ عنہ کی آنکھوں کا نور ہیں۔

اولادِ مُبارک

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مبارک اولاد کی ظاہری باطنی تعلیم و تربیت پر خُصوصی توجّہ فرمائی اِسی وجہ سے اِن میں سے اکثر آسمانِ علم و فضل پر آفتاب بن کر چمکے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بعض صاحبزادگان کے نام یہ ہیں: سیّد عبدُ الوہّاب، سیّد عبدُ الرّزاق،

سیّد عبدُ العزیز، سیّد محمد یحیٰی، سیّد محمد عبدُ اللہ، سیّد عبدُ الجبّار، سیّد محمد موسیٰ، سیّد محمد عیسیٰ، سیّد محمد ابراہیم، سیّد محمد رحمۃُ اللہِ علیہم۔

"بہجۃالاسرار" میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد اور ان کے علاوہ دیگر مشہور عُلَما کی ایک بڑی جماعت کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاگردی اختیار کی اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے علم حاصل کیا۔(زبدۃ الآثار، ص41)

برادرِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک بھائی بھی تھے جن کا نام سید ابو احمد عبد اللہ تھا۔ یہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے عمر میں چھوٹے تھے اور انہیں بھی علم و تقویٰ سے کافی حصّہ ملا تھا مگر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جوانی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔(مرآۃ الجنان، 3/265 ملخصًا)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا خاندان نیکوں کا خاندان تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والدِ محترم، والدۂ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی جان اور صاحبزادگان سب مُتّقی و پرہیز گار تھے، اِسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو "اَشراف کا خاندان" کہتے تھے۔

غوثِ پاک کی عِلمی شان و شوکت

حضور غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رحمۃُ اللہِ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان میں حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488ھ میں بغداد تشریف لائے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑے اچھے طریقے سے علم حاصل کیا اور اپنی تعلیم مکمل فرما کر اپنے زمانے کے عُلَما میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ دورانِ طالبِ علمی آپ کو فاقہ کَشی (یعنی بھوکے رہنے) کی نَوبت بھی آئی اور نہ جانے کِن کِن دُشوار گُزار مرحلوں سے گزرنا پڑا مگر اِس کے باوجود عِلمِ دِین حاصل

کرنے کا جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ نہایت محنت و مَشَقَّت کے ساتھ عِلمِ دین حاصل کرتے رہے، جب اِس سلسلہ کی تکمیل ہوگئی اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فَضْل و کمال پر پہنچ گئے، بہت بڑے عالِمِ دین بن گئے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عِلْمِیَّت کی شُہرت دُور دُور تک پہنچ گئی تو آپ کے اُستاذِ مُحترم و مرشدِ گرامی حضرت شیخ ابو سعید مَخْزُومی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دَرس و تدریس کے واسطے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا، جس کی ذِمّہ داری آپ نے خوش دِلی کے ساتھ نہ صِرف قبول فرمائی بلکہ مَسندِ تَدرِیس کو رونق بخش کر عُلُوم وفُنُون کے پیاسوں کو سیراب کرنے لگے۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/ 178۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، ص20، بتغیر۔ تاریخ مشائخ قادریہ، ص125، 126۔ قلائد الجواہر، ص134)

میرے مرشد، حُضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے قصیدۂ غوثیہ میں اِرشاد فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰی صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے عِلم کا دَرس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَت پر پہنچ گیا۔ (مدنی پنج سورہ، ص264) مزید اِرشاد فرمایا: "فِقہ سیکھ، اِس کے بعد تنہائی اختیار کر، جو بغیر عِلم کے خُدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سَنوارے گا اُس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو، اللہ پاک کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ بندگی کے قانون کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گِرہ کو تھامے رکھنا ہے۔" (بہجۃ الاسرار، ص106)

اَچھّوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مُرشِد! — بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھاؤ
احکامِ شریعت رہیں مَلحُوظ ہمیشہ — مُرشِد مجھے سنّت کا بھی پابند بناؤ
عطّار کو ہر ایک نے دُھتکار دیا ہے — یا غوث! اسے دامنِ رحمت میں چُھپاؤ

(وسائلِ بخشش، ص570)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اَولیائے کرام کی سب سے اَفضل قِسم صدّیق کہلاتی ہے اور اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمارے غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ بھی صدّیق تھے۔ (نیکی کی دعوت، ص580)

عِلمِ لَدُنّی کے 70 دَروازے

شیخ ابُوالحسَن عِمرانی کیماتی اور بزّار رحمۃُ اللہِ علیہما نے بغداد میں 591ھ میں کہا کہ ہم شیخ مُحیُ الدِّین ابُو محمد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس مدرسہ میں "دروازۂ اَزج" میں 557ھ میں حاضِر ہوئے اور وہ اَنجیر کھا رہے تھے، تب آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور دیر تک بے ہوشی میں رہے پھر فرمایا: اِس وقت میرے دِل پر عِلمِ لَدُنّی کے 70 دَروازے کھول دیئے گئے۔ ہر ایک دروازہ اتنا کُشادہ (یعنی وسیع) ہے جیسا کہ آسمان وزمین کی کُشادگی، پھر خاص لوگوں میں اللہ پاک کی پہچان کی باتیں دیر تک کرتے رہے حتّٰی کہ حاضرین کے ہوش جاتے رہے اور ہم نے کہا کہ ہم کو یہ گُمان نہیں کہ شیخ کے بعد کوئی اور بھی ایسا کلام کر سکے۔ (بہجۃ الاسرار، ص56)

اللہ کے ولی کو جگہ دے دو

میرے پیرو مرشد سیّدی حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بچپن کے ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک شخص میرے پاس سے گزرا جسے میں نہیں جانتا تھا، اُس نے فرشتوں کو اُس دن یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "اللہ کے ولی کو جگہ دے دو۔" اُس نے فرشتوں میں سے ایک سے پوچھا: یہ لڑکا کون ہے؟ تو فرشتے نے کہا کہ عنقریب اِس کی شان عظیم ہوگی، اِس کو عطا کیا جائے گا، منع نہیں کیا جائے گا، اِس کو اختیار دیا جائے گا اور روکا نہیں جائے گا اور اِس کو قریب کیا جائے گا اِس سے دھوکا نہ کیا جائے گا۔ حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اُس شخص کو چالیس سال کے بعد پہچانا تو وہ اُس وقت کے ابدالوں [1] میں سے تھا۔ (بہجۃ الاسرار ص48)

---

1 ... یہ اولیائے کِرام کی ایک قِسم ہے۔

خُدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہانوں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
عزیزو کر چُکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا
لَحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا
(قبالۂ بخشش، ص93،98،99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مشکل وقت میں علمِ دین حاصل کیا

میرے پیرو مُرشِد شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑے مُشکل وقت میں بڑی محنت و لگن کیساتھ عِلمِ دین حاصل کیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا پھر بیابانوں اور وِیرانوں میں دِن ہو یا رات، آندھی ہو یا برسات، گرمی ہو یا سَردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی سی تَرکاریاں (یعنی سبزیاں) کھاتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی نہ ملتیں مگر میں اپنا مُطالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔ (قلائد الجواہر، ص10 ملخصًا)

جب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے عِلمِ دِین سے فَراغت حاصل کرلی اور آپ دَرس و تدریس کی مَسند اور اِفتا کے مَنصب پر پہنچ گئے یعنی مُفتی بھی بن گئے تو لوگوں کو وَعظ و نصیحت اور عِلم و عمل کی اِشاعت (یعنی پھیلانے) میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلَما و صُلَحا (یعنی نیک لوگ) آپ کی بارگاہ میں عِلم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اُس وقت پورے بغداد میں آپ کا ہم پلّہ کوئی نہ تھا۔ (قلائد الجواہر، ص5 ملخصًا) آپ عِلم کے سمندر تھے، آپ کو عِلمِ فِقہ، عِلمِ حدیث، عِلمِ تفسیر، عِلمِ نَحو اور عِلمِ ادب وغیرہ عُلوم پر مہارتِ تامّہ (یعنی کامل مہارت) حاصل تھی، جب

آپ کو آپ کے اساتذہ نے عِلمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے، ”اے عبدُ القادِر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے مَعانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔“ (حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم، ص46 بتغیرٍ قلیلٍ) گویا اُستاد کہہ رہے ہیں کہ ہم اگرچہ ظاہری طور پر تو آپ کے اُستاد سہی لیکن حقیقت میں باطنی طور پر تو آپ ہمارے اُستاد ہیں۔

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شَیدا تیرا تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
سورج اَگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈُوبے اُفُقِ نور پہ ہے مِہر ہمیشہ تیرا
(حدائقِ بخشش، ص23)

شرحِ کلامِ رضا: غوث ولیوں کا اعلیٰ منصب ہے، دیگر غوث کے بھی آپ غوث ہیں یعنی آپ غوثُ الْاَغْواث ہیں کہ دیگر غوث بھی خود آپ کے شَیدا ہیں، آپ وہ کنواں ہیں کہ خود کنویں آپ کے پیاسے ہیں۔

حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو عِلمِ دِین پھیلانے کا اِس قدر شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، آپ اَکثر عِلمی کاموں ہی میں مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ آپ کی تعریف اور عُلُوم وفُنُون میں مَہارت کی شُہرت سُن کر آپ کی خدمت میں عِلمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیوضات وبَرَکات لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ عِلم و عمل کے ایسے پَیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا یعنی علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی پڑھا دیتے تھے۔

ایک آیت کے چالیس مَعانی بیان فرمائے

ایک دِن کسی قاری صاحب نے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس شریف میں قرآنِ کریم کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اُس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنیٰ پھر دو اِس کے

بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے عِلم کے مطابق گیارہویں والے غوثِ پاک نے گیارہ معانی بیان فرمادیئے اور پھر دیگر وُجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں عِلمی دَلائل بیان فرمائے اور ہر معنٰی کے ساتھ سَنَد بھی بیان فرمائی، آپ کے عِلمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین حیران و دَنگ رہ گئے۔(اخبارالاخیار، ص 11 بتغیرٍ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ کا اظہارِ عقیدت

امام ابُوالحَسَن علی بن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں ”میں نے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ فائضُ الْاَنْوار کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ مزارِ پُراَنْوار سے باہر تشریف لائے، حضور سیّدی غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے سینے سے لگالیا اور اِنہیں خِلْعَت(یعنی بہترین لباس)پہنا کر اِرشاد فرمایا:”اے شیخ عبدُ القادِر!بے شک میں عِلمِ شریعت، عِلمِ حقیقت، عِلمِ حال اور فعلِ حال میں تمہارا محتاج ہوں۔(بہجۃ الاسرار، ص 226) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَقوال ہیں اور طریقت حُضور کے اَفعال (یعنی اعمال)اور حقیقت حُضور کے اَحوال اور مَعرِفت حُضور کے علومِ بے مثال۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/460)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سُننا تجھ میں گُم ہونا
حقیقت مَعرِفت اہلِ طریقت اِس کو کہتے ہیں

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تَصوُّر میں تِرے رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں

(مراٰۃ المناجیح، 6/513)

www.dawateislami.net

فتاویٰ رضویہ جلد 26، ص 433 پر ہے: حُضور (غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ) ہمیشہ سے حَنْبلی تھے اور بعد کو جب عینُ الشَّرِیْعَۃِ الکبریٰ تک پُہنچ کر منصبِ اِجتہادِ مُطْلَق حاصل ہوا مذہبِ حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اِس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حُضور (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ) مُحْیُ الدِّیْن (یعنی دین کو زندہ کرنے والے) اور دینِ مَتِیْن کے یہ (یعنی حَنَفی، مالکی، شافعی اور حَنْبَلی) چاروں سُتُون ہیں لوگوں کی طرف سے جس سُتون میں ضُعف آتا دیکھا اُس کی تَقْوِیَت فرمائی (یعنی اُس کو قوت دی)۔

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے　　سب اَدب رکھتے ہیں دِل میں مِرے آقا تیرا
بَقَسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین و حریم　　نہ ولی ہو نہ ہوا ہے کوئی ہمتا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص 23، 24)

طَلَبہ سے مَحبّت

میرے پیارے پیارے مُرشِد حضرتِ غوثُ الثَّقَلَیْن رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دین کا کام ایسے وقت میں شروع کیا جب چاروں طرف فتنہ وفساد کا دَور دورہ تھا، مِلّتِ اسلامیہ کافی خَستہ حالی کا شکار تھی، اِن نامُساعِد حالات میں ہمارے پیارے پیارے مُرشِد، حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بغداد شریف میں تشریف فرما ہوئے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ راست پر لانے کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ طَلَبۂ کِرام پر اِنتہائی شفقت فرماتے، اُن کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ امام اِبنِ قُدامہ حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حضرت غَوثُ الْاَعْظَم کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر کا

آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں قیام کیا، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی تو غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے شہزادے حضرت یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جَلاتے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/183)

کُند ذہن طالبِ علم پر شفقت

میرے مُرشِدِ پاک، غوثِ اعظم دَستگیر رحمۃُ اللہِ علیہ کا دِینی طلبہ پر شفقت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اُن کی کمزوریوں کو نظر انداز فرمادِیا کرتے تھے، یہ آج کل کے اَساتذۂ کِرام کے لئے بڑی بہترین مثال اور لائقِ تَقْلِیْد واقعہ ہے حضرت شیخ احمد بن مُبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس ایک عَجَمی (یعنی غیرِ عربی) طالبِ علم تھا، وہ نہایت ہی کُند ذِہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اس کے پَلّے پڑتی، ایک دفعہ وہ طالبِ علم آپ کی خدمت میں سبق پڑھ رہا تھا کہ ابنِ سَمحَل نامی ایک شخص حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اُس نے اُس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کا اُس کی کُند ذہنی پر صبر و تَحَمُّل دیکھا تو اُسے بہت تَعَجُّب ہوا، جب وہ طالبِ علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو ابنِ سَمحل نے عرض کِیا کہ اِس طالبِ علم کی کُند ذہنی، موٹی عقل اور آپ کے صبر پر مجھے تو بڑی حیرت ہے، میرے مُرشِد نے فرمایا کہ میری محنت اُس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اِس طالبِ علم کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت احمد بن مُبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالبِ علم کے دِن گِننا شروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دِن واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔ (قلائد الجواہر، ص8 ملخصًا)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے پیر روشن ضمیر بھی تھے، آپ کو پتا تھا کہ یہ کب

مرے گا۔ غوثِ پاک کا کُند ذہن طالبِ علم پر محنت کرنا اور شفقت کے ساتھ پڑھائے چلے جانا ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے، عام طور پر استاد کی شفقت ذہین طالب علم کے لئے ہوتی ہے، رِضائے الٰہی پیشِ نظر ہو تو یقیناً کُند ذہن پر محنت کرنے کا زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ جو عمل دنیا میں دُشوار ہوتا ہے اتنا ہی قیامت میں نیکیوں کے پلڑے میں وزن دار ہو گا جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، 6/549، تحت الحدیث: 3383)

لہٰذا کُند ذہن طالبِ علم پر زحمت زیادہ ہوتی ہے، اُس پر غصہ بھی آتا ہے کہ یہ سمجھتا نہیں لیکن اگر پھر بھی کوئی صبر کے ساتھ دین پڑھاتا چلا جائے اور ثواب اِکٹھا کرتا چلا جائے تو کیا بات ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی کمال دینی سوچ

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: میرا یہ ذہن ہے کہ کوئی کیسا ہی کُند ذہن ہو اُسے مدرسۃُ المدینہ یا جامعۃُ المدینہ سے فارغ نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ خود بھی ڈوبے گا شاید اس کا خاندان بھی ڈوب جائے گا۔ اس کے خاندان والوں کو بھی نفرت ہو جائے گی کہ ہم اپنے بچے کو اللہ کا نام سکھانا چاہتے تھے، رسولُ اللہ کی حدیث سکھانا چاہتے تھے، بڑے ارمان سے بھیجا لیکن اسے فارغ کر دیا۔ اللہ پاک نے دعوتِ اسلامی کو بڑا اسٹیٹس اور معیار دیا ہے کہ اس طرح دو ہزار اساتذہ کو جمع کر دیا، یہ اللہ پاک کا بہت کرم ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ! غوثِ پاک کی غلامی کی مُہر ہے۔ بَہر حال طالبِ علم کُند ذہن ہو اسے نظر انداز (Ignore) نہیں کرنا چاہیے حتَّی المَقدُور اس پر بھی کوشش جاری رکھنی چاہیے، آج نہیں تو کل، کل نہیں تو کبھی نہ کبھی تو اِن شاءَ اللہ پڑھ جائے گا، یہ نہیں بھی پڑھ پائے گا تو اس کی اولاد پڑھ

جائے گی۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات!!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

استاد کا مقصود

امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُستاذ شاگردوں پر شفقت کرے اور اُنہیں اپنے بیٹوں جیسا سمجھے۔ اُستاذ کا مقصود یہ ہو کہ وہ شاگردوں کو آخرت کے عذاب سے بچائے گا۔(احیاء العلوم، 1/82)

اُستاد کا یہ مقصود ہو کہ اپنے آپ کو اور اپنے شاگردوں کو جہنّم کی آگ سے بچانا ہے۔ کاش! آج دِینی مدارس میں پڑھانے والے اَساتذہ اگر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے دینی طلبۂ کرام کے ساتھ اپنے بیٹوں جیسا سُلوک کریں تو علمی و عملی طور پر اچھے اور مضبوط عُلما کی کثرت ہو جائے گی۔ اِن شاءَ اللہ

فتویٰ نویسی کی بادشاہت

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ دَرس و تدْرِیس، تَصْنِیف و تَالِیف، وَعظ و نصیحت اور اِس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دَور کے بڑے بڑے عُلما، فُقَہا اور مُفْتیانِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم بھی آپ کے لَاجواب فتووں سے لاجواب ہو جاتے تھے۔ شیخ امام مُوَفقُ الدِّین بن قُدامہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ شیخ سیّد عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں (بغداد) پر علم و عمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔(بہجۃ الاسرار، ص225)

آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالَم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے

تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) سال دینِ اسلام کی خدمت کی، اِس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زَدہ رَہ جاتے۔

(بہجۃ الاسرار، ص225 ملتقطاً و ملخصاً)

مشکل مسئلے کا آسان جواب

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبدُ الرزّاق جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قسم اِس طرح کھائی ہے کہ وہ اللہ کی ایسی عبادت کرے گا جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کر کے حل پوچھا گیا کہ اب وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اُس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ سُبْحٰنَ اللہ! میرے مُرشِد غوثِ پاک نے پَل بَھر میں اس مسئلے کا حل پیش کر دیا: کہ یہ شخص مکۂ مکرّمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر اکیلا طواف کرے، قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اُس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اِس جواب سے عُلما حیران رہ گئے۔ (بہجۃ الاسرار، ص226 ملخصاً) واقعی طواف ہی ایک ایسی مُنفَرِد عبادت ہے جو پوری دنیا میں ایک مقام پر ادا ہوتی ہے اگر کوئی اکیلا بندہ طواف کرے تو روئے زمین میں اور کہیں طواف کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

علومِ مُصطفٰے و مُرتضٰے کے   تمہیں پر ہیں کُھلے اَسرار یا غوث

(قبالۂ بخشش، ص120)

ہیں پیرِ پیراں غوثِ پاک   ہیں میرِ میراں غوثِ پاک

محبوبِ سُبحاں غوثِ پاک ولیوں کے سلطاں غوثِ پاک
محبوبِ یَزداں غوثِ پاک سلطانِ ذیشاں غوثِ پاک
مشکل ہو آساں غوثِ پاک دو درد کا دَرماں غوثِ پاک
فرماؤ احساں غوثِ پاک راحت کا ساماں غوثِ پاک
بُلواؤ جاناں غوثِ پاک بن جاؤں مہماں غوثِ پاک
جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احساں غوثِ پاک
پورا ہو جاناں غوثِ پاک دیدار کا اَرماں غوثِ پاک
ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پہ قرباں غوثِ پاک
ٹل جائے شیطاں غوثِ پاک بچ جائے ایماں غوثِ پاک
اُف! حشر کا میداں غوثِ پاک لو زیرِ داماں غوثِ پاک
ہو میری جاناں غوثِ پاک بخشش کا ساماں غوثِ پاک

(وسائلِ فردوس، ص59)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! چَھٹی صدی ہجری میں نیکی کی دعوت کی جو دُھومیں غوثُ الْاَعْظَم رحمۃُ اللہِ علیہ نے مچائیں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تصوُّف کو اگر ایک فن کا دَرَجہ دیا تو غوثُ الثَّقَلَین رحمۃُ اللہِ علیہ نے عملی طور پر اس میں جان ڈال دی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیانات اَنتہائی پُر تاثیر ہوتے تھے۔ اللہ پاک نے مخلوق کے دِلوں کو آپ کی عظمت و ہیبت کے سامنے جُھکا دیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو بیعت و خلافت حضرت شیخ ابو سعید مبارک مَخزُومی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل تھی۔ اللہ پاک نے سلسلۂ قادریہ کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبت سے وہ شرف عطا فرمایا ہے کہ اِس کو سارے سلسلوں کا مرجع بنا دیا۔ آج بھی سلسلۂ قادریہ کا فیض دیگر سلسلوں پر جاری ہے، مُفتیِ عِراق شیخ ابو عَبْدُ اللہ محمد بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں

کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جِیلانی، قُطبِ رَبّانی رحمۃُ اللہِ علیہ جلد رونے والے، نہایت خَوفِ خدا والے، باہیبت، مُستَجابُ الدَّعوَات (یعنی اُن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) کریمُ الاخلاق، خُوشْبُودار پسینے والے، بُری باتوں سے دُور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زِیادہ قریب ہونے والے، نفس پر قابوپانے والے، (اپنی ذات کیلئے) اِنتقام نہ لینے والے، سوال کرنے والے کو نہ جِھڑَکنے والے، علم سے آراستہ ہونے والے تھے، آدابِ شَرِیعت آپ کے ظاہری اَوْصاف اور حقیقت آپ کا باطِن تھا۔'' آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا حُلیہ مبارک بیان فرماتے ہوئے امام اَبُو عَبْدُاللہ بن اَحمد بن قُدَامہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُحْیُ الدِّیْن سَیِّد عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نَازُک بَدَن، میانہ قد، کُشَادہ سینہ، کُشَادَہ داڑھی، گندمی رنگ والے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اَبرو ملے ہوئے آواز مبارک بلند اور چہرہ نہایت ہی حَسِین تھا اورآپ رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت ہی ذَہین تھے۔ (بہجۃالاسرار، ص201) (نزہۃالخاطر الفاتر، ص19، 20 ملخصًا)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے شہزادے سے فرمایا: عبدُ الجَبَّار! میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک میں فنا ہو گیا ہوں۔ (تفریح الخاطر (اردو)، ص107)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پہلا حج 509ھ میں فرمایا جب عمر شریف 38 سال تھی۔ ساری دُنیا کے اَولیامیں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے ظاہر ہوئیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 28/370، 375)

سُلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو جِیلاں کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو
سب اَولیاکی گردنیں زیرِ قدم ہیں خم سردارِ اَصفیا کو ہمارا سلام ہو
دِل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے اُس مردِ باصفا کو ہمارا سلام ہو
پڑھتے رہو مُدام یہ عطّاؔر قادِری سُلطانِ اَولیا کو ہمارا سلام ہو

(وسائل بخشش، ص620)

اللہ پاک نے غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کو بہت مقام و بلندی عطا فرمائی ہے، چنانچہ غوثِ پاک کا ایک دیوانہ ”گیارہویں شریف“ نہایت ہی اہتمام سے مناتا تھا اور ایک خاص بات اُس میں یہ بھی تھی کہ وہ سیّدوں کی بے حد تعظیم کرتا، ننھے منے سیِّد زادوں پر شفقت کا یہ حال تھا کہ اُنہیں شیرینی وغیرہ خرید کر پیش کرتا اُس دیوانے کا انتقال ہو گیا، مِیّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اَچانک چادر ہٹا کر وہ غوثِ پاک کا دیوانہ اُٹھ بیٹھا، لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اُس نے پکار کر کہا: ڈرو مت، سُنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا: بات دَراَصل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارہویں والے آقا، پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سبحانی، غوثُ الصَّمدانی، قِندیلِ نورانی، شَہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، اَلشّیخ ابو محمّد عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ تشریف لائے اُنہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ”ہمارا مرید ہو کر بغیر توبہ کئے مَر گیا، اُٹھ اور توبہ کر لے“ اَلحمدُ لِلّٰہ! مجھ میں رُوح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کر لوں، اِتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرد کرنے لگا، پھر اَچانک اُس کا سر ایک طرف ڈَھلک گیا اور اُس کا اِنتقال ہو گیا۔ (جنات کا بادشاہ، ص3)

رَضاؔ کا خاتِمہ بِالخیر ہوگا اگر رَحمت تِری شامل ہے یا غوث

(حدائق بخشش، ص263)

سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے دیوانوں اور مُریدوں کو مبارَک ہو کہ سرکارِ بغداد رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے فرمان کے مطابق ”اُن کا مرید چاہے کتنا ہی گنہگار ہو وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک توبہ نہ کرلے۔ (بہجۃالاسرار، ص191)

ایمان اُس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے ”سلسلے“ میں آگیا بغداد والے مرشد ہے

(وسائل بخشش، ص546)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ابھی واقعے میں جس دیوانے کا ذکر ہوا وہ دیوانہ گیارہویں شریف بڑے اِہتمام سے مناتا تھا، آیئے! اب میں آپ کو بتاؤں کہ غوثِ پاک کو "گیارہویں والا پیر" کیوں کہا جاتا ہے، چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے: حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو کھانا کھلانا پسند تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بارہویں رات کی نسبت سے گیارہویں کے دِن بڑی شان سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لئے کھانا پکا کر فُقَرا و مساکین کو کھلایا کرتے تھے، عمر بھر آپ کا یہ معمول رہا اور آپ نے اپنے مُتَعَلِّقِین کو بھی اِسے جاری رکھنے کی وَصیّت فرمائی، اِسی نسبت سے آپ "گیارہویں والے" کے نام سے مشہور ہوئے۔

(تعارف سیدنا غوث اعظم، ص16۔ تاریخ مشائخ قادریہ، 1/177)

کیا غور جب گیارھویں بارہویں میں ۔۔۔ مُعمَّا یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم

مولانا جمیل الرّحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

تیرے جَد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم ۔۔۔ مِلی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم

(قبالۂ بخشش، ص166)

افضل و بہتر اعمال

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے تمام اعمال کے بارے میں غور کیا تو کھانا کھلانے اور حُسنِ خُلُق سے اَفضل و بہتر کسی کو نہیں پایا۔ (قلائد الجواہر (مترجم)، ص154)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس مہینے (ربیعُ الاٰخر) میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت برکت رہے گی اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو مُقَرّر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رِزق میں بہت ہی برکت ہو گی اور اِن شاءَ اللہ کبھی پریشان حال

نہ ہوگا، میں خود اِس کا سختی سے پابند ہوں اور بفضلہٖ تعالیٰ اِس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔(اسلامی زندگی، ص133)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! جو غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا غلام بن جاتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، چنانچہ "بَہجَۃُ الْاَسرار" میں ہے شہبازِ لامکانی الشیخ ابو محمد سیّد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے ساتھیوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام لکھے تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے اَفراد تمہارے حوالے کر دیے گئے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جہنّم پر مُقَرّر فرشتے سے پوچھا، کیا جہنّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں۔(بہجۃ الاسرار، ص193)

کہہ کر کے "لَاتَخَف" ہمیں بے خوف کر دیا اُس رحمتِ خدا کو ہمارا سلام ہو
(وسائلِ بخشش، ص620)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار کی عزّت و جلال کی قسم! میری حمایت کا ہاتھ میرے مُرید پر اِس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کیے ہوئے ہے، اگر میرا مُرید اچھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا! اَلحمدُ لِلّٰہ! مَیں تو اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم! مَیں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخلِ جنّت نہ کروالوں۔(بہجۃ الاسرار، ص193)

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدرِ عبد القادر قدرت نُما کے واسطے
(حدائقِ بخشش، ص149)

اعلانِ غوثِ اعظم

حافظ ابو الْعِز عبدُ الْمُغِیث بن ابو حَرْب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم بغداد میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اجتماع "رباطِ حَلْبہ"میں حاضر تھے اُس وقت عراق کے اَکثر مَشائخ رحمۃُ اللہِ علیہم بھی موجود تھے اور حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمارہے تھے کہ اُسی وقت آپ نے فرمایا"**قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے**"یہ سُن کر حضرت سیّدنا شیخ علی بن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ اُٹھے اور منبر شریف کے پاس جاکر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔اِن کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جُھکادیں۔(بہجۃ الاسرار، 21،22 ملخصًا)

یہ دِل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سَر ہے جِدھر چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم
قدم کیوں لیا اَولیا نے سَروں پر تمھیں جانو اِس کے حِکَم غوثِ اعظم
دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے تمھیں دیکھ کر نِکلے دَم غوثِ اعظم
کوئی دَم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دَم کہ سینے میں اَٹکا ہے دَم غوثِ اعظم
دمِ نَزع آؤ کہ دَم آئے دَم میں کرو ہم پہ لیں دَم غوثِ اعظم
تمھارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا ملے یم سے اِس کو بھی نَم غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، ص126 تا 128)

عبدُ القادر نے سچ کہا

امام اَبُو الْحَسَن علی شَطْنُوفی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدارِ مبارک سے شیخ خلیفۂ اکبر رحمۃُ اللہِ علیہ بکثرت مُشَرَّف ہوا کرتے تھے: اُنہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! بیشک میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو (خواب میں) دیکھ کر عرض کی یارسولَ اللہ! شیخ عبدُ القادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''عبدُ القادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وُہی قُطب ہیں اور میں اُن کا نگہبان۔''
(بہجۃ الاسرار، ص27)

سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بارگاہِ غوثیّت میں انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کلبِ بابِ عالی (یعنی اُس مبارک گھر کا کُتا یعنی وَفادار غلام) عرض کرتا ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ! اللہ نے ہمارے آقا کو اِس کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت اُن کے قلبِ مبارک (یعنی مبارک دِل) پر تجلّی فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خِلعت (یعنی قیمتی پوشاک) بھجوائی، تمام اَولیا جمع کئے گئے، سب کے مُواجہہ میں (یعنی سامنے) پہنائی گئی۔ فرشتے جمع ہوئے، رِجالُ الْغَیب (یعنی اولیائے کرام کی ایک قسم) نے سلامی دی۔ تمام جہان کے اولیا نے گردنیں جھکا دیں۔ اَب جو چاہے (اِس سے) راضی ہو، جو چاہے ناراض۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/385 ملخصًا)

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم
لپٹ جائیں دامن سے اُس کے ہزاروں پکڑ لے جو دامن ترا غوثِ اعظم
(ذوقِ نعت، ص183)

سر پر ہی نہیں بلکہ آنکھوں پر

چشتی سلسلے کے عظیم پیشوا خواجہ غریب نواز معینُ الدّین چشتی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی جوانی کے دِنوں میں مُلکِ خُراسان میں پہاڑ کے غار میں عبادت کرتے تھے، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب بغداد شریف میں یہ فرمایا: ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر ہے'' تو اُس وقت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے (وہیں بیٹھے بیٹھے یہ سُن کر) اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا: ''بَلْ عَلٰی رَاْسِیْ یعنی بلکہ میرے سَر پر۔''
(سیرت غوث الثقلین، ص89)

جب سے تُو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر اَولیا سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

مُحی دیں غوث ہیں اور خواجہ مُعین الدِّیں ہے اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا
(ذوقِ نعت، ص29)

اپنی طرف سے نہیں فرمایا

امام ابنِ حَجَر مکّی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں: کبھی اولیا کو کلماتِ بلند (بڑی بڑی باتیں) کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو اُن کے بلند مقامات سے ناواقف ہے اُسے پتا چلے یا شکرِ الٰہی اور اُس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے ہوا کہ اُنہوں نے اپنے بیان میں اَچانک فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، فوراً تمام دُنیا کے اَولیا نے قبول کیا اور ایک گروہ نے روایت کیا ہے کہ سب اولیائے جنّ نے بھی اپنے سر جھکا دیئے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

بہت سے عارفینِ کرام (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بزرگوں) نے فرمایا ہے کہ حضور شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے **"قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ الله"** اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اللہ پاک نے اُن کی قُطبِیَّتِ کُبریٰ ظاہر فرمانے کے لئے اُنہیں فرمانے کا حکم دیا۔ لٰہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ کئی روایتوں سے ہے کہ بہت سے پہلے کے اَولیائے کرام نے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادتِ مبارکہ سے تقریباً سو سال پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عَجَم میں ایک صاحب عظیم پیدا ہوں گے اور یہ فرمائیں گے کہ **"میرا یہ پاؤں ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر ہے"** اِس فرمانے پر اُس وقت کے تمام اولیا اُن کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اُس قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

غوث پر تو قدم نبی کا ہے اُن کے زیرِ قدم وَلی سارے
ہر وَلی نے یہی پکارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

Go To Index

اُن کا دشمن خدا کا ہے مَقْہُور اُس کی رحمت سے ہوگیا وہ دُور
بُغض میں جس نے سر اُبھارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
(وسائل بخشش، ص579)

وِلایت نبوت سے بڑھ کر نہیں

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا یعنی نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدم پر ہوں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہاں سے قدم اُٹھایا میں نے وہیں اپنا قدم رکھا مگر میں نُبُوَّت کے قدم کی جگہ قدم نہیں رکھ سکتا کیونکہ یہ مقام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے لیے خاص ہے۔(بہجۃ الاسرار، ص51)

قصیدۂ غوثیہ میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَّاِنِّيْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ
(مدنی پنج سورہ، ص302)

ترجمہ: ہر وَلی میرے قدم بَقدم ہے اور میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل (یعنی چودھویں کے چاند) ہیں۔

مصطفےٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مِری جاں جلوۂ زیبا تیرا
(حدائق بخشش، ص19)

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے

حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا میری گردن پر اور کہا یہ چھوٹا سا احمد بھی اُنہیں میں ہے جن کی گردن پر غوثِ پاک کا پاؤں ہے، اِس کہنے اور گردن جھکانے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اِس وقت حضرت شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ نے بغداد شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ "میرا یہ قدم ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر ہے" لہٰذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی

www.dawateislami.net

کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی اُنہیں میں ہے،(سُہروردِیہ سلسلے کے پیرانِ پیر) شیخ عبدُ القاہِر اَبُو النَّجِیب سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا سر مبارک جُھکا دیا اور کہا (گردن کیا) میرے سر پر میرے سر پر بھی۔ سید اَبُومَدیَن شعیب مَغربی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سر مبارک جُھکایا اور کہا میں بھی اُنہیں میں ہوں، الٰہی! میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے **"شیخ عبدُ القادِر"** کا ارشاد سنا اور حکم مانا۔ شیخ عبدُ الرّحیم قِنَاوِی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے۔(فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

شیخ حَمّاد رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ حضور غوثِ اعظم کے مَشائِخ(یعنی بُزرگوں میں) سے ہیں، ایک دِن اُنہوں نے غوثِ پاک کی غیر موجودگی میں فرمایا:"اِس عَجَمی سیّد کا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہو گا، اِنہیں اللہ حکم دے گا کہ فرمائیں:"میرا یہ پاؤں ہر وَلِیُّ اللہ کی گردن پر ہے اور اِن کے زمانے میں سب اَولیاءَ اللہ اِن کے لئے سَر جُھکائیں گے اور اِن کے (عظیم) مَرتَبے کے ظاہر ہونے کے سبب اِن کی تعظیم کریں گے۔(نزہۃ الخاطر الفاتر، ص24)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اپنے آپ کو ولی کب جانا؟

سیِّدی مُرشدی غوثِ اعظم دستگیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا:"آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے آپ کو وَلی کب سے جانا؟" ارشاد فرمایا کہ "میری عمر دس (10) سال کی تھی، میں اپنے گھر سے مَکتَب(یعنی مدرسے) میں پڑھنے جاتا تو فرشتوں کو دیکھتا، جو لڑکوں سے کہہ رہے ہوتے تھے کہ "اللہ کے وَلی کے بیٹھنے کے لیے جگہ کُشادہ کرو۔"

(بہجۃ الاسرار، ص48)

شیطان کو پہچان لیا

شَہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادۂ گرامی حضرت شیخ اَبُو نَصر موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والد (یعنی غوثُ الاَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ) نے اِرشاد فرمایا: میں اپنے ایک سفر میں صَحرا کی طرف نکلا اور چند دِن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملا، جب مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے کچھ بارِش کے قَطرے گِرے، جنہیں میں نے پی لیا، پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سُنی: اے عبدُ القادِر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں۔ میرے والدِ محترم غوثُ الاَعظم فرماتے ہیں تو میں نے اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم پڑھ کر کہا: "اے شیطان لَعِین! دور ہو جا۔" تو روشن کنارہ اَندھیرے میں تبدیل ہوگیا اور وہ شکل دُھواں بَن گئی، پھر اُس نے مجھ سے کہا: اے عبدُ القادِر! اِس سے پہلے میں ستّر اَولیا کو گمراہ کر چکا ہوں مگر تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔ میں نے کہا "یہ صِرف میرے رَبِّ قدیر کا فَضل و احسان ہے۔"
شہزادۂ غوثِ اعظم شیخ اَبُو نَصر موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم غوثُ الاَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: "اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزیں حلال کر دیں۔" (بہجۃ الاسرار، ص228) حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ خیال کرنا کہ شرعی مُکَلَّفات (اَحکامات) کسی حال میں ساقِط (یعنی مُعاف) ہو جاتے ہیں، غلط ہے۔ فرض عبادات کا چھوڑنا زِندِیقِیت (یعنی بے دِینی) ہے۔ حرام کاموں کا کرنا مَعْصِیت (یعنی گُناہ) ہے۔ فرض کسی حال میں ساقِط (یعنی معاف) نہیں ہوتا۔ (حقائق عن التصوف، ص242)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! دیکھا آپ نے کہ نماز روزہ اور دیگر فرائض کسی کو بھی مُعاف نہیں ہوتے جیسا کہ کچھ نام کے پیر جو نماز نہیں پڑھتے، جب ان کے مُریدین سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب بَغداد میں فجر کی نماز پڑھتے ہیں اور پھر اَجمیر میں ظہر کی نماز میں ہوتے ہیں، مدینے میں روزانہ عشا پڑھتے ہیں تو اس طرح کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے کہ جب سَیِّدُ الْاَنبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی نماز معاف نہیں تھی بلکہ ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہمارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر چھ نمازیں فرض تھیں، جی ہاں! ہمارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر تَہَجُّد بھی فرض تھی ۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/402) مزید یہ کہ غوثِ پاک کو شیطان نے دھوکا دینے کی کوشش کی لیکن آپ نے اس کے وار کو ناکام بنادیا، اُس نے دوسرا وار کیا کہ عبدُ القادِر آپ کو آپ کے علم نے بچالیا تو غوثِ پاک اس کو بھی سمجھ گئے کہ میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب نے مجھے بچالیا۔ لہٰذا علم پر غُرور نہیں کرنا چاہیے، ہر حال میں ربِّ کریم کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان بڑا دھوکے باز ہے، وہ طرح طرح کے جادوئی کَرتَب بھی دِکھاتا ہے، اُس کے وار سے ہمیشہ خبر دار رہنا چاہیے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اِعْتِماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہیے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لُٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، نیز جس کے پاس ایمان جتنا مضبوط ہوگا اُس کے پاس اُسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی لہٰذا وہاں شیطان بَہُت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے پِیرومُرشِد حُضُورِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس ایمان واعمال کے خزانے کی کثرت دیکھ کر شیطان نے کئی بار ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی مگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ ناکام ونامُراد ہی رہا۔

بچالو دشمنوں کے وار سے یا غوثِ جیلانی
بڑی اُمّید سے تم کو پُکارا یاشہِ بغداد
وسیلہ چار یاروں کا خُدا سے بخشوا دیجے
کرم فرمائیے مجھ پر خُدارا یا شہِ بغداد
اگرچہ لاکھ پاپی ہے مگر عطّار کس کا ہے؟
تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یاشہِ بغداد
(وسائلِ بخشش، ص544)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے مُرشِد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی عبادت پر اِستِقامت کا ذکر آپ نے پڑھا۔ مشہور مَقُولہ ہے: اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی اِستِقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ ہم جوش میں آکر کچھ کام کرتے ہیں پھر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، جیسے سوڈا واٹر کے جوش کا نام دیا جاتا ہے۔ حضور غوثِ پاک کی استقامت کی بھی کیا شان ہے! چُنانچِہ

ایک جِنّ کی توبہ

شَہَنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامِع منصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ سانپ آگیا اور اُس نے میرے سجدے کی جگہ پر مُنہ کھول دیا، میں نے اُسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لپٹتا ہوا میری ایک آستین میں گُھس کر دوسری آستین سے نکلا، جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے دِن جب میں اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدَمی نظر آیا، میں نے اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِنّ ہے، وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کی شکل میں بہُت سارے اَولیاءَ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہم کو آزمایا ہے مگر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا۔ پھر اُس جِنّ نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے

مبارک ہاتھ پر توبہ کرلی۔(بہجۃ الاسرار، ص169 ملخصاً)

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مُسلماں بَنے سنگدِل موم ساں غوثِ اعظم

(قبالۂ بخشش، ص183)

خُشوع و خُضُوع (یعنی نماز میں اللہ پاک کے لئے عاجزی و اِنکسار کے ساتھ جسمانی اور ذہنی توجُّہ) ہو تو ایسا کہ نَماز میں خواہ سانپ ہی لِپَٹ جائے مگر اللہ پاک کی طرف سے توجُّہ نہ ہَٹے۔ آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ اگر ہم پر مکھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہو جائیں، معمولی خارِش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے مگر غوثِ پاک کا صبر سُبْحٰنَ اللہ! اِس واقِعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جِنّات بھی ہمارے غوثُ الْاَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بَن جاتے ہیں۔

عشا کے وضو سے فجر کی نماز

شیخ اَبُوعبدُ اللہ محمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ محی الدّین عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اِس مُدَّت میں آپ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے اورآپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول تھا کہ جب بے وُضو ہوتے تو اُسی وقت وُضو فرما کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھ لیتے تھے۔(بہجۃ الاسرار، ص164)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی فضیلت

اے میرے مُرشِد غوثِ پاک کے دیوانو! وُضو کرنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنے کو ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ کہتے ہیں۔ اور یہ نیک بننے کے نُسخے بنام ”نیک اعمال“ میں سے ایک نیک عمل بھی ہے۔”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ کی بڑی فضیلت ہے، صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 553 میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو شخص اچھے طریقے سے وُضو کرے اور دو رَکعتیں قَلْبِی تَوَجُّہ (یعنی دل کی توجہ) سے ادا کرے تو اُس کے لئے جَنّت واجب

ہو جائے گی۔(مسلم،ص118،حدیث:553)

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی　　نہ وَظائِف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حَشْر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا　　آہ! ہم سخت گُنہگار ہیں غوثِ اعظم
(وسائلِ بخشش،ص561)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نماز میں سُستی کیوں؟

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہماری سُستی کے تو کیا کہنے! فجر کی اذان پر آنکھ کُھل گئی، گھڑی دیکھی، ابھی تو جماعت میں تھوڑی دیر ہے پھر 15 منٹ کے لئے سو جاتے ہیں، پھر اُٹھے تو سورج طلوع ہو چکا اور نماز قضا ہو گئی، چلو قضا پڑھ لیں گے اور نماز قضا ہونے کا افسوس بھی نہیں ہوتا، یہ کتنی بڑی مُصیبت ہے، اسی طرح تھوڑی سی مصروفیت ہوتی ہے تو چلو بھئی نماز قضا پڑھ لیں گے، کسی کی شادی یا دعوت میں گئے، اس دوران اگر نماز کا وقت ہو گیا تو جن کو جذبہ ہوتا ہو گا وہ جا کر شاید مسجد میں نماز پڑھ لیتے ہوں اور باقیوں کی نماز ان دعوتوں کی وجہ سے بھی قضا ہو جاتی ہو گی۔ عورتیں نماز کو قضا کرنے کے معاملے میں زیادہ مُبتلا ہوتی ہیں، مختلف تقریبات میں شرکت اور شاپنگ سینٹرز کے چکروں کی وجہ سے ان کی کئی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ اسلامی بہنو! آپ ایسا نہ کیا کریں! آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں شرعی پردے کی رعایت کے ساتھ نماز کی پابندی لازمی کریں بلکہ شرعی اجازت کے ساتھ گھر سے باہر ایسے وقت میں جائیں کہ جس میں نماز کا وقت نہ ہو، اپنا کام نمٹا کر فوراً گھر آجائیں اور گھر آکر اطمینان سے نماز ادا کریں اور اگر آپ کے ساتھ کوئی مَحرم ہے تو نمازوں کے اوقات کے علاوہ عموماً مسجدیں خالی ہوتی ہیں، وہاں پردے میں وضو وغیرہ کر کے

آپ بھی محرم کے ساتھ نماز ادا فرمالیں۔ جب میرے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ) ساتھ سیکورٹی کے معاملات نہیں تھے تو کسی مسجد میں مَیں نے خود اپنی بچی، بچوں کی امی کو سفر وغیرہ میں نماز پڑھائی ہے، گھر نہیں پہنچ سکتے، چلو یہیں نماز پڑھ لیتے ہیں، اگر جذبہ ہو گا تو آپ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

افسوس! ہم نماز کے معاملے میں سنجیدہ (Serious) نہیں ہیں۔ یاد رکھئے! حیلے بہانے کر کے آج ہم ایک دوسرے کو تو مُطْمَئِن کر لیتے ہیں البتہ رب کو سب خبر ہے کہ ہم کتنے سچے ہیں۔ بہر حال ہمیں نماز قضا کرنے سے بچنا چاہئے اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کو بھی نمازی بن جانا چاہیے ورنہ مَرنے کے بعد بہت پچھتائیں گے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی کَڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وَسْوَسَہ اور اِس کا جواب

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اِتنی زیادہ عبادت کیسے کیا کرتے تھے! روزگار کمانا اور پھر ہزار ہزار رَکعتیں پڑھ لینا، پہلی بات تو یہ کہ اتنی رَکعتیں عام آدمی نہیں پڑھ سکتا، یہ اُن کی کرامت ہے جیسا کہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علیُّ المرتَضٰی، شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہونے لگتے تو ایک رِکاب (یعنی پیڈل) میں مبارک قدم رکھتے پھر دوسرا قدم رکاب تک لاتے تو ان چند سیکنڈوں کے وقفے میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کر لیا کرتے تھے، یہ آپ کی کرامت تھی۔ (شواہد النبوۃ، ص212)

اور دوسرا یہ کہ نیک بندوں کے دِل مَحبتِ اِلٰہی اور تقویٰ سے آباد ہوتے ہیں، یہ اپنے

www.dawateislami.net

دِلوں سے دُنیا کی محبت نکال دیتے ہیں، اِن کی رُوحیں ذِکرِ الٰہی کے بغیر بے چین و بے قرار رہتی ہیں، اِس لئے وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور یہ مَقام عبادت و رِیاضت میں سخت محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کی ایک پوسٹ

سوشل میڈیا کی ایک پوسٹ (کچھ تبدیلی کے ساتھ بیان کرتا ہوں) جس میں کسی نے کچھ یوں چوٹ کی تھی: کسی نے دوسرے سے سوال کیا کہ بُزرگانِ دین کیسے ساری ساری رات نماز و قرآن پڑھتے گزار لیتے تھے تو سامنے والے نے جواب دیا کہ آج جس طرح لوگ ساری ساری رات سوشل میڈیا پر Chatting یعنی بات چیت کرنے ویڈیوز دیکھنے وغیرہ میں گُزار دیتے ہیں اور بارہا تھکن و کوفت کا اظہار بھی نہیں ہوتا تو بزرگانِ دین کا چَین و قَرار یادِ پروَرْدَگار میں تھا، جس وجہ سے وہ اپنے پاک پروَرْدَگار کی یاد میں اِس طرح مشغول ہو جاتے کہ ساری رات گُزر جانے کا پتا نہ چلتا اور ہم دُنیا کی لذّتوں میں ایسے بدمست ہیں کہ ہمیں دُنیاوی خواہشات سے ہوش ہی نہیں آتا۔

اگر ساری رات گُناہوں، گَپ شَپ، میوزیکل پروگرامز اور ناچ رنگ کی محفلوں میں گُزر جائے تو ایسا لگتا ہے جیسے رات چھوٹی پڑ گئی اور جیسے ہی نماز پڑھنے کی باری آتی ہے بالکل جان پہ آجاتی ہے، پانی بڑا ٹھنڈا ہے! نماز کیسے پڑھیں گے! ابھی تھکن ہے، کل فجر میں دونوں اِکٹّھی پڑھ لیں گے، یہ ہماری قوم کی حالت ہے۔ اللہ کریم غوثِ پاک کے صدقے ہم سب کو پابندی سے صحیح نماز پڑھنے کی سعادت بخشے۔ اللہ کرے ہم سب پکّے نمازی بن جائیں، ایسی "آمین" کہیں کہ شیطان کو بھی جھٹکا آجائے، نیت کریں کہ ہم پکّے باجماعت نمازیں پڑھنے والے بنیں گے۔ان شاء اللہ

غوثِ پاک کو شیطان نے عبادت میں سُستی دِلائی، آپ نے ساری رات ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآنِ کریم ختم کیا تو ہم بھی غوثِ پاک کے مُرید ہیں، دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، بارش ہو، طوفان ہو، زَلزَلے ہوں، اولے برس رہے ہوں، ہم نماز نہیں چھوڑیں گے۔ اِن شاءَاللہُ الکریم

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نماز — ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قَلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحَت نماز — ہے مریضوں کو پیغامِ صحت نماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ — رب سے دِلوائے گی تم کو جنّت نماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے — آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
ہوگی دنیا خراب آخِرت بھی خراب — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
بے نمازی جہنّم کا حقدار ہے — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
سہہ سَکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
یاخُدا تجھ سے عطّار کی ہے دعا — مُصطفٰے کی پڑھے پیاری اُمّت نماز

(وَسائلِ فردوس، ص22)

بہت زیادہ عبادت

شَہَنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ عشا کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے رات گزار دیتے تھے۔(اخبار الاخیار، ص11) اکثر ایک تِہائی رات میں دو رَکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن یا سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی تلاوت کرتے، اگر "سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص" پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی۔(تفریح الخاطر، ص35)

نفل روزوں کی کثرت

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے مُرشِد حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نہایت کثرت

سے روزے رکھتے تھے لہٰذا غوثِ پاک کے تمام ماننے والے یہ عَزم کریں کہ رمضان کا ایک روزہ بھی بِلا عُذرِ شرعی قضا نہیں ہوگا اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم اور مَعاذَ اللہ جتنے قضا ہوئے ان کی سچّی توبہ کیجئے اور ان کی قضا بھی کرلیجئے۔ میرے مُرشِد غوث پاک بعض اوقات درختوں کے پتّوں، جنگلی بُوٹیوں وغیرہ سے روزہ اِفطار فرماتے۔ غرض قِیَامُ اللَّیْل اور صِیَامُ النَّھَار (یعنی رات کو عبادت کے لیے جاگنا اور دن میں روزہ رکھنا) آپ کی عادت بَن چکی تھی۔

شیخ ابو عبدُاللہ محمد بن اَبِی الفتح ہَرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں چند راتیں گزاریں، آپ کا یہ حال تھا کہ رات کے اَوّل حصّے میں کچھ دیر نماز پڑھتے پھر ذِکر کرتے رہتے یہاں تک کہ رات کا پہلا تِہائی(one-third) حصہ گُزر جاتا اور یہ ذکر کرتے "اَلْمُحِیْطُ الرَّبُّ الشَّھِیْدُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ" میں نے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور ہوجاتا اور کبھی فَربہ، کبھی ہوا میں بلند ہوتے اور میری نظروں سے غائب ہوجاتے پھر (تھوڑی دیر بعد آجاتے اور) نماز میں کھڑے ہوکر قرآنِ کریم پڑھتے رہتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا تِہائی حِصّہ گُزر جاتا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین سے لگاتے۔ پھر طُلُوعِ فجر تک مُراقبَہ و مُشَاہَدہ میں بیٹھے رہتے پھر نہایت عِجز وانکسار اور خُشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہوجاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے دولت کدے سے باہر نکلتے۔

(بہجۃالاسرار، ص164)

غوثِ پاک کا خوفِ خدا

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اللہ والوں کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوُجود وہ بے پناہ خوفِ خُدا رکھتے تھے۔ ہمارے آقا، ہمارے

مُرشِد غوثِ پاک بھی بے پناہ خوفِ خُدا رکھتے تھے، چنانچہ حضرتِ شَرَفُ الدِّین سَعْدِی شِیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سَر رکھے بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت میں عرض گزار ہیں: "اے ربِّ کریم! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔" (گلستانِ سعدی، ص54)

غوثِ پاک کی عید

حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ اَولیا کے سردار ہیں لیکن خوفِ خُدا کا جو عالَم تھا اس کا اندازہ آپ کی طرف منسوب اَشْعار سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے عید کے دِن فرمایا: (اُن اشعار کا ترجمہ یہ ہے): "لوگ کہہ رہے ہیں: "کل عید ہے! کل عید ہے!" اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دِن اِس دُنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہو گا۔" (فیضانِ رمضان، ص309)

ہے عطّار کو سَلْبِ ایماں کا دھڑکا بچا اس کا ایماں بچا غوثِ اعظم
ہو عطّار کی بے سبب بخشش آقا یہ فرمائیں حق سے دُعا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص551، 554)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہم غوثِ پاک کے کیسے عاشق ہیں کہ ہمارے پیر و مُرشِد تو پیرانِ پیر، وَلیوں کے امیر ہو کر بھی اِتنی اِتنی عبادتیں کریں اور ایک ہم ہیں کہ ہم سے فرض نماز بھی نہ پڑھی جائے اور پڑھیں بھی تو بِلا اجازتِ شرعی جماعت کے بغیر۔ یاد رکھئے! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو (ایک) نماز قضا کرتا ہے تو وہ ہزاروں سال جہنّم کے عذاب کا حقدار ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، 9/158) اور یہ بھی یاد رکھئے کہ جان بوجھ کر بِلا اجازتِ شرعی

جماعت چھوڑنا بھی سخت گناہ ہے۔ مَحبت کرنے والا اپنے مَحبوب کے نَقشِ قدم پر چلتا (یعنی اُس کو Follow کرتا) ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ محبتِ غوثِ اعظم کا دَم بھرنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، فرض روزے رکھیں، ہمیشہ ہر حال میں سچ بولیں اور اپنے پاک پَروَردگار سے ڈرتے رہیں۔ کاش کاش!!!

گناہوں نے مجھ کو کہیں کا نہ چھوڑا نہ ہو جاؤں برباد یاغوثِ اعظم
مجھے نفسِ ظالِم پہ کر دیجے غالِب ہو ناکام ہَمزاد یاغوثِ اعظم
مرے قَلب سے حُبِّ دنیا کی مرشِد اُکھڑ جائے بُنیاد یاغوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص555،556)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

دیدارِ مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم

حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر اِرشاد فرمایا: ”مجھ پر ایک مرتبہ منگل کے دِن ظہر سے پہلے رسولِ پاک صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم نے کرم فرمایا، اپنی زیارت سے نوازا اور اِرشاد فرمایا: ”بیٹا! بیان کیوں نہیں کرتے؟“ میں نے عرض کی: ”اے میرے نانا جان صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم! میں عَجَمی (غیرِ عَرَبی) ہوں، عربی فُصَحائے بغداد (بغداد کے بڑے بڑے فصیح یعنی صاف زبان بولنے والوں) کے سامنے کیسے بیان کروں؟“ تو پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **”بیٹا! مُنہ کھولو“**، میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم نے میرے مُنہ میں سات مرتبہ لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) ڈال کر اِرشاد فرمایا: ”لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور اُنہیں اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔“ پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے، مجھ پر ایک عجیب سا خوف طاری تھا کہ اچانک میں نے وِجدانی کیفیت میں دیکھا کہ

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں کہ "اے بیٹے! بیان کیوں نہیں کررہے؟" میں نے عرض کی: "اے میرے والد! مجھ پر خوف ساطاری ہے۔" تو آپ نے اِرشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! اپنا مُنہ کھولو۔" میں نے مُنہ کھولا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے میرے منہ میں چھ مَرتبہ لُعاب (یعنی تھوک مبارک) ڈالا، میں نے عرض کی: "آپ نے سات بار کیوں نہیں ڈالا؟" تو فرمانے لگے: "رَسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَدب کی وجہ سے۔" (یعنی انہوں نے مبارک لعاب سات بار ڈالا تو اس لئے میں نے ایک بار کم چھ بار) پھر وہ میری نگاہوں سے غائب ہوگئے اور میں نے بیان شروع کردیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص58)

عُلُوم و فُیُوضِ شَہَنْشاہِ طیبہ ہیں سینے میں تیرے نِہاں غوثِ اعظم
(قبالۂ بخشش، ص183)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کی نیکی کی دعوت

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے (بیان کے ذریعے) نیکی کی دعوت عام کرنے کا آغاز ماہِ شَوّال شریف 521ھ میں بغدادِ مُعلّٰی کے مَشْرِق (یعنی East) میں موجود حَلْبَہ نامی محلّے میں ہونے والے ایک عظیمُ الشّان اجتماع میں بیان سے کیا۔ اُس عظیمُ الشّان اجتماع میں ہَیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اَولیائے کِرام اور فرشتوں نے اُسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتاب و سنّت کی وضاحت کے ساتھ لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بُلایا تو لوگ اِطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔ (بہجۃ الاسرار، ص174) شہزادۂ غوثِ اعظم حضرت عبدُ الوہاب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ "**والدِ محترم حضور شیخ عبد القادر جیلانی غوثِ اعظم** رحمۃُ اللہ علیہ **نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وَعظ و نصیحت فرمائی۔**" (بہجۃ الاسرار، ص184)

آواز مبارک سب کو برابر سُنائی دیتی

شہنشاہِ بغداد رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلسِ مبارک میں باوجود یہ کہ شُرَکائے اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی آواز مبارک جیسی نزدیک والوں کوسُنائی دیتی تھی ویسی ہی دُور والوں کو بھی سُنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والوں کے لئے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی آواز مُبارک یکساں (یعنی ایک جیسی) تھی۔(بہجۃالاسرار، ص181)

حضرت ابراہیم بن سعید رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب ہمارے شیخ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ عالموں والا لباس پہن کر اُونچے مَقام پر کھڑے ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بَغور سُنتے اور اس پر عمل کرتے۔(بہجۃالاسرار، ص189 ملخصًا)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! قربان جایئے میرے مُرشِد غوثِ پاک کی مبارک آواز پر! یہ آپ کی جِیتی جاگتی کرامت تھی کہ جیسی پہلے آدمی کو آواز آرہی ہے ہزارویں، دس ہزارویں آدمی کو بھی ویسی ہی آواز آتی تھی اور سُبْحٰنَ اللہ! آپ کا اجتماع سَتّر سَتّر ہزار افراد کا ہوتا تھا، ہماری آواز لاؤڈ اِسپیکر کے ذَرِیعے بھی دور پُہنچانے کیلئے پَرابْلَم ہوتی ہے، کبھی ساؤنڈ ایک دم تیز ہو جاتا ہے تو کبھی مَدَّھم۔

70 ہزار کا اِجتماع

میرے مُرشِد، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ شُروع شُروع میں سوتے جاگتے مجھ پر بَس اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی دُھن سوار رہتی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کے لئے اِس قدر بے قرار رہتا کہ خود پر بھی اِختیار نہ رہتا اور میرے پاس دو تین آدمی بھی ہوتے تو میں اُنہیں ہی قرآن و

سنّت کی باتیں سُنانے لگتا پھر میرے پاس لوگوں کا اِتنا کثیر ہُجوم ہونے لگا کہ مجلس میں جگہ باقی نہ رہی۔ چنانچہ میں عید گاہ چلا گیا اور وہاں وَعظ و نصیحت کرنے لگا، وہاں بھی جگہ تنگ ہو گئی تو لوگ میرا منبر شہر کے باہر لے گئے اور بے شُمار مخلوق پیدل اور سوار ہو کر آتی اور اجتماع کے باہر اِرد گرد کھڑی ہو کر وَعظ سُنتی حتّٰی کہ سننے والوں کی تعداد ستّر ہزار (70000) کے قریب پہنچ گئی۔ (بہجۃ الاسرار، ص177 ملخصًا)

وَعظوں کی تیرے مُرشِد ہے دُھوم چار جانب میں بھی کبھی تو سُن لوں میٹھا کلام کہنا

جَلوہ دِکھانا مُرشِد کلمہ پڑھانا مُرشِد جس دَم ہو زندگی کا لبریز جام کہنا

اُفتاد آ پڑی ہے اِمداد کی گھڑی ہے فریاد کر رہا ہے تیرا غلام کہنا

سائل نوازِشوں کا کہتا تھا سازِشوں کا مُرشِد ہو دُشمنوں کا قِصّہ تمام کہنا

عَطّار کو بُلا کر مُرشِد گلے لگا کر پھر خوب مُسکرا کر کرنا کلام کہنا

بغداد کے مسافر میرا سلام کہنا بغداد کے مسافر میرا سلام کہنا

(وسائلِ بخشش، ص531)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بیانِ غوثِ پاک میں اولیائے کرام کی حاضری

منقول ہے کہ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ جب وَعظ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو آپ جونہی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتے تو رُوئے زمین میں جس قدر اَولیائے کرام تھے خواہ وہ اجتماع میں موجود ہوتے یا نہ ہوتے سب خاموش ہو جاتے، یہی وجہ ہے کہ آپ ایک بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرتے اور پھر بیان کا آغاز فرماتے اور اِتنی دیر میں اجتماع میں اِس قدر ہُجوم ہو جاتا کہ جس قدر لوگ نظر آرہے ہوتے اُس سے کہیں زیادہ سُننے والے اور حاضرین ایسے ہوتے جو ظاہری آنکھ سے نظر نہ آتے تھے۔ (اخبار الاخیار، ص12) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ شُرکائے

اجتماع کے دِلوں کے مُطابق بیان فرماتے اور کَشْف کے ساتھ اُن کی طرف مُتَوجّہ ہو جاتے، جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ منبر پر کھڑے ہوتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُن سے خاموش ہونے کا فرماتے تو سب ایسے خاموش ہو جاتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے اُن کی سانسوں کے عِلاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔

(بہجۃالاسرار، ص181)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بَھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دَبے جس پہ حِمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا
عَرض آقا سے کروں عَرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطِر پہ ہے قبضہ تیرا
حُکم نافِذ ہے ترا خامَہ ترا سیف تری
دَم میں جو چاہے کرے دَور ہے شاہا تیرا
فَخرِ آقا میں رضاؔ اور بھی اِک نظمِ رَفیع
چَل لکھا لائیں ثَنا خوانوں میں چِہرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص19)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ خِضرُ علیہ السّلام کی آمد

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس شریف میں تمام اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم جسمانی حیات اور اَرواح کے ساتھ (یعنی اپنی روحوں کے ساتھ) نیز جنّ اور مَلائِکہ (یعنی فرشتے) تشریف فرما ہوتے تھے اور (کئی بار تو) رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی تربیت و حمایت فرمانے کے لئے تشریف فرما ہوتے تھے، حضرتِ خضر علیہ السّلام اکثر اوقات مجلس شریف میں تشریف فرما ہوتے تھے اور نہ صِرف خود تشریف لاتے بلکہ اُس دور کے جس بھی بُزرگ سے آپ علیہ السّلام کی ملاقات

ہوتی تو اُن کو بھی مُرشِدی غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے کہ **"جس کو بھی کامیابی کی خواہش ہو اُس کو غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے۔"** (اخبار الاخیار، ص13)

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے ترِی مجلسوں کا سَماں غوثِ اعظم
(قبالۂ بخشش، ص182)

خواب کا مَنْظر بیداری میں

میرے مُرشِد، شہنشاہِ بغداد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دن بیان فرمارہے تھے اور آپ کے مُریدِ خاص اور پہلے خلیفہ شیخ علی بِن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کو نیند آگئی تو میرے مرشد، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اہلِ مَجلِس سے فرمایا خاموش رہو، آپ منبر سے نیچے اُتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے باادَب کھڑے ہوگئے اور اُن کی طرف دیکھتے رہے۔ جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ آپ نے خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں اِسی لئے تو باادَب کھڑا ہو گیا تھا، پھر آپ نے پوچھا کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟ تو انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ **"شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں حاضری کو لازم کرلو۔"** اِس کے بعد لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اِسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا تو ولیِ کامل شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **"میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اُس کو جاگتی آنکھوں سے**

بیداری میں دیکھ رہے تھے۔" (بہجۃ الاسرار، ص58)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا
(حدائق بخشش، ص28)

13 عُلوم میں بیان

حضرت علّامہ شیخ عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: **حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی** رحمۃُ اللہِ علیہ **تیرہ عُلوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔"**

میرے مُرشِد، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ایک ہفتہ میں تین بار بیان فرماتے تھے، مدرسہ میں جمعہ کی صُبح کو، منگل کی شام کو اور سَرائے میں اِتوار کی صبح کو۔
(قلائد الجواہر، ص18)

آپ کی مجلس میں 400 زبردست عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر لکھا کرتے تھے اور بَسا اوقات مجلس کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ہوا پر چند قدم اُڑ کر پھر کرسی پر آکر تشریف فرما ہو جایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا جی چاہتا ہے کہ جس طرح میں پہلے تھا اَب بھی جنگلوں میں رَہوں کہ نہ میں لوگوں کو دیکھوں نہ وہ مجھے دیکھیں، پھر فرمایا کہ اللہ پاک نے چاہا کہ مجھ سے لوگوں کو فائدہ پہنچے تو بے شک میرے ہاتھ پر یَہود و نَصارٰی میں سے پانچ سو سے زیادہ مسلمان ہوئے ہیں اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زائد بے عمل تائب ہوئے (یعنی توبہ کی) اور یہ بڑی نیکی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص184 ملتقطاً)

بیاں سُن کے توبہ گنہگار کر لیں
زباں میں وہ دید و اَثر غوثِ اعظم
(وسائل بخشش، ص558)

اور حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مَدْرسے میں صبح وشام لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قِراٰت کے ساتھ قراٰنِ کریم کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی،1/ 179۔ بہجۃ الاسرار، ص225)

غیر مُسلموں کا قبولِ اسلام

ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ سَراپا عظمت میں 13 غیر مُسلم آئے اور آپ کے ہاتھ پر مجلسِ وَعظ میں مسلمان ہوئے پھر کہنے لگے کہ ہم مغرب (یعنی West) کے علاقے کے نَصاریٰ (غیر مسلم) ہیں۔ ہم نے اِسلام کا اِرادہ کیا لیکن ہمیں تَرَدُّد تھا (یعنی ہم پریشان تھے) کہ کہاں جاکر اِسلام لائیں کچھ فیصلہ نہیں کرپاتے تھے۔ تب ہم نے غیب سے آواز سُنی کہ **اے کامیاب گروہ! تم بغداد جاؤ اور شیخ عبدُ القادِر کے ہاتھ پر مُسلمان ہوجاؤ کیونکہ اُن کی برکت سے تمہارے دِلوں میں وہ ایمان دیا جائے گا کہ جو اور جگہ حاصل نہ ہوگا۔"**

(بہجۃ الاسرار، ص185)

قلبِ مُردہ کو بھی ٹھوکر سے جِلا دو مرشِد بِالْیَقیں تم نے تو مُردوں کو جِلایا یاغوث

(وسائلِ بخشش، ص540)

امامُ النَّحْو بنادیا

امام اَبُو محمد بن خَشَّاب نَحْوی کہتے ہیں: میں جوانی کی حالت میں علمِ نَحْو (عربی گرامَر) پڑھا کرتا تھا۔ میں لوگوں سے حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دِلنشین بیان کی خوبیاں سُنا کرتا تھا۔ میں اِرادہ کرتا تھا کہ میں آپ کا بیان سُنوں مگر میرے پاس وقت نہیں ہوتا تھا، ایک دن میں نے پکا اِرادہ کرلیا اور حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے اجتماع میں حاضر ہوگیا، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان شروع کیا تو میرے دِل کو آپ کا کلام سُن کر مَزہ نہ آیا اور نہ ہی

میں کلام سمجھ پایا۔ میں نے اپنے دِل میں کہا میرا آج کا دِن ضائِع ہو گیا۔ اُسی وقت حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف مُتَوجِّہ ہو کر اِرشاد فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو تُو ذِکر کی مجلس پر علمِ نَحْو (عربی گِرامَر) کو فضیلت دیتا ہے اور اس کو اختیار کرتا ہے؟ ہماری صُحبت اختیار کر ہم تجھے (عربی گرامر کے مشہور امام) سِیْبَوَیْہ بنادیں گے، یہ سُن کر ابومحمد بن خَشّاب نحوی غوثِ پاک کی صحبت میں رہنے لگے جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نحو کے ساتھ کئی عُلُوم میں ماہر (Expert) ہو گئے۔ (قلائدالجواہر، ص32۔ تاریخ الاسلام للذہبی، 39/267)

سلطانِ وِلایت غوثِ پاک ولیوں پہ حکومت غوثِ پاک
شہبازِ خِطابت غوثِ پاک فانوسِ ہدایت غوثِ پاک
اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
(وسائلِ بخشش، ص591)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ایمان پر موت کی خوشخبری (واقعہ)

حضرتِ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ ''اَخْبارُ الاَخْیار'' میں لکھتے ہیں: ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دعا فرمائیے کہ مجھے قرآنِ کریم اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت پر موت آئے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہو گا اور کیوں نہ ہو جبکہ تمہارے شیخ، شیخ عبد القادر ہیں، وہ بُزُرگ فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تین مرتبہ یہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ہر بار) یہی ارشاد فرمایا ایسا ہی ہو گا اور کیوں نہ ہو جبکہ

تمہارے شیخ، شیخ عبدُ القادر ہیں۔(اخبار الاخیار، ص152 اردو)

سُبْحٰنَ اللہ! غوثِ پاک کی مَحبت اور اِن کے سلسلے میں داخل ہونا، غوثِ پاک کا مُرید ہونا کیا فضیلت رکھتا ہے۔

مِری موت بھی آئے توبہ پہ مُرشِد ہوں میں بھی مرید آپ کا غوثِ اعظم
کَرَم آپ کا گر ہُوا تو یقیناً نہ ہوگا بُرا خاتِمہ غوثِ اعظم
(وسائلِ بخشش، ص553)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیر و مُرشِد، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شان ہے اور آپ کے صدقے آپ کے مُریدین و مُحِبِّیْن (یعنی محبت کرنے والوں) کو بھی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور کیوں نہ نصیب ہوں کہ آقا کی فضیلت سے غلام میں بھی خوبیاں آجاتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں مرتے دَم تک غوثِ پاک کی غلامی پر اِستقامت عنایت فرمائے اور قیامت میں بھی غوثِ پاک کی غلامی میں اُٹھائے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرَّحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

نِدا دے گا مُنادِیِ حَشر میں یوں قادریوں کو کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا
(قبالۂ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا پیارا

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ”بخاری شریف“ میں صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: جب اللہ پاک کسی بندے سے مَحبت کرتا ہے تو حضرتِ جبریل علیہ السّلام سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں بندے سے

مَحبت رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے مَحبت کرو۔ حضرتِ جِبریل علیہ السّلام اس سے مَحبت کرتے ہیں۔ پھر حضرتِ جِبریل علیہ السّلام آسمانی مخلوق میں اِعلان فرماتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں بندے سے مَحبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے مَحبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے مَحبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(بخاری،2/382،حدیث:3209)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اس سے معلوم ہوا کہ مومنینِ صالحین و اَولیائے کاملین کی مقبولیّتِ عامّہ (یعنی عوام وخَواص میں شُہرت) ان کی مَحْبُوبِیَّت (یعنی اللہ پاک کے پسندیدہ ہونے) کی دلیل ہے جیسا کہ حضور غوثِ اعظم، خواجہ غریب نواز، داتا گنج بخش علی ہجویری اور دیگر مشہور و معروف اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی عام مقبولیت کہ دنیا سے پردہ فرمائے صَدیاں بیت (یعنی گزر) گئیں لیکن ان کی مَحبتوں کے چَشْمے دِلوں سے آج بھی اُبل رہے ہیں، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "ولی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ خَلْقت (یعنی مخلوق) اُسے ولی کہے" اور اس کی طرف قدرتی طور پر دل کو رغبت ہو۔ (تفسیر صراطُ الجنان،پ16،مریم، تحت الآیۃ:198، 6/159 بتغیرٍ)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس (نیک بندے) کے لیے نکلنے لگتا ہے "رحمۃُ اللہِ علیہ" یا "رضی اللہُ عنہ" اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، "دلوں کی قدرتی کشش مَحبوبِیَّتِ الٰہی کی دلیل" ہے۔ دیکھئے! حضور غوثِ پاک، خواجۂ اجمیری جیسے بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں مگر سب کو ان سے دِلی محبت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/389) یہ غیبی و قدرتی محبت ہے۔ امامِ عشق و محبت، عاشقِ غوثِ اعظم، میرے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بار گاہِ غوثِیّت مآب میں عرض کرتے ہیں:

کُنجیاں دل کی خدا نے تجھے دِیں ایسی کر　　　کہ یہ سینہ ہو مَحبت کا خزینہ تیرا

(حدائقِ بخشش،ص31)

شرحِ کلامِ رضا: یعنی یا غوثِ پاک! اللہ پاک نے آپ کو مخلوق کے دِلوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں تو میرا سینہ کھول کر اس میں اپنی محبت ڈال دیجئے کہ یہ آپ کی محبت کا خزینہ بن جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے مُرشد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے عوام تو عوام بڑے بڑے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم عقیدت مندی کا اظہار کرتے آئے ہیں کیونکہ آپ ولیوں کے سردار اور شہنشاہِ بغداد ہیں۔ شیخ عارف بِاللہ اَبُو اِسحٰق ابراہیم بِن محمود رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرشد امام ابوعبدُ اللہ بَطائحی کو یہ فرماتے سنا: میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک زمانے میں حضرت سیّدی احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاں چند دن ٹھہرا، ایک دن شیخ سید احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ہمیں حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے کچھ مَناقِب یعنی خوبیاں بتائیں، میں نے کچھ فضائل بیان کئے، اِس دوران ایک شخص آیا اور اس نے حضرت شیخ احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے کہا: ان کے یعنی میرے شیخ احمد رفاعی کے علاوہ ہمارے سامنے کسی کی فضیلت بیان مت کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ناراض ہو کر نگاہِ پُرجلال سے اسے دیکھا، پھر حضرتِ سید احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَناقِب (یعنی ان کے فضائل و خوبیاں) کون بیان کر سکتا ہے؟ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَرتَبے کو (اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے) کون پہنچ سکتا ہے؟ سارے ولیوں میں آپ کا مقام بہت بلند ہے [1] مزید شیخ

[1]... یہ اولیائے کرام کے حَصر کے ساتھ ہے کہ اولیائے کرام میں کون ان سے بڑھ سکتا ہے، انبیائے کرام اور صحابہ کرام کے تو اپنے اپنے مقامات ہیں اور ان کو مَعاذَ اللہ کوئی چیلنج کر بھی نہیں سکتا اور نہ یہاں کسی سلیمُ الفِطرت کا ذہن جا سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

سید احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت کا دریا ان کے سیدھے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے دوسرے ہاتھ پر، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ”ہمارے اس وقت میں شیخ عبد القادر کا کوئی ثانی (یعنی ان کی برابری کا) نہیں۔

عطا کی ہے بلندی حق نے اہلُ اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا[1] غوثِ اعظم کا
نہ کیونکر اَولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اِقْلِیمِ وِلایت پر ہے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص99،94)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرت علّامہ علی قاری حَنَفی مَکّی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب ”نُزْهَةُ الْخَاطِرِ الْفَاتِر“ میں فرماتے ہیں: بیشک مجھے بڑے بُزرگوں سے یہ بات پہنچی ہے کہ (نواسۂ رسول) حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مُجْتَبیٰ رضی اللہُ عنہ نے جب بخَیالِ فِتنہ وبَلا خِلافت تَرک فرمائی (یعنی چھوڑ دی) اللہ پاک نے اِس کے بدلے اُن میں اور اُن کی مبارک اَولاد میں غوثیّتِ عُظْمیٰ (یعنی وِلایت کے سب سے بڑے درجے) کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قُطْبِ اکبر خود نواسۂ رسول سیِّدُنا امام حَسَن مُجْتَبیٰ رضی اللہُ عنہ ہوئے اور دَرمیان میں صِرف سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ اور آخر میں حضرت امام مہدی رضی اللہُ عنہ ہوں گے۔ (نُزْہَۃُ الْخَاطِرِ الْفَاتِر، ص19، فتاویٰ رضویہ، 28/392 تسہیلاً) فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 559 پر ہے: اِس میں شک نہیں کہ حضور سیِّدُنا غوثُ الْاَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ و افضل ہے۔ ”غوث“ اپنے دَور میں ساری دُنیا کے اَولیا کا سردار ہوتا ہے اور ہمارے غوثِ پاک، امام حَسَن عَسْکَری رضی اللہُ عنہ کے بعد سے سیِّدُنا امام مَہدی رضی اللہُ عنہ کی تشریف آوری تک ساری دُنیا کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اَولیاءُ اللہ کے سردار ہیں اور

1... جھنڈا۔

اُن سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے۔(فتاویٰ رضویہ،26/559تسہیلاً)

کِھلا میرے دِل کی کَلی غوثِ اعظم
مِٹا قلب کی بے کَلی غوثِ اعظم
مِرے چاند میں صدقے آجا اِدھر بھی
چمک اُٹھے دِل کی گلی غوثِ اعظم
تِرا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوثِ اعظم
تُو باغِ علی کا ہے وہ پھول جس سے
دماغِ جہاں بَس گیا غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مُضطَر
یہ ہے اِس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش،ص119 تا121)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضور غوثِ اعظم اور دیگر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی محبت پر استقامت پانے اور ان حضرات کے فیضانِ کرم کی خیرات لینے کے لئے عاشقانِ رسول کی سُنّتوں بھری دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، ہر ماہ پابندی سے ہو سکے تو گیارہویں شریف کی نیاز بھی دلایئے اور اس کی برکتیں لوٹئے، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی محبت دل میں بڑھانے کے لئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

بد عقیدگی سے توبہ

حَیدر آباد (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کچھ غلط لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے لگے، بُری صحبت کی وجہ سے اُن کا ذہن بھی بُرا ہو گیا اور وہ تین سال تک اپنے ذہن کو اس طرح بُرا کر بیٹھے کہ نہ ان کو نیاز شریف سمجھ آتی تھی اور نہ میلاد شریف، گھر میں وہ ان چیزوں پر اعتراضات کرتے تھے، اس ذہنی خرابی سے قبل اُنہیں دُرُودِ پاک پڑھنے کا بڑا جذبہ تھا مگر جو نہی یہ بے ادبوں کی صحبت میں گئے اس بُری صحبت کی نَحوست کے سبب دُرُودِ پاک پڑھنے کا جَذبہ ہی دَم توڑ گیا۔ قسمت نے پَلٹا کھایا اور خدا کا کرنا کچھ یوں ہوا کہ دُرُود شریف کی فضیلت

پڑھی، وہ جَذبہ پھر سے بیدار ہوا تو دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرُود شریف پڑھتے پڑھتے سوئے تو اَلحمدُ لِلّٰہ! خواب میں سَبز سَبز گُنبد کا جَلوہ دیکھا حالانکہ ذہن بدل چکا تھا لیکن خواب میں بے ساختہ زَبان پر " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" جاری ہوگیا۔ جب صُبح اُٹھے تو دل میں ہَل چَل مچی تھی کہ یہ کیا ہوگیا کہ جو چیز میری سمجھ میں نہیں آتی تھی وہی میرے ساتھ ہوگئی، میں زبان سے کیا پڑھ رہا تھا؟ اب یہ سوچ میں پڑ گئے آخِر کچھ مسئلہ ہے، مجھے تحقیق کرنی چاہیے کہ حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتفاق سے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا سُنَّتیں سِیکھنے سِکھانے کا قافلہ اُن کے گھر کے قریب کسی مسجِد میں آگیا، یہ کسی طرح اس قافلے میں کسی کی ترغیب پر پہنچ گئے اور ان کے ساتھ مسافر بن گئے۔ کَنفیُوز تو تھے ہی، تلاشِ حق کے جَذبے کے تحت یہ سفر پر روانہ ہوگئے۔ امیرِ قافلہ اسلامی بھائی نے انہیں نیک اعمال کے رسالے کا تعارُف کرواکر اُس پر عمل کرنے کا جذبہ دلایا۔ جب اُنہوں نے اس رسالے کو بَغور پڑھا تو بڑے حیران ہوئے کیونکہ نیک اعمال کا رسالہ توزِندگی گزارنے کے بہت زبردست رہنما اُصولوں پر مَبنی ہے۔ عاشِقانِ غوثِ اعظم کی صحبت اور نیک اعمال کے رسالے پر عمل کی بَرَکت سے اُن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوگیا، اُنہوں نے قافِلے کے تمام اسلامی بھائیوں کو جمع کرکے کہا: میرا ذہن پہلے بُرا ہوگیا تھا میں پہلے آپ لوگوں کو پتا نہیں کیا کیا کہا کرتا تھا، آپ سب گواہ ہو جائیں! میں آج سے اپنے اس پرانے عقیدے اور سوچوں سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اب دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس اسلامی بھائی نے اگلے دن 30 روپے کی نکتی (ایک بیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے، ہم لوگ میمنی میں اس کو بوندیاں بولتے ہیں وہ جلیبی کلر کی ہوتی ہے غالباً وہی مراد ہے یہاں)

منگواکر سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی نیاز دِلا کر اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی، وہ 35 سال سے دَمے (سانس) کے مَرَض میں مُبتلا تھے، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، سیدھی داڑھ میں بھی تکلیف تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتے تھے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ ! قافِلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھاتے رہے۔ اور وہ کہہ رہے تھے: میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اَہلِ سنّت حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اللہ پاک اور اس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں مَقبول ہے۔

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا دینی ماحول
بفیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللہ یہ پُھولے پَھلے گا سدا دینی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص646)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خواب میں آکر پریشانی کا حل ارشاد فرمادیا

حضرتِ مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے حضرت علّامہ الحاج سَیّد اَحمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کو ایک خط لکھا: میں کسی مسئلے میں اُلجھا ہوا تھا تو حُضور غوثُ الْاَعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے فرمایا: اگر کسی مسئلے پر اُلجھاؤ پیدا ہو جائے تو ملتان میں میرے بیٹے ''کاظمی'' (یعنی سید احمد سعید کاظمی) کی طرف رُجوع کرلیا کرو کہ وہ ضَیْغَمِ اسلام (یعنی اسلام کے شیر) ہیں، پھر غوثُ الْاَعظم رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جو کتاب لکھ رہے ہیں مجھے پسند ہے۔ (مفتی صاحب نے حُضور غوث پاک رحمۃُ اللّٰہِ علیہ

www.dawateislami.net

کی پسند کی ہوئی کتاب کے بارے میں پوچھتے ہوئے خط میں لکھا) حضرت! وہ کون سی کتاب ہے جس کی تعریف حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے کی ہے؟ غزالیٔ زماں رحمۃُ اللہِ علیہ اس وقت "تَسْکِیْنُ الْخَوَاطِرِ فِیْ مَسْئَلَۃِ الْحَاضِرِ وَالنَّاظِر" تحریر فرمارہے تھے، آپ نے اس کتاب کے شروع میں لکھا تھا: ناچیز اس تالیف (یعنی میں اپنی اس کتاب) کو سیّدُنا غوثُ الْاَعظم حُضور سید مُحْیُ الدِّین شیخ عبدُ القادر جیلانی اَلْحَسَنی وَالْحُسَیْنِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہِ عظمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں، جن کی روحانی اِمداد و اِعانت سے مجھ جیسے کو اس کی ترتیب و تدوِین کی توفیق حاصل ہوئی۔ (فیضانِ علامہ کاظمی، ص64) اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غزالیٔ زماں کی کتاب کی مَدَنی بہار

میرے لڑکپن میں ایک بار کسی شخص نے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حاضر ناظر نہ ہونے کے بارے میں باتیں کیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! غوثِ پاک کا کرم میرے شاملِ حال تھا، میں نے اس کو سمجھانے کے لئے غزالیٔ زماں حضرتِ علّامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ کتاب "تَسْکِیْنُ الْخَوَاطِرِ فِیْ مَسْئَلَۃِ الْحَاضِرِ وَالنَّاظِر" اسے دی اور کہا: اسے پڑھ لیں۔ وہ میرے مَحلّے ہی میں رہتا تھا، کتاب پڑھنے کے بعد جب میری اُس سے ملاقات ہوئی تو وہ اتنا متأثِّر ہوا کہ اُس نے اپنے بُرے عقیدے سے توبہ کرلی اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حاضر ناظر ماننے لگا۔ اللہ پاک کی غَزالیٔ زماں پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غزالئ زماں کی چند خوبیاں

غَزالئ زماں بڑے مُنکَسِرُ الْمِزاج شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بے حد عاجزی کا اظہار کرتے۔ (امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں:) میں نے تقریباً ہمیشہ آپ کو ملاقات کے وقت سلام میں پہل کرتے دیکھا ہے۔ اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود آپ انتظار نہیں کرتے تھے کہ کوئی مجھے سلام کرے بلکہ آپ خود سلام کرنے میں سَبقَت فرماتے۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ایک بار میں اِمتحاناً آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اِدھر اُدھر چُھپنے لگا اچانک جب غزالئ زماں رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے دیکھا تو فوراً اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُم'' فرمادیا۔

غزالئ زماں کی علمی شان وشوکت

غَزالئ زماں حضرتِ علّامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ دعوتِ اسلامی کے سب سے پہلے سالانہ اجتماع ٹکری گراؤنڈ میں تشریف لائے اور بیان فرمایا تھا پھر اس کے چھ سال بعد آپ کا انتقال شریف ہوگیا۔ میں نے آپ کو آخر عمر تک دعوتِ اسلامی سے بہت مَحبت کرنے والا پایا ہے۔ رحیم یار خان کے رہنے والے آپ کے ایک مرید جو حافظِ قرآن تھے، کہتے ہیں: میں غَزالئ زماں کی خدمت میں حاضر تھا، ان دنوں دعوتِ اسلامی نئی نئی بنی تھی تو کسی نے میرے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے) بارے میں اعتراضات شروع کردیئے۔ غَزالئ زماں رحمۃُ اللہِ علیہ نے سُننے کے بعد عاجزی کے طور پر اپنے بارے میں اس سے کچھ یوں فرمایا: میاں سنو! الیاس قادری جو کام کررہا ہے، ناوہ میں کرسکا ہوں، نہ اس طرح تم نے کیا ہے۔ (امیر اہلِ سنت فرماتے ہیں:) میرا حُسنِ ظن ہے کہ غَزالئ زماں رحمۃُ اللہِ علیہ اتنے بڑے عالِمِ دین تھے کہ اس وقت اُن کی حیاتِ مُبارَکہ میں بھی ان جیسا عالم کم از کم ایشیا میں نہ ہو۔

Go To Index

دنیا میں اس وقت آپ کے ہزاروں شاگرد پھیلے ہوں گے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! حضرت سے میرا خط و کِتابَت کا سِلسِلہ کافی رہا ہے۔ اللہ پاک کی غزالیِ زماں پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خیر خواہانہ مدنی مشورہ

بعض بَدنصیب لوگ اپنی بدنصیبی کے سبب مَعاذَ اللہ! اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے اختیارات کا انکار کرتے اور مَعاذَ اللہ ثُمَّ مَعاذَ اللہ بُرا بَھلا کہنے سے بھی نہیں چُوکتے، بَہَرحال اگر کسی کے ذہن میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے تعلُّق سے خدانخواستہ کوئی وَسْوَسہ ہو تو اس کو دور کرنا چاہیے ورنہ اس میں آخرت کا بڑا نقصان ہے۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی توہین بہت خطرناک ہے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔(بخاری،4/248،حدیث:6502) اللہ اکبر! اللہ پاک جِسے جنگ کا چیلنج کرے تو اُس کا کیا ہوگا، اللہ پاک سے کون مقابلہ کر سکتا ہے؟

حضرتِ علّامہ غلام رسول رَضوی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے: "جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی وَلی سے عَداوت (یعنی دُشمنی) اس لیے کرتا ہے کہ وہ میرا ولی ہے، میں اس سے جنگ کرتا ہوں اور اس کو ہلاک کرتا ہوں اور اس پر ایسے لوگ مُسَلَّط کرتا ہوں جو اس کو اَذِیَّت پہنچاتے رہیں، اُس شخص کی یہ رُسوائی دنیا میں ہے، آخرت کی خرابی اس کے علاوہ ہے۔(تفہیمُ البخاری،9/796)

حضرتِ عَلّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اَئِمّہ کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دو قِسم کے گناہ گاروں سے اِعلانِ جنگ کیا ہے: ﴿1﴾ سُود خور ﴿2﴾ اَولیائے

www.dawateislami.net

کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا دشمن۔ یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں کیونکہ اللہ پاک کا بندے سے جنگ کرنا بندے کے بُرے خاتمے پر دَلالت کرتا ہے اور جس سے اللہ پاک اِعلان جنگ کر دے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ (مرقات، 5/41، تحت الحدیث:2266)

اللہ پاک ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں شیطانی وَسْوَسوں سے بچائے۔ آپ گواہ رہیے گا کہ اب تک دنیا میں جتنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لائے یا موجود ہیں یا جتنے تشریف لائیں گے مَیں ان سب سے محبت کرتا ہوں۔

ہم کو سارے اَولیا سے پیار ہے ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دِین و دنیا کی بربادی کا سبب

امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، حضور غوثُ الْاَعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو مَعاذَ اللہ! بُرا بَھلا کہنا زہرِ قاتل اور دین و دنیا کی بربادی کا سبب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/287)

بازِ اَشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
اَلْاَماں قَہر ہے اے غوث وہ تِیکھا تیرا مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص28، 29)

ہوسکتا ہے کسی کو وسوسہ آئے کہ ہم غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ تو بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے ہمارے غوثِ پاک کو رُتبہ ہی ایسا عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے مخلوق میں سب سے بڑا رُتبہ اپنے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ ہماری زبانیں خشک ہو جائیں، قلم ٹوٹ جائے مگر ہم آپ صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلم کی شان تو کیا "شان" کی "ش" کے کسی ایک نقطے کا آغاز بھی نہیں کرسکتے۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی نعتیہ کتاب "ذوقِ نعت" میں لکھتے ہیں:

آسماں گر تیرے تَلْووں کا نظارہ کرتا روز اِک چاند تَصَدُّق میں اُتارا کرتا

(ذوقِ نعت، ص30)

یعنی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر آسمان آپ کے پاؤں مبارک کے تَلْوے یعنی پاؤں کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے اس کو دیکھ لیتا تو آپ کے پاؤں مبارک پر روز ایک چاند صدقہ و نچھاور کیا کرتا۔ جب تلوے کی یہ شان ہے تو جس کا تلوا ہے اس مبارک ہستی کا کیا عالَم ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فالج ٹھیک ہو گیا

میرے آقائے نعمت، سیِّدی قُطبِ مدینہ ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر فالِج کا شدید حملہ ہوا، میرا آدھا جسم مَفْلُوج (Paralysed) ہو گیا، عَلالَت (یعنی بیماری) اِس قَدَر بڑھی کہ سب لوگ یِہی سمجھے کہ اب یہ جاں بَر نہ ہو (یعنی زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ ایک رات میں نے رو رو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں فریاد کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے میرے پیر و مُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے خادِم بنا کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مُرشِدی کا واسطہ مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریبِ نواز رحمۃُ اللہِ علیہما کی سرکاروں میں بھی اِستِغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔ سیِّدی قطبِ مدینہ فرماتے ہیں: جب مجھے نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیر و مُرشِد، سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ دو نورانی چہرے والے بُزرگوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت

رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضِیاءُ الدّین! (رحمۃُ اللہِ علیہ) دیکھو! یہ حُضور سیّدُنا غوثُ الاعظم ہیں اور دوسرے بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حُضور خواجہ غریب نواز ہیں۔ حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے میرے جسم کے مَفلُوج (یعنی فالِج زدہ) حِصّے پر اپنا دستِ شِفا (یعنی صحت بخش ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: اُٹھو! میں خواب ہی میں کھڑا ہو گیا۔ اب یہ تینوں بُزُرگ نَماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ اللہ پاک کے کرم سے میں تندُرُست ہو گیا۔ (سیدی قطب مدینہ، ص12)

اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شِفا پاتے ہیں صدہا جاں بَلَب اَمراضِ مُہلِک سے
عَجَب دارُ الشِّفا ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مُرشِد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ[1] غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص94، 101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میمنوں کے ہاں عقیدتِ غوثِ اعظم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر ”میمن“ لوگ غوثِ پاک کا بڑا احترام کرتے ہیں اور میمنوں میں گیارہویں شریف کا بڑا رُجحان ہے۔ یہاں تک کہ ہماری بڑی بوڑھیاں گھر سے باہر جانے پر کہتی ہیں: جا بیٹا! غوثِ پاک جو وسیلو، پیرانِ پیر جی مدد، غوثِ پاک جو وسیلو۔ اب ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ طرح طرح کے گمراہ کُن مَضامین بڑی تیزی سے پھیلنے لگے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہدایت کا بھی سِلسِلہ جاری ہے۔ فرعون کا سر کُچلنے کیلئے حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام تشریف

1 ...بندے سے مراد غلام ہے کیونکہ بندے کا ایک معنیٰ غلام و خادم بھی ہے۔

لائے۔اسی طرح نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا تو حضرتِ ابراہیم خَلیلُ اللہ علیہ السّلام نے اس کا سر کُچلا۔ اللہ پاک ہمیں شیطانی وسوسوں سے بچا کر اپنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا بااَدب رکھے۔

غریب کو امیر کر دیا

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے بڑے شہزادے حضرت سیّد عبدُ الرَّزَّاق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب میرے والدِ محترم کی شہرت ہوگئی تو آپ نے حج ادا فرمایا، سفرِ حج میں مَیں آپ کی سواری کی باگ (یعنی لگام) پکڑتا تھا، جب ہم بغداد شریف کے جُنُوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، ہم نے ایک ویرانے میں اُون کا ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک بُوڑھا، بُڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس وِیرانے میں ٹھہر گئے، اُس شہر کے بڑے بڑے بزرگ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے ہاں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ اُس شہر کے حاکم نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے لیے بہت سی گائیں، بکریاں، کھانا، سونا، چاندی، سامان اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو عِنایت کیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے عرض کیا: ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ گِفٹ کیا، اس طرح وہ تمام مال اس بُوڑھے، بُڑھیا اور لڑکی کو دے دیا گیا، رات آپ وہاں ٹھہرے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (فرزندِ غوثِ اعظم حضرت سیّد عبد الرزّاق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا

کہ یہ سب کچھ اس رات کی بَرَکت ہے جب غوثِ پاک ہمارے یہاں تشریف لائے تھے اور ہمیں نوازا تھا۔(بہجۃ الاسرار، ص198)

سُبْحٰنَ اللہ ! میرے مرشِد نے غریبوں کو پہلے نوازا۔ مگر ہماری توَجّہ مالداروں کی طرف زیادہ اور غریبوں کی طرف کم ہوتی ہے۔ افسوس!!

کبھی تو غریبوں کے گھر کوئی پھیرا! ہماری بھی قسمت جگا غوثِ اعظم
مِرے خواب میں آ بھی جا غوثِ اعظم پلا جامِ دیدار یا غوثِ اعظم
(وسائلِ بخشش، ص552)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

پہلے نمازی پھر نیازی

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پیرو مرشِد کو جو رُتبہ مِلا یہ اللہ پاک کی عطا سے ملا، وِلایت اللہ پاک کی عطا سے حاصل ہوتی ہے، اولیائے کرام فرائض وواجبات کے سختی سے پابند ہوتے ہیں، یہاں تک کہ میرے پیرو مرشِد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ ہزار رکعتیں نَوافِل ادا کرتے تھے، پندرہ سال تک روزانہ رات میں ایک قرآن کریم ختم کیا، یہ حضرات ہزاروں نَوافِل پڑھیں اورافسوس! ہم سے فرض نمازیں بھی نہیں پڑھی جاتیں، کیا غوثِ پاک سے یہی بَرَکت لینی ہے کہ ان کی نیاز کھانی ہے، انہوں نے تو نماز پڑھی، آپ ان کے چاہنے والے بنیں اور ان کی نقل بھی کریں۔ پہلے نمازی پھر نیازی۔ یادرکھئے! نماز فرض ہے اور نیاز مُستَحَب۔ فرض کا درجہ مُستحب سے بڑا ہوتا ہے۔ فرض ادا نہ کریں تو گنہگار جبکہ مُستحب پر عمل نہ کریں تو گناہ نہیں۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑ دے تو اس کا نام جہنّم کے اُس دروازے پر لکھا جاتا ہے جس سے داخل ہو کر وہ جہنّم میں جائے گا۔ میرے آقا

Go To Index

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ جنہوں نے ہمیں غوثِ پاک کی محبت کے جام بھر بھر کر پلائے ہیں، فرماتے ہیں: جو ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑے تو وہ جہنّم میں ہزاروں سال جلنے کا حقدار ہے۔(فتاویٰ رضویہ،9/158)ایک نماز چھوڑنے کا یہ وَبال ہے تو جو ایک مہینے بلکہ کئی مہینوں نہیں کئی برسوں تک نہ پڑھے تو ذرا سوچیں اس کا کیا اَنجام ہو گا؟ نیت کریں! اِن شاءَ اللہُ الکریم نیاز کرتے ہیں، کرتے رہیں گے لیکن نماز بھی نہیں چھوڑیں گے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

”غوثِ اعظم“ کے سات حُروف کی نسبت سے 7 کراماتِ غوثِ اعظم

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے کوئی بھی کرامات کے لِحاظ سے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہم پَلّہ نہیں یہاں تک کہ بعض بزرگوں نے فرمایا: حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات کا حال ”موتیوں کی لڑی“ جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں نیز آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات اَعْداد و شُمار سے باہر ہیں۔(اشعۃ اللمعات،4/610 مفہوماً)

﴿1﴾ مرغی زندہ ہوگئی (کرامت)

حضور غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ایک خاتون یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ یہ آپ سے بہت مَحَبَّت کرتا ہے، اِس کی تربیت فرمادیجئے۔ آپ نے اُسے قبول فرما کر مُجاہَدے (یعنی عبادت و ریاضت) پر لگا دِیا، ایک دِن اُس کی والدہ آئیں تو دیکھا کہ اُس کا بیٹا بُھوک اور شَب بیداری (یعنی لگاتار رات جاگ کر عبادات کرنے) کے سبب بہت کمزور ہو گیا ہے اور جَو شریف کی روٹی کھا رہا ہے، جب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی

www.dawateislami.net

کی ہڈّیاں رکھی ہیں جسے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے تناوُل فرمایا(یعنی کھایا) تھا، اُس خاتون نے عرض کی: یَاغوثِ اعظم! آپ خُود تو مُرغی کھائیں اور میرا بچّہ جَو کی روٹی۔ یہ سُن کر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا ہاتھ مبارک مُرغی کی ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: ”قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ“ یعنی اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو جا جو گلی ہوئی ہڈّیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مُرغی فوراً صحیح سلامت زندہ کھڑی ہو کر آواز نکالنے لگی، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس درجے تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا، کھائے گا۔ (بہجۃالاسرار، ص128)

ایک مرتبہ شَہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی (تاجر) حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے میرے سردار! آپ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: ”جو شخص دعوت میں بُلایا جائے اُس کو دعوت قبول کرنی چاہیے۔“ لہٰذا میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”اگر مجھے اجازت مِلی تو میں آؤں گا۔“ کچھ دیر بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مُراقَبہ (یعنی سَر جُھکا کر غور و فکر) کرکے فرمایا: ”ہاں آؤں گا۔“ پھر جب حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اُس کے گھر میں تشریف لائے تو وہاں بغداد کے مشائخ، عُلَما اور مُعزَّزین جمع تھے، دستر خوان بِچھایا گیا جس پر کئی طرح کے کھانے موجود تھے پھر ایک بڑا صندوق لایا گیا جو بند تھا، دو آدمی اُسے اٹھائے ہوئے تھے، اُسے دستر خوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، ابو غالب (یعنی میزبان) نے کہا: ”بِسمِ اللہ! اِجازت ہے۔“ اُس وقت حضرت سیّدنا شیخ مُحیُ الدّین عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مُراقبے (یعنی سر جھکا کر غور و فکر) میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا، آپ کی ہَیبت کے سبب وہاں موجود لوگوں کا حال ایسا تھا کہ گویا اُن کے

سَروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے شیخ علی رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا:"وہ صندوق اُٹھا لایئے۔" پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حکم دیا کہ صندوق کھولا جائے۔ جب وہ کھولا گیا تو اُس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادَرزاد (یعنی پیدائشی) اندھا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے کہا:"کھڑا ہو جا۔" لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور بِینا (آنکھ والا) بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ جیسے کبھی بیماری ہی نہیں ہوا تھا۔ اِس واقعے کو بیان کرنے والے حضرت شیخ ابو الحسن قَرَشی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں نے اِس کے بعد شیخ ابو سَعد قَیلَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا تو اُنہوں نے کہا کہ "شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مادرزاد (یعنی پیدائشی) اَندھے اور بَرَص (سفید داغ) والوں کو ٹھیک کرتے ہیں اور خدا پاک کے حکم سے مُردے زندہ کرتے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص123)

تم نے مُردوں کو جِلایا ہے ہمارے دل بھی　　کر دو زندہ کہ یہ مُردار ہیں غوثِ اعظم
منہ لگاتا نہیں دنیا میں جسے کوئی بھی　　بِالْیَقِیں اُس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم
(وسائلِ بخشش، ص560)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بے شک زندگی اور موت اللہ پاک کے اختیار میں ہے لیکن اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردے زندہ کرنے کی طاقت عطا فرما دے تو اُس کے لیے یہ کوئی مُشکِل بات نہیں ہے اور اللہ پاک کی عَطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا اگر شیطان کی باتوں میں آ کر کسی نے اپنے ذِہن میں یہ بٹھا لیا ہے کہ اللہ پاک نے کسی اور کو مُردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ یقیناً حکمِ قرآنی کے خلاف ہے۔ دیکھئے! قرآنِ کریم حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام کے مریضوں کو شِفا دینے اور مُردے زندہ کرنے کی طاقت کا صاف صاف اِعلان کر رہا ہے

چنانچہ پارہ 3 سُورَۃ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 49 میں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام کا یہ اِرشاد نقل کیا گیا ہے: ﴿ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔“ (1)

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوَسہ جَڑ سے کٹ گیا ہوگا کیونکہ مُسلمان کا قرآنِ کریم پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکمِ قرآن کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بَہر حال اللہ پاک اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اِختِیارات سے نوازتا ہے اور اس کی عطا سے اُن سے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو عقلِ انسانی کی بُلندیوں سے بہت اُونچی ہوتی ہیں۔

اللہ ربُّ العزّت کی غوثِ پاک پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

جس طرح مُردے جِلائے اِس طرح مُرشِد مِرے
مُردہ دل کو بھی جِلا، یاغوثِ اعظم دَستگیر
(وسائلِ بخشش، ص547)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے پیارے پیرو مُرشِد غوثِ پاک! آپ نے جس طرح (اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے) مُردوں کو زندہ فرمایا ہے اِس طرح میرے مُردہ دل کو بھی زندہ فرما دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ گندم میں برکت ہو گئی (کرامت)

شیخ اَبُوالعبّاس احمد قَرَشی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار بغداد شریف میں قَحط تھا (یعنی

1 ...اس کتاب میں شامل تمام قرآنی آیات کا ترجمہ ”کنزالعرفان“ سے لیا گیا ہے۔

کھانے پینے کی کمی تھی)، میں نے اپنے فاقے اور کثرتِ عیال (یعنی زیادہ بال بچوں) کا بارگاہِ غَوثِیّت میں ذکر کیا تو حضرت شَیخ عبدُ القادِر جِیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے میرے لئے ایک وَیبَہ (ایک مخصوص پیمانہ) گندُم کا نکالا اور مجھ سے فرمایا کہ اِس کو ایک بوری میں ڈال کر اُس کا منہ بند کر دو اور ایک طرف سے کھول کے، نکال کر، پِیس کر کھاتے رہنا، لیکن اُس کے منہ کو ہرگز نہ کھولنا۔ شَیخ اَبُو العبّاس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اُس بوری سے 5 سال تک گندم نکال نکال کر کھاتے رہے۔ ایک دن میری زَوجہ نے اُس بوری کا منہ کھول دیا تو وہ گندم 7 دن میں خَتم ہو گئی، میں نے حُضور غَوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اگر تم اُس کو چھوڑ دیتے اور اُس کا منہ نہ کھولتے تو اپنے مَرنے تک اُس میں سے کھاتے رہتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 130) اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ اور ہیں جن کو کہئے محتاج　　ہم تو ہیں گدائے غوثِ اعظم
جو دَم میں غنی کرے گدا کو　　وہ کیا ہے عطائے غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص 178)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اہلِ سنّت کا مُتَّفَقَہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان اور اَوْلیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں، ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اِن شاءَ اللہُ الکریم! قیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہو گا۔ حضرت شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ والوں سے کرامتوں کا ظاہر

www.dawateislami.net

ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔(اشعۃ اللمعات،4/595)

پارہ3،سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر37 میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہِ السّلام کی والدۂ محترمہ حضرتِ بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کی کرامت کا کچھ یوں بیان ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ3، اٰل عمران:37)

ترجمہ: جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔(زکریا نے)سوال کیا، اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔[1]

﴾3﴿ غوثِ اعظم کی برکت (کرامت)

حضرت شیخ اِسماعیل بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ علی بن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ

1... حضرتِ مریم رضی اللہُ عنہا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں موجود ہوتے۔ اصحابِ کہف کا تین سو نو(309)سال تک بغیر کھائے پئے سوئے رہنا بھی(کرامت کی دلیل) ہے۔
(تحفۃُ المرید،ص363)

حدیث سے کرامات کا ثبوت: کُتُبِ اَحادیث میں کرامات پر بے شمار روایات موجود ہیں، بعض عُلَما و مُحَدِّثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ہمارے پیارے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے صحابی حضرتِ عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ کا علمِ غیب دیکھئے کہ اپنی مَوت، نَوعیتِ مَوت، حُسنِ خاتمہ وغیرہ سب کی خبر پہلے سے دے دی۔ چنانچہ حضرت جابِر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب غَزْوَۂ اُحُد ہوا میرے والد نے مجھے رات میں بُلا کر فرمایا: میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ میں پہلا شہید میں ہوں گا۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو۔ مجھ پر قرض ہے تم ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے لئے بھلائی کی وَصیت قبول کرو۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا صبح سب سے پہلے شہید وہی تھے۔(بخاری،1/454،حدیث:1351 مختصراً)

جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میرے ہاں تشریف لاتے اور کئی دِن گزارتے۔ ایک دَفعہ آپ بیمار ہوگئے تو اُن کے پاس پیرِ پیراں، میرِ میراں، حضرتِ شیخ سید عبدُ القادر جِیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ بغداد شریف سے عِیادت کے لئے تشریف لائے، یُوں میرے ہاں دو اَوْلِیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہما جمع ہوگئے، میرے یہاں دو کھجور کے دَرَخْت تھے جو 4 سال سے خُشک تھے، اُنہیں پھل نہیں لگتا تھا۔ ہم نے اُن کو کاٹنے کا اِرادہ کیا تو حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن میں سے ایک درخت کے نیچے وُضُو فرما کر دُوسرے درخت کے نیچے دو نَفْل ادا فرمائے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دونوں دَرَخْت سرسَبْز ہوگئے اور اُن کے پتّے نکل آئے اور اُسی ہفتے اُن کا پھل آگیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا موسم نہیں تھا۔ میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ نے اُس میں سے کھائیں اور مجھ سے فرمایا: اللہ پاک تیری زمین، تیرے دِرْہَم، تیرے صاع (مخصوص پیمانے) اور تیرے (جانْوروں کے) دُودھ میں بَرَکت دے۔"

حضرت شیخ اِسماعیل بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکت سے) میری زمین میں اِس سال 2 سے 4 گُنا زیادہ فَصل پیدا ہونا شروع ہوگئی، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک دِرْہَم خَرْچ کرتا ہوں تو اُس سے میرے پاس 2 سے 3 گُنا مال آجاتا ہے اور جب میں گَنْدُم کی سو(100) بوریاں کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اُس میں سے پچاس 50 بوریاں خَرْچ کرکے باقی کو دیکھتا ہوں تو 100 بوریاں موجود ہوتی ہیں۔ میرے جانور اِس قَدَر بچّے دیتے ہیں کہ میں اُن کی گنتی (Counting) بُھول جاتا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار، ص 91)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وسائلِ بخشش میں ہے:

بَہار آئے میرے بھی اُجڑے چَمن میں　　چلا کوئی ایسی ہَوا غَوثِ اَعْظَم
رہے شاد آباد میرا گھرانا　　کَرم از پئے مُصْطَفٰے غَوثِ اَعْظَم
(وسائلِ بخشش، ص553)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ مِرگی کو بھگا دیا (کرامت)

"بَہجَۃُ الْاَسْرَار" میں ہے: حضور غوثِ اَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے زمانے میں کسی کو "مِرگی" ہوگئی، آپ نے فرمایا: اس کے کان میں کہہ دو: "غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔" چنانچہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا تو وہ اچھا ہو گیا اور جب تک غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بغداد شریف میں تشریف فرما رہے کسی کو مِرگی نہیں ہوئی۔
(بہجۃ الاسرار، ص140)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا　　اونچے اونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
(حدائقِ بخشش، ص19)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ روپوں کی تھیلیوں سے خون نکلنے لگا (کرامت)

حضرتِ ابُو العباس خِضْر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد شریف میں حضور غوثِ اعظم دستگیر شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَدرَسے میں تھے، ایک خلیفہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمَتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا اور سَلام کے بعد نصیحتیں طلب کرتے ہوئے 10 تھیلیاں روپوں کی پیش کیں، اِن تھیلیوں کو اُس کے خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضرورت نہیں مگر خلیفہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول

کرنے کے لیے اِصرار کیا، آپ نے ایک تھیلی اپنے سیدھے (Right) ہاتھ میں لی اور دُوسری دوسرے (Left) ہاتھ میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا پھر آپ نے اُس خلیفہ سے فرمایا: ”کیا تُو اللہ پاک سے حیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔“ (بہجۃ الاسرار، ص120)

کرم چاہیے تیرا تیرے خدا کا　　کرم غوثِ اعظم کرم غوثِ اعظم
(سامانِ بخشش، ص123)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کو دنیاوی مال و دولت کی خواہش نہیں ہوتی، دنیاوی مال و دولت تو گویا اُن کے ہاتھ کا مَیل ہوتا ہے، وہ مٹی کے ڈھیر کو حکم فرمائیں تو سونے کا بَن جائے بلکہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ تو صَبْر و قَناعَت کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: تیری بھاگ دوڑ سے تقسیم ہوا رزق زیادہ نہ ملے گا اور تیری قَناعَت کی وجہ سے کم نہ ملے گا اس لیے راضی بہ رضا رہ۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/13۔ مرقاۃ المفاتیح، 9/25، تحت الحدیث: 5171)

مال و دولت کی طلب ہم کو نہیں ہے مُرشِد　　ہم فقط تیرے طلبگار ہیں غوثِ اعظم
(وسائلِ بخشش، ص560)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کرامت کا انکار گُمراہی ہے

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیا حق ہے، اِس کا مُنْکِر (یعنی انکار کرنے والا) گُمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/269، حصہ: 1) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً لمبی مَسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

﴿6﴾ 100 علما کے سوالات (کرامت)

حضرتِ مُفرَّج بن نَبْہان شَیبانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور ہو گئے تو بغداد کے ذہین ترین سو (100) عُلَما اس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ ہر ایک مختلف عُلُوم وفُنُون کے بارے میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھنے کے لئے الگ الگ سوال بنائے تاکہ ان سوالات کے ذریعے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو لاجواب کرسکیں۔ یہ سوچ کر سب کے سب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی بارگاہِ غوثیّت میں حاضر تھا، جب وہ علما آکر بیٹھ گئے تو پیرانِ پیر، روشن ضمیر، غوثِ اعظم دستگیر رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا سر مبارک جھکالیا، اُس وقت آپ کے سینۂ مُبارک سے ایک ایسا نُور نکلا، جسے ہر اُس شخص نے دیکھا جسے اللہ پاک نے دِکھانا چاہا، وہ نُور گزرتا ہوا جب ہر عالم کے سِینے پر پہنچا تو وہ سب کے سب حیران ہو کر تڑپنے لگے پھر ننگے سَر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مِنبر شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو سینے سے لگایا اور فرمایا: تمہارا سوال یہ تھا اوراس کا جواب یہ ہے، یونہی ایک ایک کر کے سب کے مسئلے اور ان کے جوابات ارشاد فرمادیئے۔ جب یہ محفل ختم ہوئی تو میں اُن علما کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے (حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو آزمانے کا نقصان بیان کرتے ہوئے بتایا کہ) جب ہم وہاں آکر بیٹھے تو ایک دم سب کچھ ایسے بھول گئے جیسے ہمیں کچھ نہیں آتا۔ مگر جب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہمیں اپنے مُبارک سینے سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کا "علم" واپس آگیا اور اس سے بھی زیادہ حیرت دِلانے والی بات یہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات ارشاد فرمائے جو پہلے ہمارے علم میں نہ تھے۔ (قلائدُ الجواہر، ص33۔ بہجۃ الاسرار، ص96) اللہ پاک

کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فِقیہوں کے دِلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص54)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! دل کی بات جاننے والے کو "روشن ضمیر" کہتے ہیں اور ہمارے پیارے پیارے غوثِ پاک اللہ پاک کی عطا سے دِلوں کی بات جان لیتے تھے، "اللہ پاک کی عطا سے" جب کہہ دیا گیا تو اب کوئی شیطانی وسوسہ نہیں آنا چاہئے کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں کو چُھپی باتوں، چُھپے کاموں کی خبر دینے پر قادر ہے اور وہ جسے چاہے اس نعمت سے نوازے، ہمارے غوثِ پاک تو اللہ پاک کے مقبول ترین اولیائے کرام میں سے ہیں۔

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتْقِیا یا غوثِ اعظم دستگیر

(وسائلِ بخشش، ص547)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴾7﴿ جِنّات نے آنے میں دیر کردی (کرامت)

شیخ اَبُوزکریا یحییٰ بن اَبِی نَصر صَحْراوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے ایک عمل کے ذریعے جِنّات کو بُلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: جب شیخ سید عبدُ القادر جیلانی، قطبِ ربّانی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمارہے ہوں تو اس وقت ہمیں بُلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔ انہوں

نے کہا: ہاں! ہم مَردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔

(بہجۃالاسرار، ص180)

تھرتھراتے ہیں شہا جِنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دَبدَبہ یاغوثِ اعظم دَست گیر

(وسائل بخشش، ص547)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

قدمِ غوثِ اعظم

حضرت ابو سعید عبدُ اللہ محمد بن ہِبَۃُ اللہ تَمِیْمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میں جوانی میں طلبِ علم کے لئے بغداد گیا، اُس زمانے میں اِبنِ سَقا (نامی شخص) مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالِحین (یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں) کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب "غوث" کے نام سے مشہور تھے اور اُن کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چُھپ جائیں، ایک دِن میں، ابنِ سقا اور حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی جو کہ اُن دنوں جوان تھے، اُن (یعنی غوث) کی زیارت کو گئے، راستے میں ابنِ سقا نے کہا: آج میں اُن سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب اُنہیں نہ آئے گا، (مَعاذَ اللہ)۔ میں نے کہا: میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مَعاذَ اللہ! میں اُن سے کچھ پوچھوں! میں تو جب اُن کے سامنے جاؤں گا تو اُن کے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم اُن غوث کے یہاں حاضر ہوئے تو اُن کو اپنی جگہ نہ دیکھا، تھوڑی دیر بعد دیکھا تشریف فرما ہیں، ابنِ سقا کی

طرف نگاہِ غَضَب کی اور فرمایا: **”تیری خرابی اے ابنِ سقا! تُو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے، تیرا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔“** پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا: اے عبدُ اللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں، تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ، ضرور تم پر دُنیا اِتنا گوبر (غَلاظَت) کرے گی کہ کان کی لُو تک اُس میں غَرق ہو جاؤ گے، یہ تمہاری بے اَدَبی کا بدلہ ہے۔ پھر حضرت شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف نظر کی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے نزدیک کیا اور آپ کی عزت کرتے ہوئے فرمایا: **”اے عبدُ القادر! بے شک آپ نے اپنے حُسنِ اَدَب سے اللہ و رسول کو راضی کیا، گویا میں اِس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مَجْمعِ بغداد میں فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر وَلِیُّ اللہ کی گردن پر اور تمام اولیائے وقت نے آپ کی تعظیم کیلئے گردنیں جُھکائی ہیں“**۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئے پھر ہم نے اُنہیں نہ دیکھا۔ شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ پر اللہ پاک کی نزدیکی کی علامات ظاہر ہوئیں، البتّہ ابنِ سقا ایک غیر مسلم بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا، اُس سے نکاح کا کہا، اُس نے کہا: غیر مسلم ہو جاؤ، اُس بدبخت نے اُس کا مذہب قبول کر لیا وَالعیاذُ بِاللہ۔ (عبدُ اللہ کہتے ہیں:) رہا میں، میرا دِمَشْق جانا ہوا، وہاں سُلطان نورُ الدّین شہید نے مجھے افسرِ اوقاف بننے پر مجبور کیا اور دُنیا بکثرت میری طرف آئی۔ **”اُن غوث کا اِرشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا پورا ہوا“**۔ (بہجۃ الاسرار، ص 19)

اللہ پاک کے ولی کی بے اَدَبی سے ڈریں

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے: اُس غیر مسلم بادشاہ نے اِبنِ سقا کو مُرتَد ہو جانے پر اپنی بیٹی تو

دے دی مگر جب اِبنِ سقا بیمار پڑا تو اُسے بازار میں پھینکوا دیا، بھیک مانگتا تھا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص جو اُسے پہچانتا تھا، اُس کے پاس سے گُزرا اور پوچھا: تُو تو حافظ تھا اَب بھی قرآنِ کریم سے کچھ یاد ہے! کہا سب مَحْو ہو گیا (یعنی بھول گیا) صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۞ (پ14، الحجر:2) ترجَمہ: کافر بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

امام ابنِ ابی عَصرُون فرماتے ہیں: ایک دن مَیں اِبنِ سقا کو دیکھنے گیا، اسے اِس حال میں پایا کہ گویا اُس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے، اُس پر موت طاری تھی، میں نے اُسے قِبلے کی طرف کیا تو وہ دوسری طرف پَلَٹ گیا، میں نے پھر قِبلہ کو کیا وہ دوبارہ پھر گیا۔ میں جِتنی بار اُسے قبلہ رُخ کرتا وہ پَلَٹ جاتا یہاں تک کہ قِبلے کی دوسری جانب منہ کئے اُس کا دَم نکل گیا، **”وہ اُن غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اُسی گستاخی نے اِس بَلا میں ڈالا“**۔ وَالعیاذُ بِاللّٰہ۔

علامہ ابنِ حَجَر ہَیتَمی اور امام یافِعی رحمۃُ اللہِ علیہما فرماتے ہیں: یہ واقعہ برابر خبروں سے ثابت ہے اور اِس کے نَقل کرنے والے بَکثرت ثِقَہ عادل ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص415 – مرآۃ الجنان، 3/268)

اَلْاَماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
عَقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
مِٹ گئے مِٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اَعدا تیرے نہ مِٹا ہے نہ مِٹے گا کبھی چرچا تیرا
تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
سَمِّ قاتل ہے خُدا کی قسم اُن کا اِنکار منکرِ فَضلِ حُضُور آہ یہ لکھا تیرا
بازِ اَشْہَب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص28،29)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

ڈرنے کی بڑی بات

امام ابنِ حَجَر ہَیْتَمی مَکّی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس واقعے میں اَولیائے کرام پر انکار سے سخت ڈانٹنا (مقصود) ہے اِس خوف سے کہ مُنکِر (یعنی اَولیائے کرام کو یا اِن کی کرامات و اختیارات کو نہ ماننے والا) اس ہلاک کرنے والے فِتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے، جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابنِ سقا پڑ گیا، اللہ پاک کی پناہ! ہم اللہ کریم سے اُس کے وجہِ کریم اور اُس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے دُعا مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے اِحسان و کرم کے ساتھ اِس سے اور ہر فتنہ و محنت (یعنی آزمائش، رَنج) سے اَمان بخشے نیز اس واقعے میں اِس بات کی بہت زیادہ ترغیب ہے کہ اَولیائے کرام کے ساتھ عقیدت واَدب رکھیں اور جہاں تک ہو اُن پر نیک گمان کریں۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص415)

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ اپنے محبوبوں کا حُسنِ اَدب روزی کرے (یعنی نصیب کرے) اور اِنہیں کی مَحبت پر خاتمہ فرمائے اور اِنہیں کے گروہِ پاک میں اُٹھائے، آمین! آمین۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/401)

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اللہ پاک کا ہم پر بڑا فضل و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے مقبول بندوں اور اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی عزّت و تعظیم کرنے، ان کا عُرس مَنانے، مَزاراتِ مُبارَکہ پر حاضری دینے اور ان کی سیرت و شان بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اَولیائے کرام و بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم اللہ پاک کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں، اِن کی

ساری زندگی اللہ پاک اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں گزرتی ہے اللہ پاک اپنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم پر اپنی رحمتوں کی بارشیں فرماتا رہتا ہے۔

اَولیائے کرام کی شان و عظمت کے لئے ایک قرآنی آیت پیش کرتا ہوں، جیسا کہ پارہ 11 سورۂ یونُس آیت نمبر 62 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ۚ

ترجمہ: سُن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دنیا و آخرت کے خوف سے بَری

اِس آیت کی تفسیر میں حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ”اَولیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) پر دُنیا میں کوئی خوف نہیں نہ ہی وہ آخرت میں غمگین ہوں گے بلکہ اللہ کریم خوشی و عزّت و تکریم کے ساتھ اُن کا اِستِقبال فرمائے گا اور اُنہیں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں عطا کرے گا۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص 361)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: رَبّ تعالیٰ کو گیارہویں بڑی پسند ہے کہ اَولیاءُ اللہ کا ذکر گیارہویں پارے کے گیارہویں رُکوع میں فرمایا ہے۔ (نور العرفان، ص 343)

یعنی یہ آیت جو ابھی بیان کی گئی یہ گیارہویں پارے کے گیارہویں رکوع میں ہے۔

کِیا غور جب گیارہویں بارہویں میں مُعمّا یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم
تمہیں وَصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص 181)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

نیک لوگوں کے ذِکر کی شان

حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِالصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی ”نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت اُترتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750)

جب اللہ پاک کے نیک بندوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ پاک کے اولیا کے ذکر کے وقت کیسی رحمتیں نازل ہوں گی اور جب ولیوں کے سردار، شہنشاہِ بغداد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیاری پیاری باتیں ہوں گی پھر تو کیسی جُھوم جُھوم کر رحمتوں اور اَنوار و تَجلِّیات کی برسات ہوگی۔ اللہ پاک کے نیک بندوں خُصُوصاً میرے پیر و مُرشِد، حضور غوثِ پاک سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر ہوتا رہے گا۔ اِن شاءَ اللہ

15 سال تک روزانہ نماز میں ختمِ قرآن

سرکارِ غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ تَحدیثِ نعمت (یعنی اپنے رب کی نعمتیں ظاہر کرتے ہوئے) اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: اَلحمدُ لِلّٰہ! مَیں 25سال تک عراق کے ویرانوں میں پِھرتا رہا اور چالیس سال تک عشا کی نَماز کے وُضو سے فجر کی نَماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد نَمازِ عشا نوافِل میں ایک قرآنِ کریم ختم کرتا رہا۔ شُروعات میں اپنے بدن پر رسّی باندھ کر اس کا دوسرا سرا دیوار میں گڑی ہوئی کُھونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جَھٹکے سے آنکھ کُھل جائے۔

(بہجۃ الاسرار، ص118 ملخصاً)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات جب میں نے اپنی عبادتوں کا سِلسِلہ شُروع کرنا چاہا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجا لانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وَقت ایک قدم پر

کھڑے ہو کر میں نے ایک قرآنِ کریم ختم کیا۔(تحفۃ القادریہ، ص40۔ سانپ نما جن، ص15)

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَحبّت کا دَم بھرنے والو! میرے مُرشِد کے بارے میں ابھی آپ نے پڑھا کہ کیسی عبادتیں کرتے تھے اور نفس کی طرف سے وَسْوَسہ آیا تو اسے کیسی اَنوکھی سزا دی۔ سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ تو اس قَدَر عبادت کرتے تھے اور ہم اُن کے ماننے والے اگر پانچ وَقت کی نَماز بھی نہ پڑھ پائیں تو ہم کس قسم کے عاشِقانِ غوثُ الاعظم ہیں؟ خوب مقامِ غور ہے۔

یاد رکھیں! اگر ہم نفس و شیطان کی تھوڑی خواہشات مانیں گے تو یہ ہم سے اپنی ساری خواہشات مَنْوائیں گے مثلاً نمازِ فجر کے لئے کسی کی آنکھ کُھلی، اُس نے یہ سوچا کہ ابھی تو اذان ہو رہی ہے یا جماعت میں کافی وقت ہے لہٰذا مزید تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور وہ سو گیا تو کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جماعت نِکل جاتی ہے۔ نیز (یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ) اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے نمازِ فجر کے لئے آنکھ نہیں کُھلتی اور نہ کوئی جَگانے والا موجود ہے تو ضَروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فُقَہائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: ”جب یہ اَندیشہ ہو کہ صُبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلا ضَرورتِ شَرْعِیّہ اُسے رات دیر تک جاگنا مَمنوع ہے۔“

(فیضانِ نماز، ص92۔ ردالمحتار، 2/33)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تین اَہم باتیں

آیئے! حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پُر اَثر بیانات سے کچھ مَدَنی پھول حاصل کرتے ہیں، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب ”فُتُوحُ الغَیب“ صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: مسلمان کے

لئے ہر حالت میں تین چیزیں ضروری ہیں:﴿1﴾اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنا﴿2﴾اس کی منع کی ہوئی باتوں سے بچنا اور﴿3﴾اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا۔ میرے مُرشِد فرماتے ہیں: ایک مسلمان کی کم سے کم یہ حالت ہونی چاہئے کہ اِن تین چیزوں سے کسی حال میں خالی نہ ہو۔(فتوح الغیب(اُردو)، ص17)یعنی یہ تینوں چیزیں اس میں موجود ہونی چاہئیں۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ذرا سوچیں! کیا ہم اس فرمانِ غوثِ اعظم پر عمل کرتے ہیں؟ یقیناً نماز، زکوٰۃ، حج و روزہ مسلمانوں پر مخصوص شرائط کے ساتھ فرض ہیں، کیا ہم اللہ پاک کے اِن احکامات پر عمل کرتے ہیں؟ نانائے غوثِ اعظم، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اِسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:﴿1﴾اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائِق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور ﴿2﴾ نماز قائم کرنا ﴿3﴾زکوٰۃ دینا ﴿4﴾حج کرنا اور ﴿5﴾ رَمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، 1/ 14، حدیث:8)ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے۔(ابن حبان، 5/ 231، حدیث:3560ملتقطاً)

نماز و روزہ وحج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ مَحبوب کو سَدا یارب
(وسائلِ بخشش، ص88)

اولیائے کِرام شریعت کے پابند ہوتے ہیں

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضور سیِّدُنا غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمانِ عالی کا دوسرا حصہ ہے:"اللہ پاک کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچنا"۔ کاش! ہمیں اس پر بھی عمل نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اللہ پاک کے ولی نمازی ہیں، جو اللہ پاک کی

فرض کردہ پانچوں نمازیں پڑھتے اور ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور بخوشی ثواب کے لئے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ پاک کے منع کئے ہوئے کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں سے بچتے ہیں۔" (معجم کبیر، 17/48، حدیث:101 ملتقطاً) "کشفُ الْاَسرار" میں یہ حدیثِ پاک بیان کی گئی ہے کہ "اللہ پاک کی منع کی ہوئی چیزوں میں سے ذرہ بھر سے باز رہنا یعنی بچنا جنّ و اِنس کی عبادت سے افضل ہے۔" (کشف الاسرار، 1/154)

ہزار رَکعت نَفل نماز پڑھنے کے مُقابلے میں کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرنا افضل ہے۔ ایسے ہی ایک بار غیبت سے بچ جانا جنّ و اِنس کی عبادت سے بہتر ہے۔ گناہ سے بچنے کی بہت اَہمیّت ہے۔ کیونکہ ضَرَر کو نَفْع پر ترجیح ہوتی ہے یعنی نَفْع حاصل کرنا بیشک درست لیکن ضَرَر سے بچ جانا یہ زیادہ اَہم ہوتا ہے، اس لئے انسان گناہ ہرگز نہ کرے اور نیکیاں کرتا رہے، اسے بھی نہ چھوڑے۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنے کا عمل

حضرتِ علّامہ احمد صاوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے ربِّ کریم کے حکم کو پورا کرے، اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے اور نیک اعمال اپنا کر (لوگوں کو) اللہ پاک کی طرف بُلائے (یعنی نیکی کی دعوت دے) تو اس کی بات مانی جائے گی اور اُس کا کہا دِلوں میں اثر بھی کرے گا۔ (تفسیر صاوی، 5/1851)

جسے نیکی کی دعوت دوں اُسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نصیحتِ غوثِ اعظم پر عمل کی بَرَکات

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تُو اللہ پاک کا فرمانبردار اور اُس کے حکم پر عمل کرنے والا، اُس کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچنے والا اور اس کی تقدیر (یعنی اُس نے جو کچھ تیرے لئے طے کیا ہے اُس) کو تسلیم کرنے والا ہو گا تو وہ تجھے شَر سے بچائے گا اور تجھ پر اپنی خیر (یعنی بھلائی) زیادہ کرے گا۔

(شرح فتوح الغیب (اُردو)، ص238 ملخصًا)

صُبح شام عبادت کرو

ایک اور مقام پر شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری صُبح شام کرتے رہو، جب تم ایسا کرو گے تو عزّت و کرامت (یعنی بُزُرگی) کا تاج تمہارے سر پر ہو گا۔ (الفتح الرّبانی، ص51)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

سختیاں دُور ہو گئیں

حضرتِ امام عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ "طَبَقاتِ کُبریٰ" میں حضور غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ ارشادِ پاک لکھتے ہیں کہ شُروع شُروع میں مجھ پر بہت آزمائشیں، تکلیفیں آئیں، جب وہ بہت زیادہ ہوگئیں تو میں بے بس ہو کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مبارَکہ جاری ہو گئیں: ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶)﴾ (پ30، الم نشرح:5، 6) ترجمہ: "تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے۔" یعنی مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ان

آیات کی بَرَکت سے میری تمام مُشکِلیں آسان ہو گئیں۔

(طبقات کبریٰ للشعرانی، 1 / 178 ملخصاً۔ سانپ نما جن، ص9)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص19)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

4 فرامینِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ

﴿1﴾ خوفِ خدا

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو اللہ کریم سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف (1) کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ پاک جنّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اُس کی ذات اِس بات کی مُستَحِق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمّید رکھی جائے۔ اس کی فرمانبر داری کر، اس کے حکم پر عمل کر اور اس کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچ، تُو اس کی بار گاہ میں توبہ کر اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ و زاری کر اور جب تُو سچّے دل سے توبہ کرے گا اور اِستِقامَت کے ساتھ نیکیاں کرتا رہے گا تو اللہ کریم تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔ (الفتح الربانی، ص75 ملخصاً)

تُو ڈر اپنا عنایت کر، رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر مِٹا خوفِ جہاں دل سے مِٹا دنیا کا غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گِرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبتَلا ہو جائے۔

(خوفِ خدا، ص14۔ احیاء العلوم، 4 / 190 ماخوذاً)

﴾2﴿ اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچو!

(اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اِس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشقَّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی ختم ہو جانے والی نعمتوں کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ کریم کے پاس ہے (اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے مِلنا کس طرح ممکن ہے؟ (الفتح الربانی، ص222)

یعنی جنّت میں بھی جانا ہے اور نیکیاں نہ کروں، یہ خیال نہ کر بلکہ اس کی عبادت کر اور اس کی نافرمانیوں سے خود کو بچا۔

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی　کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾3﴿ موت کی تیاری

اے اللہ پاک کے بندے! اپنی اُمّیدوں کے چَراغ بُجھا دے! اپنی لالچ کی چادر کو لپیٹ! اور دنیا سے رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر۔ یادرکھ! مومن کے لئے یہ مُناسِب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی لکھی ہوئی وَصیّت اس کے سِرہانے نہ رکھی ہو (گویا وہ اپنی ہر رات کو آخری رات سمجھے)۔

اے بندے! تیرا کھانا پینا، اَہل و عِیال (یعنی بال بچوں) میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحباب سے مِلنا جُلنا ایک رُخصت ہونے والے شخص کی طرح ہونا چاہئے اس لئے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں تو اس کو اسی طرح

دُنیا میں رہنا چاہئے۔(الفتح الربانی، ص220 ملخصاً)

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کَشمکش ۔۔۔ جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی
(وسائلِ بخشش، ص96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ نفس و شیطان کی مخالفت

حُضُور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فِطرت (Nature) ہے۔ ایک مُدّت کے بعد یہ اِصلاح پذیر ہوگا یعنی اسے سُدھرنے میں وقت لگے گا۔ تم پر لازِم ہے کہ ہر وقت نفس سے مُجاہَدہ (یعنی خوب کوشش) کرتے رہو۔ اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کَمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لئے وَبال ثابت ہوگی۔ کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ نیک اعمال کرتے رہنا، نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حَد ضَروری ہے۔ تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔ جب تک نفس گندگیوں اور بُری خواہشوں سے پاک نہ ہو گا، اسے اللہ کریم کی بارگاہ کی نزدیکی کیسے حاصِل ہو سکتی ہے؟ اپنے نفس کی خواہشوں اور اُمیدوں کو ختم کر دے، جبھی تیرا نفس تیرا مُطیع و فرمانبردار ہو گا۔(الفتح الربانی، ص139، 140 ماخوذاً)

نفس و شیطاں غالِب آئے لو خبر اَب جلد تَر ۔۔۔ یارسولَ اللہ! آ کر بیکس و مجبور کی
(وسائلِ بخشش، ص96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پُر اَثر بیانات نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں، ہزارہا غیر مسلم میرے مُرشِد

کے بیانات سے مُتاَثِّر ہو کر مسلمان ہوئے، حضرت سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک بیان میں "حَسَد" سے بچنے کے مُتعلِّق بڑے پیارے انداز سے سمجھایا ہے مگر پہلے یہ سُن لیجئے کہ حسد کہتے کسے ہیں!

حَسَد کسے کہتے ہیں؟

"فتاویٰ رضویہ شریف" جلد 24، صفحہ 428 پر حسد کی تعریف (Definition) یوں بیان کی گئی ہے: "کسی کی نِعْمَت کے چِھن جانے کی آرزو کرنا۔" یعنی کسی کے پاس کوئی نِعْمَت ہو وہ چلی جائے، چِھن جائے، لُٹ جائے اِس کی تمنّا، آرزو کرنا "حسد" ہے جسے انگلش میں جیلیسی (Jealousy) کہتے ہیں۔ مثلاً کسی کی شُہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اور اس کی شُہرت یا عزّت جاتی رہے اسی طرح کسی مالدار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا مالی نقصان ہو جائے اور یہ غریب ہو جائے۔ اس طرح کی تمنّا کرنا حسد ہے۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص10 ماخوذاً)

حسد کی بعض صُورَتیں

حسد کی بہت صُورتیں ہیں مثلاً کسی کی اچھی آواز کے بارے میں یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا گلا بیٹھ جائے یا اس کی آواز اس سے چِھن جائے، کسی ذہین طالب علم کے بارے میں یہ خواہش ہو کہ اس کا حافِظہ خراب (Damage) ہو جائے، کسی طاقت وَر سے جَلنا کہ یہ کمزور پڑ جائے، یہ سب حسد کی مثالیں ہیں البتّہ اگر وہ طاقت وَر ناحق ظلم کرتا ہے اب اس کے لئے تمنّا کرنا کہ اس کی طاقت چلی جائے یہ حسد نہیں ہے۔ حسد حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

شیطان کا گھر برباد کرنے والی بیماری

شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کیونکہ

یہ بہت بُرا دوست ہے۔ حسد ہی وہ بُری عادت ہے جس نے شیطان کو برباد کر کے اُسے ہلاک کر دیا اور اُسے اللہ پاک کی رحمت سے دُور کر کے جہنَّمی بنایا، حسد ہی نے شیطان کو انبیائے کِرام علیہمُ السّلام، فرشتوں اور مخلوق کی نظر میں لعنت والا بنایا۔ کوئی عقلمند کیسے حسد کر سکتا ہے؟ کیا اُس نے سُنا نہیں کہ اللہ پاک قرآنِ کریم کے پارہ 5، سورۃُ النِّسآء، آیت نمبر 54 میں کچھ یوں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ترجمہ: ”بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔“

(جِلاءُ الخَواطِر، ص 3)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے سب کو اللہ پاک ہی عطا کرتا ہے۔ حسد کرنے والا بندہ ذرا سوچے کہ اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمت سے جَلنے سے اللہ پاک کی تقسیم پر ناراض ہونا ہے۔

نیکیوں کو کھانے والی چیز

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید حدیثِ پاک بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حَسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سُوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“

(ابوداوٗد، 4/360، حدیث: 4903)

اللہ پاک پر اعتراض؟

شَہَنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے بیٹے! علمائے ربّانیِّین (یعنی باعمل عُلَما) نے حسد کے بارے میں کتنی انصاف بھری بات کی ہے کہ حسد اپنے دوست سے شُروع ہوتا ہے اور حسد کرنے والے اپنے دوست ہی کو مارتے ہیں۔ حسد

کرنے والا نادان شخص مَعاذَ اللہ! اللہ پاک کے کاموں، اُس کی پیدا کی ہوئی چیزوں اور اُس کی تقسیم پر اللہ پاک سے جھگڑتا ہے (گویا وہ کہتا ہے اللہ پاک نے فُلاں نعمت فُلاں کو کیوں دی؟ اللہ پاک نے فُلاں کو اتنا خوبصورت کیوں بنایا؟ اللہ پاک نے اُس کو اتنا مالدار کیوں کیا؟ وغیرہ)۔ (جِلاءُالخواطر، ص3)

اللہ پاک! ہمیں حسد سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ
(وسائلِ بخشش، ص332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی نعمت کا دُشمن

حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے بندۂ مومن! مَیں تجھے اپنے پڑوسی کے کھانے، پینے، پہننے، شادی، مکان اور مال و دولت وغیرہ کی نعمتیں جو اللہ پاک نے اُسے عطا فرمائی ہیں ان پر حسد کرتے کیوں دیکھتا ہوں؟ یہ اللہ پاک کی تقسیم ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ حسد تیرے ایمان کو کمزور کر دے گا اور تجھے تیرے رب کی نگاہِ رحمت سے گرا دے گا اور اللہ پاک تجھ پر غَضَبناک ہو گا۔ کیا تُو نے یہ حدیثِ قُدسی نہیں سُنی؟ جس میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اَلْحَاسِدُ عَدُوٌّ لِنِعْمَتِی ترجمہ: حسد کرنے والا میری نعمت کا دُشمن ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 10/1234، حدیث: 15080)

حدیثِ قُدسی اُس حدیثِ پاک کو کہتے ہیں جس میں فرمان اللہ پاک کا ہو اور الفاظ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ہوں۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص108)

حضرتِ علّامہ مولانا شیخ عبدُ الحق محدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس بیان میں پڑوسی کی مثال دینے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اکثر انسان اپنے پڑوسی سے ان چیزوں میں بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

(شرح فتوح الغیب،(اردو) ص307،305 ملتقطاً وملخصاً)

واسطہ غوث و رضا کا دُور ہو
ہر بُری خصلت اے نانائے حُسین
(وسائلِ بخشش، ص257)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نادان شخص

شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے مسکین بندے! تُو کس چیز پر حسد کرتا ہے، کیا اُس (یعنی نعمت دیئے گئے شخص) کے حصّے پر یا اپنی قسمت پر؟ اگر تُو اس کی قسمت پر حسد کرتا ہے جو اللہ پاک نے اُسے عطا فرمائی ہے جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الزُّخْرُف کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ "ترجمہ: دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے۔" تو یقیناً تُو حد سے بڑھا، تجھ سے زیادہ نادان اور کون ہو گا؟ اور اگر تو اُس نعمت دیئے جانے والے شخص پر اپنے حصّے کی وجہ سے حسد کرتا ہے تو پھر تُو بہت بڑا بے علم ہے کیونکہ اللہ پاک نے تیرا حصّہ تیرے علاوہ کسی اور کو نہیں دیا اور نہ تیرا حصّہ اُس کی طرف جائے گا۔ یعنی جس کو جو دیا ہے اس کے پاس جائے گا، تیرا حصّہ نہیں جاتا پھر تو کیوں اُس سے جَلتا ہے، جو اللہ پاک نے اس کو دیا ہے، کیوں اس پر اِعتراض کرتا ہے؟ (فتوح الغیب (اردو)، ص103 مفہوماً وملخصاً)

عیش و آرام سے زندگی گُزارنے والے کا قیامت میں حال

اے نادان اور کم علم شخص! عَنقریب تجھے پتا چل جائے گا کہ کل قیامت کے دن ان نعمتوں کی وجہ سے تیرے پڑوسی کا حساب کتنا لمبا ہوگا اور اگر اس نے اللہ پاک کی اِن عطا کی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے اللہ پاک کی فرمانبرداری نہ کی اور اللہ پاک کا حق (یعنی زکوٰۃ و صدقاتِ واجبہ وغیرہ) ادا نہ کیا کہ اُس کے حکم پر عمل کرتا اور اِن کثیر نعمتوں کی وجہ سے اللہ پاک سے اُس کی عبادت اور فرمانبرداری پر اُس کی مدد مانگتا۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن تمنّا کرے گا کہ اُسے اِن نعمتوں میں سے ایک ذرّہ بھی عطا نہ کیا جاتا (چونکہ مالدار نے اس مال کے حُقوقِ واجبہ ادا نہ کیے اب پچھتائے گا کہ اسے ان نعمتوں سے ایک ذرّہ بھی عطا نہ کیا جاتا) اور نہ وہ کبھی کسی نعمت کو دیکھتا۔ کیا تُو نے حدیثِ پاک نہ سُنی کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب مُصِیبت والوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سُکون والے تمنّا کریں گے کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں۔

(ترمذی، 4/180، حدیث: 2410۔ فتوح الغیب (اردو)، ص 102، 103 ملخصًا)

بروزِ قیامت نعمت والے کی تمنّا

شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نعمتوں میں پلا بڑھا) تیرا پڑوسی کل قیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں، سورج کی سخت دُھوپ میں اپنا لمبا حساب دینے کے لئے کھڑا ہو گا، اُس وقت وہ تیرے دُنیا کے (چھوٹے) مکان کی تمنّا کرے گا کیونکہ اُس نے دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھایا اور تُو اُس دن اللہ کریم کی رحمت اور اُس کی عنایت سے صَبر و قَناعت کی نعمت کے سبب اُس سے الگ عرش کے سائے میں کھاتا پیتا، نعمتیں پاتا، خوش ہو گا۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص 103)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے، غریب صَبر کرتا ہے تو مالدار سے زیادہ فضیلت پالیتا ہے کہ فقیر مالدار سے 500 سال پہلے جنّت میں چلا جائے گا جبکہ مالدار حساب و کتاب میں پَھنسا رہے گا جبکہ غریب کے پاس مال نہیں تھا تو وہ مال کے حساب سے بچا رہے گا مگر غریب ہو صابِر یعنی صَبْر کرنے والا۔ اگر غریب مالداروں سے چِڑتا رہے اور دنیا کا مال نہ مِلنے پر دل جَلاتا رہے تو پھر اس کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہو گی۔

حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ پاک کے بندے! اللہ پاک کے لکھے اور اس کے فیصلے پر راضی رہ جو اُس نے تجھے غریب اور دوسرے کو مالدار کیا۔ (اے بیمار!) تجھے بیمار کیا اور دوسرے کو صحت مند کیا۔ (اے پریشان حال!) تجھے پریشانی میں سختی میں اور دوسرے کو آسانی میں رکھا، تیرا ان سارے کاموں میں صَبر کرنا عرش کے نیچے حاصل ہونے والی نعمتوں کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور تمہیں اُن لوگوں میں سے بنائے جو مصیبت و پریشانی میں اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اپنے سب کام اللہ پاک کے حوالے کرتے ہیں۔ (فتوح الغیب، ص 103 ملخصًا)

پارہ 24، سورۃُ المؤمن آیت نمبر 44 میں ہے: ﴿ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۝۴۴ ﴾ ”ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔“

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دُعا ہر مُصیبت اور دشمن کے مقابلے کے وقت پڑھنی چاہیے، بہت مفید ہے۔ کبھی کوئی مصیبت آجائے یا کوئی دشمن گلے پڑ جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھنی چاہئے اِن شاءَ اللہ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

(تفسیر نور العرفان، پ 24، المؤمن، تحت الآیۃ: 44، ص 753)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اپنے دِل کا ہے اُنہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے اُنہیں کو سَب کام
لَو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں
(حدائقِ بخشش، ص114)

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، مولانا حَسَن رضا خان حَسَن رحمۃُ اللہِ علیہ بھی کیا خوب فرماتے ہیں:

ہماری بِگڑی بنی اُن کے اِختیار میں ہے سُپُرد اُنہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
(ذوقِ نعت، ص188)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غوثِ اَعظم کی دنیا سے بے رَغبتی

غوثُ الاعظم سَیِّدُنا مُحْیُ الدّین شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں مُلکِ نِیمروز کے والی، سَنْجَر کے بادشاہ نے خط بھیجا کہ مَیں مُلک کا کچھ علاقہ بطورِ جائیداد آپ کی خدمت میں نذر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی گزاریں۔ بادشاہوں کے بادشاہ حضور غوث پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس کے جواب میں فارسی زبان میں چار اَشْعار پر مشتمل ایک رُباعی لکھی، جس کا ترجمہ یہ ہے: سَنْجَر کے بادشاہ کے کالے رنگ کے تاج کی طرح میری قسمت کالی ہوجائے اگر میرے دل میں مُلکِ سَنْجَر کی کچھ بھی ہَوَس ہو اِس لیے کہ مجھے دولتِ نِیمْ شَب (یعنی آدھی رات کے وقت اُٹھ کر کائنات کے خالق و مالک کی بارگاہ میں عبادت) کی سلطنت حاصل ہے، سلطنتِ نیمروز کی قیمت میری نظر میں جَو کے دانے کے برابر بھی نہیں۔ (اخبار الاخیار، ص204 ملخصًا)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب عاشِقِ مُصطفٰے بنا یارب
حِرصِ دنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رضا یارب
(وسائلِ بخشش، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شہد نما زہر

اے عاشقانِ غوثِ اعظم ! شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیا کی رونقیں اور آسائشیں دھوکا دینے والی ہیں۔ جس نے اِنہیں پایا دھوکا کھایا اور غافل ہوا۔ جب تُو دنیا کو اُس کی بُرائیوں کے ساتھ دنیاداروں کے ہاتھوں میں دیکھے تو اس سے ایسے دور ہو جا جیسے کسی کو قضائے حاجت (واش روم) کرتے ہوئے دیکھے تو بدبو سے ناک بند کرلیتا ہے ایسے ہی تُو اِس سے بھی اپنی ناک کو بند کرلے، جیسے تُو اُس شخص کی طرف دیکھنے سے بچتا ہے ایسے ہی اِس کو بھی دیکھنے سے بچ۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ان چیزوں کی طرف بَنظرِ خواہش و آرزو دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص76 ملخصًا) اللہ پاک پارہ 16، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 131 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

ترجمہ: اور اے سننے والے! ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جوتروتازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے زیادہ

باقی رہنے والا ہے۔

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرّافہ　　صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زَہر پلائے، قاتِل، ڈائِن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص186)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ دنیا کے مَکْر و فَریب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو دُنیا کو کیا جانتا ہے؟ شکل و صورت سے سیدھی سادی نظر آنے والی یہ دنیا "زہر کی پُڑیا" ہے، یہ دھوکے باز عورت کی طرح ہے، یہ ایسی ظالِمہ ہے کہ زَہر کو شہد بنا کر دِکھاتی ہے اور جو اِس سے محبت کرتا ہے یہ اپنے عاشق کو ہی مار دیتی ہے، یہ دُنیا بڑی خراب اور مُردار ہے، اس کے ساتھ دل لگانے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ آزمائی ہوئی بات ہے۔

عالَمِ اِنْقلاب ہے دنیا، چند لمحوں کا خواب ہے دنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے، نہیں اچھی خراب ہے دنیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا سُکون وراحت کا مقام نہیں

سلسلۂ قادریہ، رَضَویہ، عطّاریہ کے عظیم تابعی بزرگ، اہلِ بیتِ اَطْہار کے چَشْم و چراغ، حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی چیز کی خواہش کرے جو پیدا ہی نہ ہوئی ہو وہ اپنے آپ کو تھکانے والا شخص ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: حضور وہ کیا چیز ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: دنیا میں آرام و سکون مانگنا۔

سلسلۂ قادریہ، رضویہ، عطّاریہ کے عظیم بُزرگ حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں نے اپنے لئے ایک اُصول بنالیا ہے جس کی وجہ سے مَیں خوش ہوں اور وہ اُصول یہ ہے کہ دُنیا فتنہ و مصیبت کی جگہ ہے اور اِس میں جو بھی غم و مصیبت پہنچتی ہے یہ اِسی (غم و مصیبت) کی جگہ ہے۔

حضرتِ ابو تُراب نَخْشَبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگ دنیا میں دو چیزیں مانگتے ہیں مگر اُنہیں حاصل نہیں کرپاتے اور وہ دو چیزیں سکون اور خوشی ہیں اور اِن کا وُجود جنّت ہی میں ہے۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص167 ماخوذاً)

اس جہاں میں ہر طرف ہیں مُشکلیں ہر جگہ ہیں آفتیں ہی آفتیں
کچھ گِھرے غم میں تو کچھ بیمار ہیں تو کئی قرضے کے زیرِ بار ہیں
ہیں بہت کم لوگ دنیا میں سُکھی اکثر افراد اِس جہاں میں ہیں دُکھی
مَت لگا تُو دل یہاں پچھتائے گا کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟
لندن و پیرِس کے سپنے چھوڑ دے بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے
دل سے دنیا کی مَحبَّت دور کر دل نبی کے عشق سے مَعْمُور کر
اَشک مَت دنیا کے غم میں تُو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش، ص709، 710 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

قناعت کی ترغیب

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تھوڑے رِزْق پر خوش رہ اور اس کو لازم پکڑلے یہاں تک کہ تیرا وقت پورا ہو اور پھر تجھے اس سے بہتر کی طرف لوٹایا جائے اور تو جان لے کہ نہ مانگنے سے تیرا حصّہ ختم نہ ہوگا اور جو حصّہ تیرا نہیں وہ حِرْص

کے سبب مانگنے سے تجھے نہیں ملے گا، جس حال پر اللہ پاک نے تجھے رکھا ہے اُسی میں خوش رہ اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہ۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص62-63 ملخصًا)

بھلائی کے دروازے کو غنیمت جانو

نانائے غوثِ اعظم رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کے لئے بَھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو اُسے چاہیئے کہ اسے غنیمت جانے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب دروازہ بند ہو جائے۔ (الزہد لابن المبارک، ص38، حدیث:117)

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے لوگو!) جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہوا ہے اس کو غنیمت جانو کیونکہ عَنقریب یہ دروازہ بند ہونے والا ہے، جِتنی نیکیاں کرسکتے ہو کرو اور توبہ کے دروازے کو بھی غنیمت جانو اور اس میں داخل ہو جاؤ یعنی توبہ کرلو۔ نیک لوگوں کے اِجتماعات کو بھی غنیمت جانو۔ (الفتح الربانی، ص29)

سونے والے رب کو راضی کر کے سو کیا خبر اُٹھے نہ اُٹھے صُبح کو

خدمت کرو، خدمت کی جائے گی

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے لوگو!) اللہ پاک کی فرمانبرداری کرو، تمہاری اِطاعت کی جائے گی، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہو، تقدیر کے فیصلے کے آگے سَر جُھکالو، یہ تمہارے سامنے جُھک جائیں گے اور خادم بن جائیں گے۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک کم عمل پر بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔ جب تُو اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا تو مخلوق میں مخدُوم (یعنی جس کی خدمت کی جائے) بنا دیا جائے گا۔ (الفتح الربانی، ص44 ملخصًا)

شاید ایسے ہی موقع کے لئے ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے:

خُودی کو کر بُلند اِتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُعائیں مانگیں

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ولیِ کامل بلکہ ولیوں کے امام اور سردارِ اَوْلیا ہیں۔ میرے پیر و مُرشِد غوثِ اعظم اپنے وقت کے مفتیِ اعظم، زبردست واعِظ و مُبَلِّغ (یعنی بیان کرنے والے) اور بہترین ناصِح (یعنی نصیحت کرنے والے) تھے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کے بیانات ایسے پُراثر ہوتے کہ لوگوں کی تقدیریں بدل جاتیں، کتنے لوگ ایمان لے آتے اور گنہگار توبہ کرکے نیکی کا راستہ لیتے، آپ کا اجتماع سترّ سترّ ہزار کا ہوتا اور لوگ توجّہ سے بیان سُنتے تھے۔ میرے پیر و مُرشِد نے دعا کے تعلُّق سے بھی پیارے پیارے مدنی پھول ارشاد فرمائے ہیں، چنانچہ

دُعا ضرور مانگیں

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان!) یوں مَت کہہ کہ مَیں اللہ پاک سے دعا نہیں کروں گا، اگر میری قسمت میں ہو گا تو مِل جائے گا چاہے میں مانگوں یا نہ مانگوں بلکہ دُنیا و آخرت میں تجھے جس جس خَیر و بَھلائی کی ضرورت ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اُس کے تَعلُّق سے سوال کر سِوائے ناجائز و گناہوں بھری دُعا کے کیونکہ اللہ پاک نے دعا مانگنے کا حکم قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ پارہ 24، سورۃُ المُؤمِن، آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط﴾

ترجمہ: ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا“ اور پارہ 5، سورۃُ النِّسآء، آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ﴾ ترجمہ: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔
(فتوح الغیب (اردو)، ص154 ملخصاً)

ہے تیرا فرماں اُدْعُوْنِیْ ہے یہ دعا ہو قبر نہ سُونی
جَلْوَہ یار سے اِس کو بَسانا یااللہ مِری جھولی بَھر دے
(وسائلِ بخشش، ص122)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں دُعا کی ترغیب

اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری نبی مَکّی مَدَنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ (ترمذی، 5/292، حدیث:3490)

شیخِ مُحقّق، حضرتِ علّامہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دعا ایسی ہونی چاہئے کہ اس کی قبولیت میں شک وشُبہ نہ ہو بلکہ یقین ہو کیونکہ یقین کے ساتھ دعا کرنا قبول ہونے کا اثر رکھتا ہے۔ (شرحِ فتوح الغیب (اُردو)، ص462 ملخصاً) تَذَبْذُب کے ساتھ نہیں کہ دیکھوں دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں بلکہ جب بھی دعا مانگیں تو اس یقین سے مانگا کریں کہ اللہ پاک قبول کرے گا۔

دُعا مانگنے کا فائدہ

حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان!) بارگاہِ اِلٰہی میں یہ عرض نہ کرو کہ مَیں دعا کرتا ہوں اور وہ قبول نہیں فرماتا بلکہ (قبول ہونے، نہ ہونے کے خیال کو دل سے نکال کر) ہمیشہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا مانگتے

رہو کیونکہ جو تُو نے مانگا ہے اگر وہ تیری قسمت میں ہو گا تو وہ تیری دُعا کے بعد تیری طرف چلا دیا جائے گا اور اِس طرح تیرے یقین کو اور مضبوط کرے گا اور اگر تیری دُعا میں مانگی ہوئی چیز تیری قسمت میں نہ ہوئی تو تجھ سے اُس کا دھیان ہٹا دے گا اور اگر تجھ پر کسی کا قرض ہوا (اور تُو نے دعا کی) تو اللہ پاک قرض واپس لینے والے کے دِل کو تیری طرف سے پھیر دے گا کہ وہ تجھے اپنا قرض معاف یا کم کر دے یا یہ کہ وہ سخت لہجے میں قرض کا تقاضا کرنے کے بجائے نرمی یا دیر اور آسانی سے واپس دینے کا مُطالبہ کرے گا یہاں تک کہ تجھے آسانی ہو جائے اور اگر وہ دنیا میں تیرا قرض معاف یا کم نہ بھی کرے تو تیری جس دُعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا، اللہ پاک تجھے قیامت میں اس کے بدلے عظیمُ الشّان ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ وہ بڑے کرم والا، غنی اور رحم فرمانے والا ہے۔ اُس کی پاک بارگاہ میں جو کوئی بھی دُعا مانگتا ہے وہ اُسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا لہٰذا تیری دعا کا دنیا یا آخرت میں تیرے لئے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص460-461 ملخصاً) یعنی دعا رائیگاں (یعنی ضائع) نہیں ہوتی، دعا کے فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں۔

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ تُو ہے قادِر میں ناکارہ
میں مَنگتا تُو دینے والا یااللہ مِری جھولی بَھر دے
(وسائلِ بخشش، ص122)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

دعا کے بدلے قیامت میں نیکیاں

ایک روایت میں ہے: مسلمان قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں ایسی نیکیاں دیکھے

گا جو اُس نے دنیا میں نہ کی ہوں گی اور نہ اُن کے بارے میں جانتا ہوگا تو اُسے کہا جائے گا یہ تیری اُس دعا کا ثواب ہے جو تُو نے دنیا میں مانگی تھی۔(شرح فتوح الغیب(اردو)، ص155)

قبولیتِ دعا میں دیر ہونے پر

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اے بندۂ خدا! تُو دعا کی قبولیت میں دیر ہونے کی وجہ سے اپنے ربِّ کریم سے ناراض ہوتا ہے، تو کہتا ہے کہ اللہ پاک نے لوگوں سے مانگنا منع فرمایا اور اپنی بارگاہ میں دعا کرنا لازِم فرمایا ہے اور میں اس کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہوں تو میری دُعا قبول نہیں ہوتی، تو ایسا نہ کہہ۔ اے نادان انسان! تجھے کہا جائے کہ تو آزاد ہے یا غلام (یعنی اللہ پاک کے احکامات کا پابند ہے یا اِن سے آزاد)؟ اگر تُو کہے کہ مَیں آزاد ہوں تو تُو کافر ہے (کیونکہ تُو نے اللہ پاک کے احکامات سے بیزاری کا اظہار کیا ہے) اور اگر تُو کہے کہ مَیں غلام بندہ (یعنی پابند) ہوں تو پھر تجھے کہا جائے گا کہ دُعا کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہونے یا اس میں دیر ہونے کی وجہ سے اپنے خالق ومالِک اللہ پاک پر اِلزام لگاتا ہے کہ وہ میری دُعا سُنتا نہیں ہے اگر تو یہ خیال نہ کرتا اور دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہونے کو اللہ پاک کی حِکمت و مَصلَحت جانتا تو تجھ پر اللہ پاک کا شُکر کرنا لازِم ہے کیونکہ اُس نے تیرے لئے دعا میں مانگی گئی چیز سے بہتر چیز، نعمت (یعنی آخِرت میں ثواب) کا ارادہ فرمایا ہے۔(فتوح الغیب(اردو)، ص151 تا152)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک میری دعا نہیں سُنتا یا قبول نہیں کرتا وغیرہ نہ کہا جائے بلکہ بندہ سوچے کہ اللہ پاک نے مجھے کتنے احکامات دیئے ہیں کہ فُلاں کام کر اور فُلاں کام مَت کر، میں اللہ پاک کی کتنی بات مانتا ہوں؟ کس حکم پر عمل کرتا ہوں؟ سمجھانے کیلئے مثال دے رہا ہوں یعنی ہم اُس کی بات نہ مانیں اور وہ ہماری بات پوری نہ کرے تو ہم اس

سے شکوہ، شکایت کریں کہ وہ میری بات نہیں سنتا۔ اللہ پاک سَمِیع و بَصِیر یعنی سنتا اور دیکھتا ہے، اُس نے وعدہ کیا ہے کہ ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (پ24، المؤمن:60) ترجمہ: ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“ البتّہ قبولیتِ دعا کی کچھ صورتیں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِرشادات کی روشنی میں اوپر بیان ہوئیں ورنہ قبولیتِ دعا کا ثواب قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ ہو گا جو فِی الْحال ہم پر ظاہر نہیں ہے اِن شاءَ اللہُ الکریم قیامت میں دیکھیں گے۔

اللہ پاک سے کیا دُعا کرنی چاہئے

غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی، آئندہ گناہوں سے بچنے، اچھی طرح سے اُس کی عبادت کرنے، اچھی موت اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام، صِدّیقین، شُہَدا اور نیک بندوں سے ملاقات کی دعائیں مانگا کر، یہ کتنے نیک بندے ہیں۔ (فتوح الغیب، ص154) یعنی میں قیامت کے دن ان کے ساتھ اُٹھوں، میری ان سے ملاقات ہو اور مجھے ان کی برکتیں ملیں یہ دعائیں بھی مانگا کریں۔

میں گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں
عَفوِ جُرم و قُصور و خطا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

ہو کرم از طُفیلِ مدینہ میں نہ ہرگز پھروں کر کے توبہ
عَفوِ جُرم و قُصور و خطا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

مکرِ شیطان سے تو بچانا ساتھ ایماں کے مجھ کو اُٹھانا
نَزْع میں دیدِ بدرُ الدُّجےٰ کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

اَزپئے غوثِ اعظم ولایت اپنی رَحمت سے فرما عِنایت
اپنی، اپنے نبی کی وِلا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص128، 127، 126 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فضائلِ دُعا“

دُعا کے مُتعلّق بہت ساری اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب ”اَحسَنُ الوِعَا لِآدابِ الدُّعا“ جس کا اُردو ترجمہ ”فضائلِ دعا“ کے نام سے مکتبۃُ المدینہ نے پرنٹ کیا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم آپ کی معلومات میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آخِرت اصل ہے اور دنیا اس کا نفع

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہر کاروبار (Business) کرنے والا اپنے رَاْسُ الْمال (یعنی اصل سرمائے، Capital) کو استعمال (Invest) کر کے مَنافِع (Profit) کماتا ہے، کیا آپ نے کبھی ایسا شخص دیکھا ہے جو اپنے اصل مال (Capital) کی حفاظت نہ کرے بلکہ فقط نفع پر ہی خوش ہوتا رہے؟ کوئی بھی سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ سب کی نظر کیپیٹل پر ہوتی ہے کہ اس میں کمی نہیں ہونی چاہیے کہ اگر اصل مال ختم ہو گیا تو نفع کہاں سے آئے گا؟ کیونکہ نفع اصل مال ہی کی وجہ سے حاصل ہو رہا ہے۔

اَب ذرا غور سے پڑھیں کہ ”ایک مسلمان کا رَاْسُ الْمال (یعنی اصل سَرمایہ) اور نفع کیا ہونا چاہئے“ اِس کے متعلق شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے شخص!) اپنی آخِرت کو اصل مال اور دنیا کو اس کا نفع بنانا کہ آخرت (راس المال) ہے اور دنیا نفع ہے۔ پہلے آخِرت کو حاصل کرنے کیلئے اپنا وقت خرچ کر پھر اگر کچھ وقت بچے تو اپنی دنیا میں ذریعۂ معاش (وغیرہ) کی طلب میں خرچ کر۔ اپنی دنیا کو اصل مال

اور آخرت کو اس کا نفع نہ بنا، وہ اس طرح کہ اگر کچھ وقت ملے تو آخرت کے لیے خرچ کرے کہ خامی و کوتاہی کے ساتھ جلدی جلدی پانچوں نمازیں ادا کرے یا دنیا کما کر تھکن ہو جائے اور تو نماز ادا کرنے کی بجائے مُردے کی طرح رات میں سویا رہے۔

(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص290 ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! میرے مرشد غوثِ پاک نے بہت اچھا سمجھایا ہے، مولانا رومی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

"یعنی ہمیں زندگی ملی ہی ربِّ کریم کی عبادت و بندگی کیلئے ہے۔" قرآنِ کریم سے اس شعر کی تائید ہوتی ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾﴾ (پ 27، الذّٰریٰت:56)

ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی مال و دولت جمع کرنے کیلئے نہیں ملی، بلکہ زندگی عبادت کیلئے ملی ہے اگر عبادت کے بغیر زندگی گزاری تو قیامت میں شَرْمندگی ہوگی، پھر کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ جس نے دنیا کو رَاسُ المال بنایا تو اس کا رَاسُ المال دنیا میں ختم ہو گیا۔ جبکہ حقیقت میں آخِرت کیپیٹل (یعنی اصل سرمایہ) تھی، کیپیٹل بچانا بھول گئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دن لَہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص111)

www.dawateislami.net

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ دُنیاوی کاموں میں پھنسے دنیادار کو چوٹ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نادان تُو خدائے رحمٰن کی عبادت سے منہ موڑ کر سارا دن کھیل کُود میں گزارتا ہے اور رات میں بھی یادِ خدا نہیں کرتا بلکہ صبح تک بستر پر سویا پڑا رہتا ہے، تجھے اپنے پیارے نبی، مکّی مدنی محمّدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قیامت کے دِن منہ دِکھانے سے شرم نہیں آتی اور کیا تو اللہ پاک سے بھی نہیں ڈرتا؟ تُو اللہ پاک کا عطا کیا ہوا رِزق کھاتا ہے اور پھر بھی اُس کی فرمانبرداری نہیں کرتا، اللہ پاک کے تجھ پر اِتنے احسانات ہیں، تُو اِن احسانات کے شکر میں اللہ پاک کی اطاعَت و فَرمانبرداری کی طرف کیوں نہیں آتا اور نہ اُس کے عذاب سے ڈرتا ہے نہ اطاعت کی طرف آتا ہے؟ تو کیسا نادان، غافِل اور ناشُکرا ہے۔

وسائلِ بخشش میں ہے:

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار — تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
کام مال و زَرْ نہیں کچھ آئے گا — غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی — قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش، ص711، 712)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیکی کے راستے پر لگ جا

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے نادان شخص! تجھے حکم دیا گیا ہے کہ تُو خود کو سلامتی کے راستے پر چلا اور سلامتی کے راستے آخرت اور اللہ پاک کی عبادت کے راستے ہیں، تُو نے نفس و شیطان کی خواہشات پر عمل کیا تو تجھ سے دنیا و

آخرت کی بھلائی فوت ہو گئی پھر تُو قیامت کے دن سب سے زیادہ نیکیوں کے مُعاملے میں غریب ہو گا، آخرت کو اپنا اصل مال بنالے تو تُو دنیا و آخرت میں فائدہ اُٹھائے گا۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک آخِرت کی نیّت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیّت پر آخِرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔ (الزہد لابن مبارک، ص193، حدیث:549)

یہ جہاں تیرے لئے اور تُو خدا کے واسطے

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی کسی نازل کی ہوئی کتاب میں فرمایا ہے: اے ابنِ آدم (یعنی اے آدمی)! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں کسی چیز کو "کُن" (یعنی ہو جا) فرماتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے، تُو میری فرمانبرداری کر میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تُو کہے گا: "ہو جا" تو وہ شے ہو جائے گی اور فرمایا: اے دُنیا! جو میری اطاعت و فرمانبرداری کرے تُو اُس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اُس کو رَنج و مُصیبت میں رکھ۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص44 ملخصًا)

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے تیری ضِیا کے واسطے
کھیتیاں سَرسَبز ہیں تیری غِذا کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خُدا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کا پڑوس

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تُو دنیا سے بے رَغبت ہو کر اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا تو تُو اللہ پاک کے نیک بندوں اور

محبت کرنے والوں میں سے ہو گا اور تجھے جنّت اور اللہ پاک کی رحمت کا پڑوس نصیب ہو گا، دنیا تیری خدمت کرے گی اور اللہ پاک تجھے تیرا جتنا دنیا کا حصّہ ہے پورا پورا عطا فرمائے گا اس لئے کہ ہر چیز اپنے پیدا کرنے والے کے اختیار میں ہے اور اگر تُو آخرت سے منہ پھیرتے ہوئے دنیا میں مشغول ہوا تو اللہ پاک تجھ سے ناراض ہو گا، دنیا تیری نافرمانی کرے گی اور تیرا جتنا حصہ دنیا میں ہے دنیا تجھ تک پہنچانے میں تجھے سختی میں ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ پاک کی مِلک اور خادِمہ ہے اور جو اللہ پاک کا فرمانبردار ہو یہ اُس کی عزت کرتی ہے۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص96 تا 97 ملخصًا)

دُنیا و آخرت کی مثال

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولیٰ علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دُنیا و آخرت کی مِثال مَشرِق و مَغرِب جیسی ہے، تُو ان میں سے کسی ایک سے جتنا قریب ہو گا دوسری سے اتنا ہی دور ہو جائے گا یا ان کی مثال دو سَوکنوں جیسی ہے، تُو ان میں سے کسی ایک کو خوش کرے گا تو دوسری ناراض ہو جائے گی۔ (میزان العمل للغزالی، ص46) کسی کی دو بیویاں ہوں تو دونوں بیویاں ایک دوسرے کی سَوکن کہلاتی ہیں۔

دنیا والا یا آخرت والا

اللہ کریم قرآنِ عظیم کے پارہ نمبر4، سورۂ اٰلِ عمرٰن کی آیت نمبر152 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ ﴾ ترجمہ: تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔

میرے مرشد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: ”دنیا والے اور آخرت

والے''، تُو دیکھ کہ تُو کِن میں سے ہے؟ اور دنیا میں رہتے ہوئے کس گروہ سے ہونے کو ناپسند کرتا ہے پھر جب تو آخرت کی طرف رُجوع کرے گا تو ایک گروہ جنّت میں اور ایک جہنم میں ہوگا، ایک گروہ حساب کے لمبا ہونے کی وجہ سے 50 ہزار سال کے اس ایک دن میدانِ قیامت میں کھڑا ہوگا کیونکہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہے، ایک گروہ عرش کے سائے میں اُس دستر خوان پر ہوگا جس پر اچھے اچھے کھانے، پھل اور برف سے زیادہ سفید شہد ہوگا، وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف دیکھتے ہوں گے حتّٰی کہ مخلوق جب حساب وکتاب سے فارِغ ہوگی یہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور اپنے گھروں کی طرف جائیں گے۔

(فتوح الغیب (مترجم)، ص97۔ شرح فتوح الغیب (اردو)، ص291 ملخصًا)

اب دیکھ لے! تُو کس میں ہے؟ دنیا والوں میں یا آخرت والوں میں۔ اللہ کریم! ہمیں آخرت والوں میں کر دے۔ یاد رہے کہ آخرت والا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ ماں باپ کو گھر سے نکال دے، بیوی بچوں کو رُخصت کر دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ رہتے ہوئے آخرت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی زندگی گُزارنی ہے۔ تجارت (یعنی Business)، نوکری (یعنی Job) کرے مگر نمازیں اور دیگر عبادات بھی کرتا رہے اور ہر گناہ سے خود کو بچاتا رہے، دنیا میں رہتے ہوئے شریعت کی پابندی کرے، سنّت کے مُطابِق زندگی گزارے تو ایسا شخص آخرت والا ہے۔ صرف دنیا کمانے کا خیال ہو کہ

کہاں کا حرام اور کہاں کا حلال جو صاحب کھلائے وہ چَٹ کیجئے

سود و رِشوت، چوری اور ڈکیتی، دھوکے بازی وغیرہ اَلْغَرَض جس بھی حرام ذریعے سے آتا ہے تو بس آنے دو، یہ خراب دنیا والا ہے۔

دنیا کی جائز محبت جس میں حلال مال جمع کرنا ہو، گناہ کا کام نہیں ہے لیکن اس کی پذیرائی

نہیں ہے کیونکہ یہ مال کے جال میں پھنستا جارہا ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ مال اس کو گھسیٹ کر غفلت میں لے جائے، عبادت اور نیکیوں سے دور کرے۔ بارہا ایسا ہوتا بھی ہے۔ مزید یہ کہ حلال مال پر قیامت کا حساب بڑا کَڑا (یعنی سخت) ہوگا کہ کہاں سے حاصل کیا، کس طرح حاصل کیا، کہاں کہاں خرچ کیا؟ یہ جواب دینا آسان نہیں ہے اور حرام مال پر سزا ہے۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

انسان قیامت کے دن بَھلائی اور بُرائی کو یاد کرے گا، جو دنیا میں کرچکا ہے تو وہاں اس وقت شرمندگی کچھ فائدہ نہیں دے گی، موت سے پہلے موت کو یاد کرنے میں بے شک فائدہ ہے، فصل کاٹتے وقت، فصل اور بیج کو یاد کرنا فائدے مند نہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک ہے: ''اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ'' یعنی دنیا آخِرت کی کھیتی ہے، لہٰذا یہاں جیسا بوئیں گے ویسا آخرت میں کاٹیں گے۔ جو شخص یہاں اچھی فصل لگائے گا یعنی بھلائی کے کام کرے گا نیکیاں کرے گا وہی قابلِ رشک ہوگا اور جو بُرائی کرے گا آخرت میں شرمندگی اُٹھائے گا کہ نیکیاں کرنے والا بھلائی کی فصل کاٹے گا، اُسے اچھّا صِلہ ملے گا اور جو بُری فصلیں (یعنی برائیاں) بوئے گا تو وہ آخرت میں عذابوں کی فصلیں کاٹے گا۔ اور جب موت تیرے سامنے ہو اس وقت تُو بیدار ہوا تو کیا فائدہ؟ (الفتح الربانی، ص30 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مرنے والے کے بارے میں ہمارے یہاں کہا جاتا ہے کہ اس نے آنکھ بند کرلی، حقیقت یہ ہے کہ آنکھ بند نہیں ہوتی بلکہ مرنے سے آنکھ کُھلتی ہے، مرنے کے بعد انسان کے ساتھ جو ہورہا ہوتا ہے وہ سب دیکھتا ہے، مگر کچھ کر نہیں سکتا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ خاص طور پر نوجوانوں کو اُبھارتے ہوئے اپنی جوانی میں اپنے آپ سے کہہ رہے ہیں:

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمّت
جو کچھ کرنا ہے اب کرلو ابھی نُوری جواں تم ہو

(سامانِ بخشش، ص159)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جیسی شان ویسی آزمائش

سیّدی و مرشدی حضور غوثِ اعظم حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے بندۂ مومن کو ہمیشہ اُس کی قوتِ ایمانی کے مطابق آزماتا ہے، جس کا ایمان زیادہ مضبوط ہو تو اُس پر آزمائش بھی بڑی ہوتی ہے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَنَّا مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً۔ ترجمہ: ہم گروہِ انبیا کی آزمائش تمام لوگوں سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔“ (الحدیث المختارہ، 3/246، حدیث: 1053 مفہوماً) اللہ پاک ساداتِ کرام کو ہمیشہ آزمائش میں رکھتا ہے تاکہ وہ ہر وقت حضوری میں رہیں اور بیداری سے غافل نہ ہوں! کیونکہ اللہ پاک اِن سے مَحَبَّت رکھتا ہے؟ وہ اہلِ مَحَبَّت اور اللہ پاک کے مَحبُوب (یعنی پسندیدہ) ہیں۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص61 ملخصاً)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضور غوثِ پاک سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس فرمان میں غم کے ماروں، دُکھیاروں، بے قراروں کے لئے بڑی راحت کا سامان ہے، زندگی میں مختلف مواقع پر آزمائشوں اور تکلیفوں کا آنا گناہوں کی معافی، باعثِ ترقیِ دَرَجات اور نزولِ رحمتِ ربُّ الْعباد کا سبب بھی ہو سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”اللہ پاک جب

کسی قوم سے مَحبّت فرماتا ہے تو انہیں آزمائشوں میں مُبْتَلا فرما دیتا ہے۔“
(مسند امام احمد، 9/163، حدیث:23702 ملتقطاً)

ہمیں چاہئے کہ ہر مُعاملے میں راضی بَرِضائے مولیٰ (یعنی اللہ پاک کی رِضا میں راضی) رہیں۔ اِسی میں دونوں جہاں کی بَھلائی اور بہتری ہے۔ ایک اور مقام پر حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: انسان میں کئی گناہ، خَطائیں اور جُرم ہیں اور مختلف قسم کے گناہوں سے آلودہ ہونے والا شخص اللہ پاک کے قُرب (یعنی نزدیکی) کی صَلاحِیَّت نہیں رکھتا جب تک گناہوں کی نَجاست سے پاک نہ ہو جائے جیسے بادشاہوں کے پاس بیٹھنے کی صلاحیت اس کو ہوتی ہے جو نَجاستوں بَدبُوؤں اور مَیل کچیل سے پاک صاف ہو، لہٰذا بَلائیں اور مُصیبتیں وغیرہ گناہوں کا کفّارہ اور اِنہیں مِٹانے والی ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک رات کا بخار ایک سال کا کفّارہ ہے۔“
(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 4/239، حدیث:50۔ فتوح الغیب (اردو)، ص55 ملخصاً)

حضرتِ شیخ عبدُ الحق محدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیماریاں گنہگاروں کو گناہوں سے پاک اور نیکوں کے دَرَجات بُلَند کرتی ہیں، جب بخار کی مُدّت، بندے کی عمر سے زیادہ ہو اور تمام گناہوں کو مِٹا دے تو یقیناً بخار کی بقیہ مدّت اُس بندے کے دَرَجات میں بُلَندی کا سبب بنے گی۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص177 ملخصاً)

زباں پہ شِکوۂ رَنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
(قبالۂ بخشش، ص256)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

”صبر“ کے تین حُروف کی نسبت سے مُصیبتوں پر صبر کے تین فضائل

(1) اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”جب میں اپنے کسی بندے کو اُس کے جسم، مال یا اولاد کے

ذریعے آزمائش میں مُبتَلا کروں، پھر وہ صبرِ جمیل [1] کے ساتھ اُس کا اِستِقْبال کرے تو قیامت کے دن مجھے حیا آئے گی کہ اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔“ (نوادر الاصول، ص700، حدیث:963)

﴿2﴾ صحابیِ رسول حضرتِ سَعد بن اَبِی وقاص رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟“ فرمایا: ”انبیائے کرام علیہمُ السّلام پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اس کی دِینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اُس کی دینداری کے مطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (ابن ماجہ، 4/369، حدیث:4023)

﴿3﴾ صبر بھلائیوں کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (موسوعہ لابن ابی الدنیا، 4/24، حدیث:16)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! شِکوہ نہ عاشِقوں کی زَبانوں پہ آ سکے

(وسائلِ بخشش، ص412)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گناہوں کا کفّارہ

مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں اور اس کے اَعمال ایسے نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفّارہ بن سکیں تو اللہ پاک بندے کو پریشانیوں میں مبتلا فرمادیتا ہے جو

[1] ...صبرِ جمیل یعنی سب سے بہترین صبر یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی پہچان نہ سکے، اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو۔ (احیاء العلوم، 4/91)

اُس کے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی ہیں۔(قوت القلوب، 1/314)

تکلیف میں ہنس پڑیں

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب فرعون کو اپنی زوجہ حضرت بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے مسلمان ہونے کا پتا چلا تو اُس نے ان کو تکلیف پہنچانے کا حکم دیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی مِیخیں ٹھونک کر کوڑوں سے سزا دینا شروع کردی۔ حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے اس حال میں اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ جنّت کے دروازے کُھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اُن کا جنّت میں محل تعمیر کر رہے ہیں۔ حضرتِ عزرائیل علیہ السّلام، حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے پاس روح قبض کرنے کیلئے تشریف لائے اور ان سے فرمایا: جنّت میں یہ محل آپ کا ہے یہ سُن کر حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا ہنس پڑیں تو اِن سے وہ جسمانی تکلیف دور ہوگئ اور انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے قریب جنّت میں محل تیار فرما۔

قرآنِ کریم میں پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم، آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾

ترجمہ: اور اللہ نے مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جب اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنّت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان!) تُو بھی اپنی

مصیبت پر ایسا صَبر کرنے والا ہو جا، کیونکہ جو کچھ اللہ پاک کی نعمتیں جنّت میں ہیں وہ تجھے تیرے دل اور یقین کی آنکھوں سے نظر آئیں گی اور جو یہاں مصیبتیں، پریشانیاں ہیں تُو ان پر صبر کرنے والا بن جائے گا۔(الفتح الربانی، ص133)

صبر و شکر کر

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:(اے اللہ کے بندے!) اگر تیری قسمت میں نعمت کا ملنا ہے تو وہ تجھے ضرور مِل کر رہے گی، چاہے تُو اس کو طلب کرے یا ناپسند کرے! اور اگر تیری قسمت میں مصیبت و تکلیف ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، تُو خواہ اسے ناپسند کرے یا اس سے بچنے کی دعا کرے تب بھی وہ مصیبت تجھ پر آ کر رہے گی۔ اپنے تمام معاملات اللہ پاک کے حوالے کر دے، اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر ادا کر اور اگر آزمائش کا سامنا ہو تو صبر کر۔(قلائد الجواہر مع فتوح الغیب، ص24)

مشکلوں میں دے صبر کی توفیق　　اپنے غم میں فقط گھُلا یارب

(وسائلِ بخشش، ص80)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسجد اور دُرود شریف

ہمارے پیر و مرشد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے اُمَّتِ محمد! اللہ پاک کا شکر کیا کرو کہ پہلی اُمتیں جتنا عمل کرتی تھیں، اللہ پاک اُن کی نسبت تم سے تھوڑے عمل پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔ مسجد کو لازِم پکڑ لو اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کَثْرت سے درود شریف پڑھا کرو۔(الفتح الربانی، ص23، 24 ملتقطاً)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی خیر خواہی

شوَّال شریف 545 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، میرے مرشد پاک، حُضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مدرسہ میں مسلمان بھائیوں کی ہمدردی کے موضوع پر بیان کیا، دورانِ بیان مرشد نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دِل میں مخلوق کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنے) کا جذبہ ڈال دیا اور مخلوق کی بھلائی کرنا میری زِندگی کا بڑا مقصد بنایا۔ بے شک مَیں تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں، مَیں اس پر تم سے کوئی جَزَا نہیں چاہتا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ! اگر تم برباد ہوئے تو مجھے غم ہو گا۔
(الفتح الربانی، ص41)

انتہائی رحمدلی

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہاری طرف صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے مُتَوَجّہ ہوتا یعنی تَوَجّہ کرتا ہوں، میرے اندر تمہارے لئے ایسی رحم دِلی اور شفقت ہے کہ اگر ہو سکتا تو میں تمہاری جگہ تم میں سے ہر ایک کی قبر میں خُود اُترتا اور تمہاری طرف سے نَکِیرَیْن یعنی مُنکَر نَکِیر کو جواب بھی خُود ہی دیتا! (الفتح الربانی ص318)

سُبْحٰنَ اللہ! شفقت کا کتنا پیارا انداز ہے کہ میرے بس میں ہوتا، میں تمہاری جگہ قبر میں آجاتا، منکر نکیر تم سے سوال کرتے اور میں جواب دے دیتا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوثِ اعظم کا
نِدا دے گا مُنادی حشر میں یوں قادریوں کو
کہاں ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص98،99)

اللہ پاک کا سب سے زیادہ پیارا

حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 11 جُمادَی الاُخرہ 545 ہجری کو اپنے مدرسے میں دورانِ بیان فرمایا: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی کرو! پھر آپ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی: اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عیال ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔

(موسوعہ لابن ابی الدنیا، 4/159، حدیث:24۔ الفتح الربانی ص، 111)

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مخلوق کو اللہ پاک کی عیال کہنا مجازاً ہے، حقیقت نہیں ہے چونکہ اللہ پاک بندوں کے رِزْق کا ضامِن و کفیل ہے تو مخلوق عیال کی طرح ہوگئی، حقیقت میں اللہ پاک اولاد، خاندان سے پاک ہے تو ان معنوں پر کہ اللہ پاک ان کا ضامن و کفیل ہے سب کی روزی اپنے ذمۂ کرم پر لی ہوئی ہے۔ عیال سے مراد یہ ہے کہ مخلوق اللہ پاک کی محتاج ہے جبکہ اللہ پاک ان کی ضروریات پوری فرماتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اچھے برتاؤ میں اللہ پاک کی طرف ہدایت دینا، تعلیم دینا، مہربانی کرنا، رحم کرنا، ان پر خرچ کرنا اور اس کے علاوہ دیگر دینی و دنیاوی بھلائیاں شامل ہیں۔

آقا کو اپنے بندوں پر کسی کا احسان کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس حدیث میں مخلوق کی ضروریات پوری کرنے اور علم، مال، عزت، جائز سفارش وغیرہ جو آسان لگے اس کے ذریعے نفع پہنچانے

کی فضیلت موجود ہے۔لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، اللہ پاک کے راستے کی طرف بُلانا، عِلمِ دین سکھانا، لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، لوگوں پر رحم کرنا، شفقت کرنا، اِن پر مال خرچ کرنا، غرض (شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے) دینی یا دُنیوی کسی معاملے میں لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا، بَھلائی کرنا، یہ سب کچھ لوگوں کو نفع، فائدہ پہنچانے میں شامِل ہے۔

(فیض القدیر، 3/674، تحت الحدیث: 4135 ملخصًا)

مسلماں مسلماں کے خوں کا پیاسا ہوا وقت آیا عجب یاالٰہی
سبھی ایک ہو جائیں ایمان والے بنے شاہِ عالی نَسب یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص108)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں شکر

میرے مرشدِ پاک، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میری وصیّت ہے کہ اللہ کریم کی طرف سے آنے والی آزمائش کا کسی سے بھی ذکر نہ کر، چاہے وہ تیرا دوست ہو یا دشمن، بلکہ اُس کا شکر ادا کر، کون ہے کہ جس کے پاس اللہ پاک کی کوئی نعمت نہ ہو۔ تمہارے پاس ایسی کتنی نعمتیں ہیں جن کا تمہیں بھی علم نہیں، اگر تُو عافیت اور اپنے پاس نعمت موجود ہونے کے باوُجود مزید چاہیے اس لئے پہلی والی نعمتوں کو جانتے بوجھتے بُھلا کر یا ہَلکا سمجھ کر اپنے رب سے شکایت کرے گا تو وہ پہلی موجود نعمت کو تجھ سے دور کر کے تیری اِس شکایت کو دُرُست کر دے گا اور تیری پریشانی کو ڈَبل کر دے گا اور تجھ سے ناراض ہو گا لہٰذا تُو شکایت کرنے سے بہت زیادہ بچ اگرچہ تیرا گوشت قینچیوں سے کاٹ دیا جائے۔(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص171، 170 ملخصًا)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰحضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار تھے، مَیں عِیادت کو گیا، حسبِ مُحاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُ الشّرِیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس مُحاورے سے توبہ کرلی۔ (فتاویٰ امجدیہ، 2/388)

ہمارے یہاں عام بول چال میں شکایت ہی بولتے ہیں۔ مجھے پیٹ کے درد کی شکایت ہے، مجھے پیٹھ کے درد کی شکایت ہے، تنگدستی کی شکایت ہے، سَر کے دَرْد کی شکایت ہے۔ لفظ شکایت بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے کہ یہ تکلیف دی کس نے ہے؟ تو کیا اس کی شکایت بھی کی جاتی ہے؟

میرے مرشد غوثِ پاک نے بڑے پیارے انداز میں سمجھایا کہ شکایت مت کرنا۔ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کا ایک قول قرآن کریم میں ہے: ﴿ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ ﴾ (پ19، الشُّعَراء: 80) ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

یعنی آداب یہ ہیں کہ بیماری، مصیبت پریشانی اپنی طرف منسوب کرے، یوں نہ کہے کہ مجھے رب نے بیمار کردیا بلکہ یوں کہے: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ شفا، صحت ایک نعمت ہے۔ بعض لوگ یہاں تک بول دیتے ہیں کہ رب نے مجھے اولاد کی نعمت سے محروم رکھا، یہ بہت سخت جملہ ہے، ذرا غور کرو کہ تم اللہ پاک کی کتنی باتیں مانتے ہو، کتنی فرمانبرداری کرتے ہو۔ بہر حال اللہ پاک کی شکایت نہ کی جائے۔ اگر کوئی یہ جملہ بولے تو اس پر چڑھائی نہیں کرنی، کئی لوگ اس طرح کے جملے بول رہے ہوتے ہیں، مَعاذَ اللہ! بولتے وقت کسی کی یہ نیت نہیں ہوتی کہ وہ رب کی شکایت کر رہا ہے۔

اہم بات: "شِکْوَہ" ایک لفظ ہے۔ بعض صورتوں میں رب پر شکوہ ہوتا ہے کہ رب نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اگر اعتراض پایا جائے گا تو بندہ اسلام سے ہی نکل جائے گا لیکن عام طور پر جو یہ کہا جاتا ہے کہ بیماری کی شکایت ہے اس پر کوئی حکم نہ لگایا جائے۔ مَیں نے بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کے واقعے سے جانا کہ شکایت کا لفظ نہیں بولنا۔

دینی کتابوں کے مُطالعے کی ترغیب

ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں ایک رِسالے کا اِعلان ہوتا ہے، اس کی پی ڈی ایف اور بولتا رسالہ (Audio book) وائرل ہوتا ہے۔ آپ مکتبۃُ المدینہ اور علمائے اہلِ سنّت کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں گے تو اس طرح کی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔ اب تو علم حاصل کرنا بہت آسان ہو گیا ہے، مشہور ہے کہ پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے لیکن اب کنواں گھر گھر پہنچ کر کہہ رہا ہے: آؤ پیاسو! پیاس بجھاؤ۔ لیکن ہم لوگ پڑھنے، سُننے کیلئے تیار نہیں۔ آپ یہ (یعنی ہفتہ وار رسالہ) پڑھیں، سُنیں دنیا و آخرت کی ڈھیروں بَھلائیاں ہاتھ آئیں گی اِن شاءَ اللہ۔

مشکلوں میں مِرے خدا میری ہر قدم پر مُعاوَنت فرما
سرفراز اور سُرخرو مولیٰ مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما
(وسائلِ بخشش، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے بڑا مہربان

سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: انسان پر اکثر مصیبتیں اللہ پاک کی بارگاہ میں گِلَہ شِکْوہ کرنے کے سبب ہی نازل ہوتی ہیں۔ اے نادان انسان! تُو کس منہ سے اللہ پاک سے گِلَہ شِکْوہ کرتا ہے حالانکہ وہ سب سے بڑھ کر رَحم

کرنے والا، مہربان ہے، وہ اپنے بندوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا۔ کیا شفقت و مہربانی کرنے والے والدین پر الزام لگایا جا سکتا ہے؟ جبکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْوَالِدَۃِ الشَّفِیْقَۃِ بِوَلَدِھَا یعنی ”اللہ پاک ماں کے بچے پر شفقت کرنے سے زیادہ اپنے بندے پر مہربان ہے۔“ (بخاری، 4/100، حدیث:5999)

اے اللہ کے بندے! تُو باادب بن جا اور مصیبت کے وقت صَبر کر اور اگر تُو صَبر نہ کرسکے پھر بھی صبر کر اور شریعت کے احکامات کی پابندی کر اور رضائے الٰہی پر راضی رہ، اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے پھیر کر اپنی زبان کو شِکوہ شکایت سے روک۔ جب تُو یہ سب کرلے گا اور اگر تیری قسمت میں خیر و بھلائی ہوگی تو اللہ پاک تیری پاکیزہ زندگی اور خوشی میں اضافہ کرے گا اور اگر تقدیر (یعنی اللہ پاک نے جو کچھ تیرے لئے طے کیا ہے اُس) میں تیرے لئے پریشانی ہوگی تو اللہ پاک کی فرمانبرداری کی وجہ سے وہ تیری حفاظت فرمائے گا اور تجھے اپنی رضا پر راضی رکھے گا یہاں تک کہ وہ پریشانی گزر جائے اور ہر آفت اپنا وقت پورا ہونے کے بعد چلی ہی جاتی ہے جیسے رات کے بعد دن آتا ہے تو وہ اپنی روشنی سے رات کے اندھیرے کو ختم کر دیتا ہے۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص54 تا56 ملتقطاً و ملخصاً)

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی   بے غرض تو نے کیں عطا یارب
تو کریم اور کریم بھی ایسا   کہ نہیں جس کا دُوسرا یارب
تو حسَن کو اُٹھا حسن کرکے   ہو مَعَ الْخَیر خاتمہ یارب

(ذوقِ نعت، ص85، 87)

یعنی یا اللہ پاک! میرا اچھا خاتمہ ہو۔ مجھے اچھی موت نصیب فرما۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا ارشاد ہے: وقتِ مَرگ قریب ہے یعنی میرا دنیا سے جانے کا وقت قریب ہے اور اپنی خواہش یہی ہے کہ مدینہ طیّبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیعِ مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادِر ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/461)

اللہ پاک ہمیں خیر کے ساتھ جنّتُ البَقِیع میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہر مُشکل کے بعد آسانی ہے

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تُو (پریشانی وغیرہ کی حالت میں) کہتا ہے: میں کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ کیا حل کروں؟ تو جواباً تجھے کہا جاتا ہے: اپنی جگہ پر ٹھہر اور اپنی حد سے آگے نہ بڑھ (یعنی بے صبری نہ کر) یہاں تک کہ تیرے پاس اُس کی طرف سے کُشادگی آئے جس نے تجھے اس حال میں ثابت قدم رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ پاک پارہ 4، سورۃ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 200 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ ”ترجمہ: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔“ اس آیت کی تفسیر میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے مومن! اللہ پاک نے تجھے صبر کا حکم دیا پھر صبر میں بھی مُبالغہ اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنے کا فرمایا اور فرمایا: صبر کو چھوڑنے سے ڈرو کیونکہ خیر و سلامتی صبر میں ہے۔ جیسا کہ روایت میں ہے: ”صبر ایمان میں ایسے ہے جیسے سر بدن میں۔“ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر چیز کا ثواب ایک مقدار اور اندازے کے ساتھ ہے سوائے صبر کے، بے شک صبر کا ثواب بے حساب ہے۔ اللہ پاک پارہ 23، سورۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ ﴾ ترجمہ: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص 81 تا 82 ملخصاً۔ شرح فتوح الغیب (اردو)، ص 254، 255)

میرے مُرشدِ کریم، غوثِ اعظم دستگیر حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: اے بندے! صبر دُنیاو آخرت میں ہر خیر و بھلائی کی اصل ہے اور صبر ہی سے مومن اللہ پاک کی رضا تک پہنچتا ہے۔ صبر کو چھوڑنے سے بچ کیونکہ بے صبری سے دُنیاو آخرت میں تُو شرمندہ ہو گا۔(شرح فتوح الغیب(اردو)، ص256 ملتقطاً)

رونا مصیبت کا تُو مت رو اٰلِ نبی کے دیوانے
کَرب و بَلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا؟
(وسائلِ بخشش، ص197)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بھلائی کی بنیاد

اے بندے! اگر تُو چاہتا ہے کہ تُو پرہیز گار، اللہ پاک پر بھروسا کرنے والا بن جائے تو صبر کو اختیار کر کیونکہ صبر بھلائی کی بنیاد ہے جب صبر کے مُتعلّق تیری نیّت دُرست ہو جائے گی اور تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے صبر کرے گا تو تجھے اِس صبر کا بدلہ یہ ملے گا کہ تُو دنیاو آخرت میں اللہ پاک کا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کرنے اور مَحبّت کرنے والوں میں داخل ہو جائے گا۔(الفتح الربانی، ص136)

مسلماں ہوں اگر چہ بد ہوں سچّے دل سے کرتا ہوں
ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص97)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ خِضر علیہ السّلام سے ملاقات

منقول ہے: اِمام جمالُ الْمِلَّۃِ وَالدِّین ابو محمد بن عَبْد بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال ہوا کہ

حضرتِ خضر علیہ السّلام زِندہ ہیں یا اِنتقال فرما چکے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: میں حضرت خضر علیہ السّلام سے مِلا ہوں اور میں نے اُن کی خدمت میں ایک سوال عرض کیا کہ مجھے حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں بتایئے تو حضرت خضر علیہ السّلام نے فرمایا: وہ آج تمام پیاروں میں بے مثال اور تمام اَولیا کے قُطب ہیں۔ اللہ پاک نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلیٰ مقام شیخ عبدُ القادِر کو نہ دیا ہو، نہ کسی وَلی کو اپنی مَحبّت کا جام پلایا جس سے خوشگوار تر جام شیخ عبدُ القادر نے نہ پیا ہو، نہ کسی مقرّب کو کوئی فضیلت عطا فرمائی مگر یہ کہ شیخ عبدُ القادر اُس سے بڑھ کر نہ ہوں۔ اللہ پاک نے اُن میں اپنا وہ راز رکھا ہے جس سے وہ سارے اولیا سے بڑھ گئے، اللہ پاک نے جِتنوں کو وِلایت دی اور جِتنوں کو قیامت تک دے گا سب شیخ عبدُ القادر کے حُضور اَدب کرتے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص325، 326)

ہے قولِ خضر یہ کہ سب اَولیا میں نہیں تیرا کوئی بدل غوثِ اعظم
ہے دِل کو تری جُستُجو غوثِ اعظم زَباں پر تری گفتگو غوثِ اعظم

(قبالۂ بخشش، ص170، 173)

حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سچّے غلام امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے بے حد عقیدت و مَحبّت رکھتے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے "فتاویٰ رضویہ" میں کئی مقامات پر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکرِ خیر فرمایا ہے نیز حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان میں کئی اشعار بھی لکھے ہیں اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاعری عین قرآن و حدیث اور بزرگوں کے اَقوال کے مُطابِق ہے، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

جو وَلی قَبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب اَدب رکھتے ہیں دِل میں مِرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص23)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دو درجے بڑھ گئے

مزید پڑھئے: کیسے بڑے بڑے اَولیائے کِرام میرے مُرشد، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا اَدب کرتے ہیں اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے مَحبّت کا اِظہار فرماتے ہیں، چنانچہ سیِّدی ومُرشِدی غوثِ اعظم دَستگیر کے خلیفہ، حضرتِ شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ حضرتِ شیخ مَعروف کَرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر گیا، (حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے ہیں۔) حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن کو یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَیْخُ مَعْرُوْفٌ! عَبَرْنَاكَ بِدَرَجَتَیْن یعنی "اے شیخ معروف! آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ سے دو درجے بڑھ گئے ہیں۔" اُنہوں نے مزار شریف سے جواب دیا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلِ زَمَانِہٖ یعنی "اور آپ پر سلامتی ہو، اے اپنے زمانے والوں کے سردار!" (قلائد الجواہر، ص39)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

جسے خَلْق کہتی ہے پیارا خدا کا — اُسی کا ہے تُو لاڈلا غوثِ اعظم
مَشائخ جہاں آئیں بھرِ گدائی — وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص181، 182)

فتاویٰ رضویہ جلد 26 ص559 پر ہے: اِس میں شک نہیں کہ حضور غوث الاعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ وافضل ہے۔ غوث اپنے دَور میں ساری دُنیا کے اَولیا کا سردار ہوتا ہے اور ہمارے غوثِ پاک، امام حسن عَسکری رضی اللہُ عنہ کے بعد سے امام مہدی رضی اللہُ عنہ کی تشریف آوری تک ساری دُنیا کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اَولیاءَ اللہ

کے سردار ہیں اور اُن سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر، ص6۔ فتاویٰ رضویہ، 26/559 مع التسہیل)

کھلا میرے دِل کی کَلی غوثِ اعظم　　مِٹا قَلْب کی بے کلی غوثِ اعظم
مِرے چاند میں صدقے آجا اِدھر بھی　　چمک اُٹھے دِل کی گلی غوثِ اعظم
ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ　　تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوثِ اعظم
تو باغِ علی کا ہے وہ پھول جس سے　　دماغِ جہاں بَس گیا غوثِ اعظم
فِدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مُضْطَر　　یہ ہے اِس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، ص116–121)

سب کے پیر

میرے پیرو مرشد، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: آدمیوں کے لئے پیر ہیں، "قومِ جِن" کے لئے پیر ہیں اور میں سب کا پیر ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی وفات شریف کے وقت اپنے شہزادگان سے فرمایا: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقاتِ زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں ہے۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قِیاس نہ کرو۔ (بہجۃ الاسرار، ص22، 23)

نعمت کا چرچا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس طرح کے اَقْوال جن میں غوثِ پاک نے اپنے مبارک لَب سے اپنی تعریف کی ہے اِس کو تَحدِیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنا) کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ کریم کے پارہ 30 سورۃُ الضُّحٰی کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربّ العالَمین ہے:

﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اللہ پاک نے میرے مُرشد غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو بہت

www.dawateislami.net

خوبیاں، صلاحیتیں اور شان و عظمت عطا فرمائی ہے تو انہوں نے اللہ پاک کی نعمت کا چرچا کرتے ہوئے اِس طرح کے ارشادات فرمائے ہیں اور اس میں لوگوں کو خبر دار بھی کیا ہے کہ میرے بارے میں زبان مت کھولنا، مجھ پر تنقید کی یا میری مُخالفت کی تو کہیں کے نہ رہو گے۔

بازِ اَشْہَب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی　　دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص29)

یعنی غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے تَعلُّق سے کوئی نامناسب بات کی یا آنکھیں پِھرائیں تو ایمان نکل جائے گا، جیسا کہ حدیثِ قُدسی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

(بخاری، 4/248، حدیث:6502)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت میں بھی ہمیں یہ سمجھایا گیا ہے کہ خبر دار! اللہ پاک کے ولی کی توہین نہیں کرنی ہے۔

اللہ پاک کا تحفہ

شیخ ابُوالْحَسَن علی بن سِنْجاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبد القادر دُنیا کے سَرداروں میں سے ایک ہیں اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کے تحائف میں سے مخلوق کے لئے (تحفہ) ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ص432)

بغداد کے مسافر کو پیغام

ایک دن حضرت سیّد امام احمد کبیر رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بھانجوں اور مُریدوں کو وصیت فرمارہے تھے کہ ایک شخص بغداد شریف جانے کے اِرادے سے اُن کے پاس رخصت ہونے آیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: جب بغداد پہنچو تو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اگر دُنیا میں تشریف فرماہوں تو اُن کی زیارت کرنا اور وفات پاچکے ہوں تو اُن کے مزار

مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا۔ حضرت احمد بن اَبِی بَکْر حریم اور حضرت ابو عَمرو عثمان صریُفِیْنی رحمۃُ اللہِ علیہما نے فرمایا: ”خدا کی قسم! اللہ نے اَولیا میں شیخ مُحیِّ الدِّین عبد القادر رحمۃُ اللہِ علیہ کا مِثْل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے گا۔“ (بہجۃ الاسرار، ص56)

بَقَسم کہتے ہیں شاہانِ صَریُفِیْن و حَرِیم
کہ ہُوا ہے نہ وَلی ہو کوئی ہَمتا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص24)

مقام و مرتبۂ غوثِ پاک

حضرت شیخ ابو عَمرو عثمان بن مَرزُوق قَرَشی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے شیخ، امام اور سیّد (یعنی سردار) ہیں اور اُن سب کے سردار ہیں جو کہ اِس زمانے میں اللہ پاک کے راستے پر چلتے ہیں اور اللہ پاک کے سامنے کھڑے ہونے میں سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے امام ہیں، اِس زمانے کے اولیا اور تمام بڑے درجے والوں سے اِس بات کا سختی سے عہد لیا گیا کہ ”حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بات کی طرف رُجوع کریں اور اُن کے مقام کا اَدب کریں۔“ (بہجۃ الاسرار، ص333،332)

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی اُن کو حاصل ہو
سَروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا
(قبالۂ بخشش، ص96)

بَحر (یعنی سمندر) کو چھوڑ کر نہر کی طرف نہیں جاتے

شیخ ابو القاسم عمر بن مَسعود بَزّار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”میرے سردار شیخ مُحیُ الدّین عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ شیخ عَدِی بن مُسافر رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے، مجھے اُن کی زیارت کا شوق ہوا اور میں نے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے اُن کی زیارت کی اِجازت

مانگی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے عطا فرمادی۔ میں سفر کر کے اُن تک پہنچا تو اُن کو اپنے حُجرے کے دروازے پر کھڑا پایا۔ اُنہوں نے مجھے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: اے عمر! خوش آمدید، تُو سمندر کو چھوڑ کر نہر کی طرف آیا ہے۔ اے عمر! شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ اِس زمانے کے تمام اَولیا کی لگاموں کے والی ہیں۔ (بہجۃالاسرار، ص289)

میں جہنّم میں نہ اَب جاؤں گا اِن شاءَ اللہ ۔۔۔ رَہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث
شاہِ بغداد! ہو عطّار پہ نظرِ رَحمت ۔۔۔ خالی کاسَہ لئے ہے دُور سے آیا یاغوث

(وسائلِ بخشش، ص541)

اُن کا کیسے اَدب نہ کروں

شیخ موسیٰ بن ماہین الزُّولی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے زمانے میں لوگوں سے بہتر ہیں اور ہمارے وقت میں سُلطانُ الْاَولیا (یعنی وَلیوں کے سردار) اور سیِّدُ العارِفین (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والوں کے سردار) ہیں، میں ایسے شخص کا اَدب کیسے نہ کروں جس کا اَدب آسمان کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ (بہجۃالاسرار، ص435)

سِلْسِلۂ سُہرَوَرْدِیَہ کے بانی شیخ شہابُ الدّین ابُو حَفْص عمر سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے چچا اور شیخ ابو نَجیب عبدُ القاہِر سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے چچا نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا بڑا اَدب کیا اور خاموش بیٹھے رہے۔ جب واپس لوٹے تو میں نے اُن سے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ اَدب کرنے کے بارے میں پوچھا تو میرے چچا نے فرمایا: میں اُن کا کیسے اَدب نہ کروں حالانکہ اُن کی ذات کامِل واَکمل ہے۔ ساری دُنیا میں اُن کا تَصَرُّف (یعنی اختیار) ہے۔

(بہجۃالاسرار، ص438)

پہلی زیارت کافی نہ تھی

حضرت خِضر مَوْصِلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں بارگاہِ غوثیت رحمۃُ اللہِ علیہ میں حاضر تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت کروں، پیروں کے پیر، روشن ضمیر شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! حُضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے تھوڑی دیر سَر مبارک جُھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خِضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اَب جو میں نے دیکھا تو اپنے آپ کو حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پہلو میں موجود پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رُعب دار شخص ہیں، میں کھڑا ہوا اور اُنہیں سلام کیا۔ اِس پر حضرت رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبد القادر کو دیکھے جو تمام اولیا کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تَمَنَّا (کیوں کرتا ہے؟) میں تو انہیں کی رَعِیَّت (یعنی ماتحتوں) میں سے ہوں، یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے پھر میں حُضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِنتِقال شریف کے بعد بغدادِ مُعلّٰی سے حضرتِ احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت کو گیا۔ اُنہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اُس دن حُضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی (زیارت) تمہیں کافی نہ تھی۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/388)

غَرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ — بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا
دُھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر — مُطْمَئِن ہوں کہ مِرے سر پہ ہے پلّا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص31،30)

اشعارِ عقیدت

حضرت شیخ بہاءُ الدّین زَکَرِیّا مُلتانی رحمۃُ اللہِ علیہ حضور غوثِ پاک سے اپنی عقیدت کا اِظہار

کچھ یوں فرماتے ہیں:

سگِ درگاہِ جیلانی بہاءُ الدّین مُلتانی　　لِقائے دینِ سُلطانی مُحیُ الدّین جیلانی

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے اپنی عقیدت کا یوں اِظہار فرماتے ہیں:

یہ چشتی نقشبندی سہروردی　　ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث

مَزرَعِ چِشت و بُخارا و عِراق و اَجمیر　　کون سی کِشت پہ بَرسا نہیں جھالا تیرا

کِس گُلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز　　کون سے سِلسِلہ میں فیض نہ آیا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص25، 26، 259)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیر بیشۂ اہلِ سنَّت، حضرتِ علّامہ مولانا حَشمت علی خان عُبَیدِ رضوی حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اور اعلیٰ حضرت سے اپنی محبت کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا　　بھاگتے ہیں میرے آگے شیرِ بَبَر بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

واہ کیا بات مِرے غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی

حضرت مِرزا مَظہَر جانِ جاناں رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک بڑا سا چبوترا دیکھا جس میں بہت سے اَولیا حلقہ باندھ کر مُراقَبے میں (یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر اللہ پاک کے خیال میں ڈُوبے ہوئے) ہیں، اُن کے درمیان سِلسِلہ نقشبندیہ کے پیشوا حضرت خواجہ محمد بہاءُ الدِّین نَقشبَند رحمۃُ اللہِ علیہ دو زانو اور حضرتِ جنید رحمۃُ اللہِ علیہ تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں، اَچانک یہ بزرگ کھڑے ہو کر چل پڑے، میں نے (کسی) سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ سب مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے اِستِقبال کے لیے جا رہے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہُ عنہ تشریف لائے تو ایک بزرگ نے

www.dawateislami.net

حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے ہاتھ کو نہایت احترام کیساتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں لیا ہوا تھا، پوچھنے پر پتا چلا کہ یہ خَیرُ التّابِعین حضرت اُوَیسِ قَرَنی رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں پھر ایک حُجرہ شریف جو نہایت صاف اور پُر نور تھا، ظاہر ہوا اور یہ تمام بزرگ اُس میں داخل ہوگئے میں نے اِس کی وجہ پوچھی تو جواب مِلا: "آج حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا عُرس شریف ہے اور یہ بزرگ اِس میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے ہیں۔" (کلمات الطیبات فارسی، ص78)

ہم کو "گیارہ" کا ہے عَدَد پیارا ان کی تاریخِ عُرس ہے گیارہ
یوں عَدَد ہم کو پیارا گیارہ ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
(وسائلِ بخشش، ص579)

قادریوں کو مبارک

سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے دِیوانوں اور مُریدوں کو مبارک ہو کہ سرکارِ بغداد رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کے مطابق "اُن کا مرید چاہے کتنا ہی گنہگار ہو وہ اُس وَقت تک نہیں مَرے گا جب تک توبہ نہ کرلے۔" (بہجۃ الاسرار، ص191)

ایمان اُس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے
ہے "سِلسِلے" میں آگیا بغداد والے مرشد
(وسائلِ بخشش، ص546)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم: جو غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا غلام بَن جاتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ "بَہجۃُ الْاَسرار" میں: پیروں کے پیر، پیر دستگیر، سَیِّد عُبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمانِ بِشارَت نشان ہے: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے ساتھیوں اور قیامت تک ہونے والے میرے مُریدوں کے نام لکھے تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے اَفراد تمہارے حوالے کردیے گئے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے

ہیں: میں نے جہنّم پر مُقَرّر فرشتے سے پوچھا: کیا جہنّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں۔(بہجۃالاسرار، ص193)

کہہ کرکے "لَاتَخَف" ہمیں بے خوف کردیا   اُس رحمتِ خدا کو ہمارا سلام ہو
(وسائلِ بخشش، ص620)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پَرْوَرْدَگار کی عزّت و جَلال کی قسم! میرا حمایت کاہاتھ میرے مُرید پر اِس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اگر میرا مُرید اچھا نہ بھی ہو تو کیا ہُوا!! اَلحمدُ لِلّٰہ! میں تو اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پالنے والے کی عِزّت و جَلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہَٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخلِ جنّت نہ کروالوں۔(بہجۃالاسرار، ص193)

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا   قدرِ عبدُالقادرِ قُدرت نُما کے واسطے
(حدائقِ بخشش، ص149)

نِسبَت کی برکت

حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اُس کیلئے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ میں اُس شخص پر حَسرت کرتا ہوں جس نے مجھے نہیں دیکھا۔(بہجۃالاسرار، ص53)

سرکارِ بغداد، حضورغوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ جو شخص میری طرف مَنْسُوب ہو اور میرا نام لے، اللہ پاک اُس کو قبول کرے گا اور اُس پر مہربانی فرمائے گا اگرچہ وہ بُرے عمل پر ہو، وہ میرے مریدوں میں سے ہے۔ میں نے مُنکَر نَکِیر سے

اِس بات کا عَہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

(بہجۃ الاسرار، ص193 ملخصًا)

مُریدی لَاتَخَفْ کہہ کر تَسلّی دی غلاموں کو قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا
ندا دے گا مُنادِی حشر میں یوں قادریوں کو کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا
فرشتو روکتے کیوں ہو مجھے جنّت میں جانے سے یہ دیکھو ہاتھ میں دامَن ہے کس کا غوثِ اعظم کا
صَدائے صُور سُن کر قبر سے اُٹھتے ہی پوچھوں گا کہ بَتلاؤ کِدھر ہے آستانہ غوثِ اعظم کا
عزیزو کر چُکو تیّار جب میرے جنازے کو تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا
جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص93تا101)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّت کی نعمتوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اللہ پاک نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے۔

(غوث پاک کے حالات، ص77)

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

گدا بھی مُنتظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا خُدا دِن خَیر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص37)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم: گیارہویں والے مُرشد کی سیرت بھی اَپنانے کی کوشش فرمایئے، آیئے! فرمانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھیے: اللہ پاک ہمیں اِن کے مطابق اپنے شب و روز (یعنی دن رات) گُزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

فرمانِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ: ”اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سَچّائی کا دَامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔“ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص44 ملخصًا)

غوثِ پاک کے دیوانو! نیّت کر لیجئے کہ آج کے بعد کوئی گُناہ نہیں کریں گے اِنْ شَاءَ اللہ،

نمازیں قضا نہیں کریں گے اِن شاءَ اللہ، بِلا اجازتِ شرعی جماعت بھی نہیں چھوڑیں گے اِن شاءَ اللہ، فرض روزے نہیں چھوڑیں گے، زکوٰۃ پوری ادا کریں گے، حج فرض ہو گیا تو ادائیگی میں دیر نہیں کریں گے، جُھوٹ نہیں بولیں گے، داڑھی نہیں مُنڈائیں گے اور ایک مُٹّھی سے نہیں گھٹائیں گے، فِلمیں ڈرامے، گانے باجے نہیں دیکھیں سُنیں گے، بے پردہ عورتوں کو نہیں دیکھیں گے، سُود نہیں کھائیں گے، رِشوت کا لین دین نہیں کریں گے، شراب کے قریب بھی نہیں جائیں گے، ماں باپ کی نافرمانی نہیں کریں گے کیونکہ یہ سب باتیں اللہ پاک کی نافرمانی ہیں۔ نیت کریں کہ آج کے بعد اللہ پاک کی نافرمانیاں نہیں کریں گے۔اِن شاءَ اللہُ الکریم

اے عاشقانِ غوثِ اعظم: جب اللہ پاک کی رحمت سے گناہوں سے بچیں گے، خوب نیکیاں کریں گے، نیک اعمال کا رسالہ پُر کریں گے، قافلوں میں سفر کریں گے، عاشقانِ رسول کی صُحبت اِختیار کریں گے تو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا حاصل ہونے کی صورت میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پیچھے پیچھے جنّت میں جائیں گے۔اِن شاءَ اللہ

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خِدمَت کی خاطر اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مَولا میں بارہ مہینے اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
ہے عطّار کو سَلبِ ایماں کا دَھڑکا بچا اِس کا ایماں بچا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص550، 551)

خواب میں زیارتِ غوثِ پاک کا غوثیہ نُسخہ

"مدنی پنج سورہ" صفحہ 303 پر ہے: قصیدۂ غوثیہ (فریم کرواکر) جو کوئی اپنے سامنے رکھے (تاکہ نظر پڑتی رہے) اور تین مرتبہ پڑھے، مقبولِ بارگاہِ غوثیت مآب ہوگا اور حضور سیّدُنا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

بیدار بخت وہ ہے حقیقت میں جس کو جَلوہ تُو خواب میں دِکھا گیا بغداد والے مُرشد

(وسائلِ بخشش، ص546)

میرا پیر میرا پیر غوثِ اعظم دستگیر آپ ہیں پیروں کے پیر غوثِ اعظم دستگیر
محبوب ربّ قدیر غوثِ اعظم دستگیر آپ ولیوں کے امیر غوثِ اعظم دستگیر
بے مثال و بے نظیر غوثِ اعظم دستگیر بخشوا دو میرے پیر غوثِ اعظم دستگیر

(وسائلِ فردوس، ص60، 61)

مُریدِ غوثِ اعظم کے لئے خوشخبری

فرمانِ غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ : **اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں کو جنّت میں داخِل فرمائے گا۔**(بہجۃ الاسرار، ص193 ملخصًا)

سُنا لَاتَخَفْ تیرا فرمانِ عالی غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم

میرا مشورہ ہے!

اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِس دَور کی بہت بڑی علمی و روحانی شخصیت ہیں جن کی برکت سے ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہوئے، لاکھوں مسلمانوں کی زندگیاں بدل گئیں اور وہ راہِ سنّت پر چل پڑے، خیر خواہیِ مسلم کے جذبے کے تحت **میرا مَدَنی مشورہ** ہے کہ آپ بھی اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ذریعے سیّدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید ہو جائیے اور اگر آپ پہلے سے کسی پیر صاحب کے مرید ہیں تو بیعتِ برکت حاصل کرنے کے لئے طالب ہو جائیے، اِن شاءَ اللہ! دُنیا و آخرت میں اِس کی خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

بذریعہ WhatsApp مُرید بنئے:

مُرید ہونے یا کسی اور کو مُرید کروانے والے کے لئے اُن کا نام مع ولدیت اور عمر لکھ کر +923212626112 پر وٹس ایپ کیجئے۔ ❀ اِس نمبر پر کال ریسیو نہیں ہوتی، صرف ٹیکسٹ کی صورت میں یہ تفصیلات بھیجئے۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے 24 ارشادات

امیرِ اہلِ سنّت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قلم سے

﴿1﴾ اَصل مال بنالے

آخِرت کو اپنا اَصْل مال بنالے تو تُو دنیا و آخِرت میں نفع اٹھائے گا۔

آخِرت کو اپنا اَصْل مال بنالے تو تُو دنیا و آخِرت میں نفع اٹھائے گا۔

(فُتوحُ الغیب (اردو) ص290 ملخصًا)

﴿2﴾ دوست کون؟

تیرا دوسْت وُہی ہے جو تجھے برائی سے روکے۔

تیرا دوسْت وُہی ہے جو تجھے برائی سے روکے۔ (الفتحُ الرَّبّانی، ص140 ماخوذاً)

﴿3﴾ موت قریب ہے

بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی موت قریب آچکی ہوتی ہے

بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی موت قریب آچکی ہوتی ہے۔

(غُنْیَۃُ الطّالبین، 1/348)

﴿4﴾ عید کا دن

میں تو جس دن اِس دنیا سے اپنا ایمان سلامت
لے کر گیا میرے لئے تو وُہی دن عید ہوگا۔

میں تو جس دن اِس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا میرے لئے تو وُہی دن عید ہو گا۔ (فیضانِ غوثِ اعظم، ص8)

﴿5﴾ عِزَّت و کَرامت کا تاج

اللہ پاک کی صبح و شام فرماں برداری کرتے رہو
جب تم ایسا کرو گے تو عزّت و کرامت (یعنی بزرگی)
کا تاج تمہارے سر پر ہوگا۔

اللہ پاک کی صبح و شام فرماں برداری کرتے رہو جب تم ایسا کرو گے تو عزّت و کرامت (یعنی بزرگی) کا تاج تمہارے سر پر ہو گا۔ (الفتح الرَّبّانی، ص51 ملخصًا)

﴿6﴾ سچّائی کا دامن نہ چھوڑو

اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے اور
سچّائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سچّائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص44 ملخصاً)

﴿7﴾ عقلمند کہنے کی وجہ

عَقلمند کو عقلمند اِس لئے کہا جاتا ہے کہ
اِس کی نظر کاموں کے اَنجام (یعنی END)
پر ہوتی ہے۔

عَقلُمند کو عقلمند اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اِس کی نظر کاموں کے اَنجام (یعنی END) پر ہوتی ہے۔ (قلائد الجواہر مع فتوح الغیب، ص104)

(8) عاجِزی کسے کہتے ہیں؟

عاجِزی یہ ہے کہ بندہ جس سے ملے
اُس کو اپنے آپ سے بہتر جانے اور یہ سوچے کہ
ہو سکتا ہے اِس شخص کا اللہ پاک کے یہاں
مرتبہ مجھ سے زیادہ ہو۔

عاجِزی یہ ہے کہ بندہ جس سے مِلے اُس کو اپنے آپ سے بہتر جانے اور یہ سوچے کہ ہو سکتا ہے اِس شخص کا اللہ پاک کے یہاں مرتبہ مجھ سے زیادہ ہو۔

(قلائد الجواہر مع فتوح الغیب، ص129)

(9) سب تیرا حکم مانیں گے!

جب تو اللہ پاک کے حکم کا پابند ہو جائے گا
تو تمام کائنات تیرا حکم مانے گی۔

جب تو اللہ پاک کے حُکم کا پابند ہو جائے گا تو تمام کائنات تیرا حکم مانے گی۔

(قلائد الجواہر مع فتوح الغیب، ص26)

﴿10﴾ مُصیبَت میں گِلَہ شِکْوَہ مَت کیجئے

صَبْر یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اللہ پاک
کے ساتھ حُسنِ ادب رکھے (یعنی گِلہ شکوہ نہ کرے)
اور اُس کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے۔

۔۔۔ الیاس قادری ۱۴۴۷ھ ۲۵ صفر ۱۶-۸-۲۵

صَبْر یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اللہ پاک کے ساتھ حُسنِ ادب رکھے (یعنی گِلہ شِکْوہ نہ کرے) اور اُس کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خَم کر دے۔(بہجۃ الاسرار، ص234 ملخصاً)

﴿11﴾ تین ضَروری چیزیں

مسلمان کیلئے ہر حالت میں یہ تین چیزیں ضَروری ہیں:
(۱) اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنا (۲) اُس کی مَنْع کی ہوئی باتوں
سے بچنا اور (۳) اللہ پاک رِضا پر راضی رہنا۔

۔۔۔ الیاس قادری ۱۴۴۷ھ ۲۵ صفر ۱۶-۸-۲۵

مسلمان کیلئے ہر حالت میں یہ تین چیزیں ضَروری ہیں:

﴿1﴾ اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنا ﴿2﴾ اُس کی مَنْع کی ہوئی باتوں سے بچنا اور ﴿3﴾ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنا۔(فُتُوح الغیب (اردو) ص17)

﴿12﴾ بغیر محنت کے تو دُنیا بھی نہیں ملتی تو۔۔۔

جب یہ فَنا (یعنی ختم) ہونے والی دنیا بھی بغیر محنت
کے نہیں ملتی تو جنّت جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے وہ
بِغیر محنت کے کیسے ملے گی؟
(تو جنّت پانے کیلئے خوب عبادت و ریاضت کیجئے)

جب یہ فَنَا (یعنی ختم) ہونے والی دنیا بھی بغیر محنت کے نہیں مِلتی تو جنّت جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے وہ بِغیر محنت کے کیسے ملے گی؟ (تو جنّت پانے کیلئے خوب عبادت ورِیاضَت کیجئے)
(الفتح الرَّبّانی، ص222 بِالتَّصَرُّف)

﴿13﴾ زندگی کا دروازہ

(اے لوگو!) جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے
اِس کو غنیمت جانو (یعنی اللہ پاک کو عبادت کرکے راضی کرلو)
کیوں کہ عنقریب یہ دروازہ بند ہونے والا ہے۔

(اے لوگو!) جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اِس کو غنیمت جانو (یعنی اللہ پاک کو عبادت کر کے راضی کرلو) کیوں کہ عَنقُریب یہ دروازہ بند ہونے والا ہے۔ (الفتح الرَّبّانی، ص29)

﴿14﴾ تھوڑے رِزق پر راضی رہو

تھوڑے رِزق پر خوش رہ اور اس کو لازم پکڑ لے
یہاں تک کہ تیرا وقت پورا ہو (یعنی تو فوت ہو) جائے
اور پھر تجھے اس سے بہتر کی طرف لوٹایا جائے۔

تھوڑے رِزق پر خوش رہ اور اس کو لازِم پکڑ لے یہاں تک کہ تیرا وقت پورا ہو (یعنی تو فوت ہو) جائے اور پھر تجھے اِس سے بہتر کی طرف لوٹایا جائے۔

(شرح فُتوح الغیب (اردو)، ص62-63 ملخصًا)

﴿15﴾ خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا

بارگاہِ الٰہی میں جو کوئی دعا مانگتا ہے، اللہ کریم اس کو
خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا لہٰذا تیری دعا کا دنیا یا آخرت میں
تیرے لیے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔

بارگاہِ اِلٰہی میں جو کوئی دعا مانگتا ہے، اللہ کریم اس کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا لہٰذا تیری دعا کا دنیا یا آخرت میں تیرے لیے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔

(شرح فُتوح الغیب (اردو)، ص460-461 ملخصًا)

﴿16﴾ اللہ پاک کی فرماں برداری

اللہ پاک کی جب تُو فرماں برداری کرے گا

مخلوق میں مَخْدُوم (یعنی جس کی خدمت کی جائے ایسا)

بنادیا جائے گا۔

اللہ پاک کی جب تُو فرماں برداری کرے گا مخلوق میں مَخْدُوم (یعنی جس کی خدمت کی جائے، ایسا) بنادیا جائے گا۔(الفتح الرّبّانی، ص44 ملخصًا)

﴿17﴾ مُفید دُعائیں

اللہ پاک سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی، آئندہ گناہوں سے بچنے،

اچّھی طرح اُس کی عبادت کرنے، اچّھی موت اور انبیائے کرام علیہِمُ السّلام

صدّیقین، شُہَدا اور نیک بندوں سے ملاقات کی دعائیں مانگا کرو۔

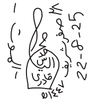

اللہ پاک سے اپنے پچھلے گناہوں کی مُعافی، آئندہ گناہوں سے بچنے، اچّھی طرح اُس کی عبادت کرنے، اچّھی موت اور انبیائے کرام علیہِمُ السّلام، صِدّیقین، شُہَدا اور نیک بندوں سے ملاقات کی دعائیں مانگا کرو۔(فُتُوح الغیب، ص154)

﴿18﴾ دھوکا کھایا

دُنیا کی رونقیں اور آسائشیں دھوکا دینے والی ہیں، جس نے انہیں پایا دھوکا کھایا اور غافِل ہوا۔

دُنیا کی رونقیں اور آسائِشیں دھوکا دینے والی ہیں، جس نے انہیں پایا دھوکا کھایا اور غافِل ہوا۔(شرح فُتوح الغیب (اردو) ص76 ملخصًا)

﴿19﴾ توبہ کے دروازے میں داخل ہو جاؤ!

(اے لوگو!) جِتنی نیکیاں کرسکتے ہو کرو اور توبہ کے دروازے کو بھی غنیمت جانو اور اس میں داخِل ہو جاؤ (یعنی توبہ کرلو) نیک لوگوں کے اجتماعات کو بھی غنیمت جانو۔

(اے لوگو!) جِتنی نیکیاں کرسکتے ہو کرو اور توبہ کے دروازے کو بھی غنیمت جانو اور اس میں داخِل ہو جاؤ(یعنی توبہ کرلو)نیک لوگوں کے اجتماعات کو بھی غنیمت جانو۔

(الفتح الرَّبّانی، ص29)

﴿20﴾ کُن یعنی ہوجا

اللہ پاک نے اپنی کسی نازِل کی ہوئی کتاب میں فرمایا:
اے ابنِ آدم (یعنی اے آدمی!) میں اللہ ہوں
میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں کسی
چیز کو "کُن" کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے، تُو
میری فرماں برداری کر، میں تجھے ایسا کر دوں گا
کہ تُو کہے گا: "کُن" (یعنی ہوجا) تو وہ ہو جائے گی۔

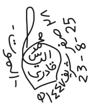

اللہ پاک نے اپنی کسی نازِل کی ہوئی کتاب میں فرمایا: اے ابنِ آدم (یعنی اے آدمی!) میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں کسی چیز کو "کُن" کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے، تُو میری فرماں برداری کر، میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تُو کہے گا: "کُن" (یعنی ہو جا) تو وہ ہو جائے گی۔ (فُتوح الغیب (اردو) ص44 ملخصًا)

﴿21﴾ شیطان کی بربادی کا سبب

اے لوگو! خود کو حسد سے بچاؤ، حسد ہی
وہ بُری عادت ہے جس نے شیطان کو تباہ و برباد
کر دیا اور اس کو رحمتِ الٰہی سے دُور کر کے جہنّمی بنایا۔

اے لوگو! خود کو حسد سے بچاؤ، حسد ہی وہ بُری عادت ہے جس نے شیطان کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کو رحمتِ الٰہی سے دُور کر کے جہنّمی بنا دیا۔ (جِلاءُ الخَواطِر، ص3)

﴿22﴾ دنیا کس کی خدمت کرتی ہے؟

اللہ پاک نے اپنی نازل کی ہوئی کسی کتاب
میں فرمایا: اے دنیا! جو میری اِطاعت
(یعنی فرماں برداری) کرے تُو اُس کی خدمت کر
اور جو تیری خدمت کرے تُو اُس کو رنج و مُصیبت
میں رکھ۔

اللہ پاک نے اپنی نازل کی ہوئی کسی کتاب میں فرمایا: اے دنیا! جو میری اِطاعت (یعنی فرماں برداری) کرے تُو اُس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اُس کو رنج و مُصیبت میں رکھ۔ (فُتوح الغیب (اردو) ص44 ملخصًا)

﴿23﴾ بُرے اَخلاق کا عِلاج

بھوک پیاس برداشت کرنا اور
راتوں کو جاگنا آسان ہے مگر ”بُرے اَخلاق“
کا علاج بہت مُشکِل ہے۔

بھوک پیاس برداشت کرنا اور راتوں کو جاگنا آسان ہے مگر ”بُرے اَخلاق“ کا علاج بہت مُشکِل ہے۔(غنیۃ الطالبین(اردو)، ص687)

﴿24﴾ سلامتی کے راستے

اے نادان! تجھے حکم دیا گیا ہے کہ تو خود کو سلامتی
کے راستے پر چلا اور سلامتی کے راستے آخِرت
اور اللہ پاک کی عبادت کے راستے ہیں۔

اے نادان! تجھے حکم دیا گیا ہے کہ تو خود کو سلامتی کے راستے پر چلا اور سلامتی کے راستے آخرت اور اللہ پاک کی عبادت کے راستے ہیں۔ (فُتوح الغیب(اردو)ص290 ملخصًا)

مصادر و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی 1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1423ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی، متوفی 1241ھ	دار الفکر بیروت 1421ھ
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی 1391ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1434ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1419ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی 261ھ	دار الکتاب عربی بیروت 1427ھ
ابو داوٗد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی 275ھ	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی 279ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی، متوفی 273ھ	دار المعرفۃ بیروت 1416ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی 241ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابن حبان	حافظ محمد بن حبان، متوفی 354ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1417ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ	دار احیاء التراث العربی 1422ھ
الزھد لابن المبارک	شیخ الاسلام عبد اللہ بن مبارک مروزی، متوفی 181ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشر المؤذن، متوفی 285ھ	دار النوادر
الاحادیث المختارہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد، متوفی 643ھ	دار خضر بیروت 1420ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1418ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ	کوئٹہ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی 1031ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1422ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی 1014ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی 1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول سعیدی رضوی	تفہیم البخاری پبلی کیشنز فیصل آباد
تیسیر مصطلح الحدیث	الدکتور محمد الطحان	مکتبۃ المدینہ کراچی 1436ھ
رد المحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی 1252ھ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
فتاویٰ حدیثیہ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی، 974ھ	دار احیاء التراث العربی 1419ھ

فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی 1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور 1427ھ
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی 1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی 1367ھ	مکتبہ رضویہ کراچی 1980ء
الطبقات الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی 973ھ	دار الفکر بیروت 1419ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی 748ھ	دار الفکر بیروت 1417ھ
تاریخ الاسلام	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی 748ھ	دار الکتاب العربی 1413ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی متوفی 281ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت 1426ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی 505ھ	دار صادر بیروت 1420ھ
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی 386ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1426ھ
حقائق عن التصوف	شیخ عبد القادر عیسی	دار العرفان سوریہ 1428ھ
شواہد النبوۃ	مولانا عبد الرحمن جامی، متوفی 898ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول 1415ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ	فاروق اکیڈمی گمبٹ خیر پور
مطالع المسرات (اردو)	شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور 1421ھ
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، متوفی 713ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1423ھ
تفریح الخاطر	سید عبد القادر اربلی، متوفی 1315ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
تفریح الخاطر (اردو)	مولانا عبد الاحد قادری	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
نزہۃ الخاطر الفاتر	علامہ علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی 1014ھ	مؤسسۃ الشرف لاہور
زبدۃ الآثار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ	مطبع بکسلنگ کمپنی بمبئی
مرآۃ الجنان	ابو محمد عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی مالکی، متوفی 768ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
قلائد الجواہر	علامہ محمد بن یحیی تاذفی الحلبی، متوفی 963ھ	مطبع مصطفی البابی مصر
قلائد الجواہر (مترجم)	علامہ محمد بن یحیی تاذفی الحلبی، متوفی 963ھ	شبیر برادرز لاہور
جلاءُ الخواطر	ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی، متوفی 561ھ	دار ابن القیم
کشف الاسرار	امام علاء الدین عبد العزیز بن احمد بخاری، متوفی 730ھ	دار الکتاب العربی 1417ھ
حیات المعظم	صوفی غلام محمد قادری	فیڈرل بی ایریا کراچی
کلمات الطیبات فارسی	حافظ محمد فضل الرحمن صاحب	مطبع مجتبائی دہلی
فتوح الغیب (اردو)	ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی، متوفی 561ھ	تصوف فاؤنڈیشن لاہور
شرح فتوح الغیب (اُردو)	علامہ محمد منشا تابش قصوری۔ علامہ محمد یسین قادری	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

الفتح الربّانی	ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی، متوفی 561ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت 1433ھ
تحفۃ القادریہ	سید خیر الدین المعروف شاہ ابو المعالی	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	کتب خانہ امجدیہ
سیرت غوث الثقلین	نور بخش توکلی حنفی، متوفی 1367ھ	مونال پبلی کیشنز راولپنڈی
غوث پاک کے حالات	مؤلفینِ شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی 1427ھ
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری، متوفی 1382ھ	مکتبہ رضویہ
فیضانِ علامہ کاظمی	مؤلفینِ شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما، المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
گلستانِ سعدی	شیخ سعدی شیرازی	انتشارات عالمگیر کتابخانہ ایران
احسن الوعالآداب الدعا	مولانا نقی علی خان بریلوی، متوفی 1297ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب حریفیش، متوفی 810ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
اسلامی زندگی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی 1391ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1431ھ
تسکین الخواطر	علامہ سید احمد سعید کاظمی	کاظمی پبلی کیشنز ملتان
سیدی قطب مدینہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بُرے خاتمے کے اسباب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1439ھ
نیکی کی دعوت	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1432ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ
فیضانِ نماز	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1441ھ
فیضانِ رمضان	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنات کا بادشاہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1427ھ
سانپ نما جن	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1427ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی 1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1433ھ
قبالہ بخشش	مولانا جمیل الرحمن خان قادری، متوفی 1334ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1440ھ
سامان بخشش	مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری 1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1440ھ
ذوق نعت	حسان الہند مولانا حسن رضا خان بریلوی 1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی 1439ھ
الحقائق فی الحدائق	مفتی فیض احمد اویسی، متوفی 1431ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور 1994ء
وسائلِ بخشش	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی 1435ھ
وسائل فردوس	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

ہیں پیرِ پیراں غوثِ پاک

ہیں پیرِ پیراں غوثِ پاک ہیں میرِ میراں غوثِ پاک
محبوبِ سبحاں غوثِ پاک ولیوں کے سلطاں غوثِ پاک
محبوبِ یزداں غوثِ پاک سلطانِ ذیشاں غوثِ پاک
مشکل ہو آساں غوثِ پاک دو درد کا درماں غوثِ پاک
فرماؤ احساں غوثِ پاک راحت کا ساماں غوثِ پاک
بلواؤ جاناں غوثِ پاک بن جاؤں مہماں غوثِ پاک
جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احساں غوثِ پاک
پورا ہو جاناں غوثِ پاک دیدار کا ارماں غوثِ پاک
ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پہ قرباں غوثِ پاک
ٹل جائے شیطاں غوثِ پاک بچ جائے ایماں غوثِ پاک
اُف! حشر کا میداں غوثِ پاک لو زیرِ داماں غوثِ پاک
ہو میری جاناں غوثِ پاک بخشش کا ساماں غوثِ پاک

(وسائلِ فردوس، ص59)

978-969-722-337-4
01013339

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net